باباجی عنایت اللہ

مسیحائے وقت

اِنِ الحُکمُ اِلَّا لِلّٰہ

بے شک حاکمیت اللہ کے لیئے ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرّسول

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو

بسم الله الرحمن الرحيم

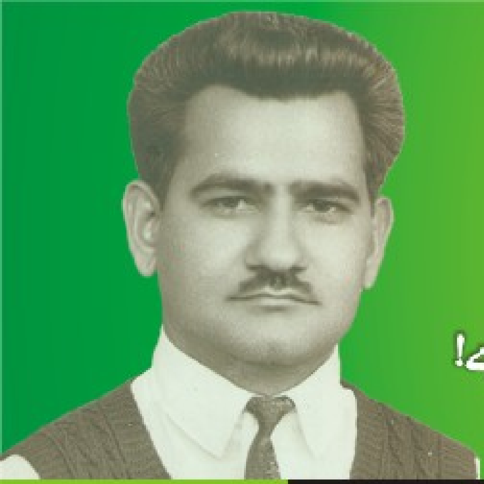

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

نعت شریف

وہ نور خدا، خاتم الانبیا مزمل مدثر ہے انکی ادا ادا
صل علی، یسن و الضحٰی ہیں مونس انساں محبوب خدا خدا
صل علی، حبیبنا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

یہ گل و گلزار، حسیں سبزہ زار بلبل و کوئل چھیڑیں اپناساز ساز
صل علی، ہوں تجھ پہ فدا چمن چمن گونجی یہ اک صدا صا
صل علی، شفیعنا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

یہ بند کلیاں شگوفے، پھول یہ باغ جہاں، ہے نور ہی نور نور
صل علی، ہے دلکش فضا سب قدسی پڑھیں صل علی
صل علی، کریمنا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

کالی گھٹائیں، اڑتے بادل یہ جولا نگاہ انکی، یہ میٹھی پون پن
صل علی، ہے انکی لگن یہ جام الست اور مست ہوا ہوا
صل علی، رحیمنا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

یہ نجم و قمر، نیلگوں آسماں ہے ان کے حسن کی جلوہ گاہ گاہ
صل علی، یہ درود و ثنا یہ روح پرور منظر، پیاری فضا فضا
صل علی، لطیفنا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

چمکتے ستارے حسیں کہکشاں ہیں دلکش نظارے پیارے پیارے ے
صل علی ذرا دھیرے گا ہے شام ہوئی، میرے گھنگرو لا لا
صل علی، نبینا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

رقص عنایت، کرم ہے انکا دھمال فقیراں ہے روح کی فضا شفا
صل علی، یہ نظام مصطفٰے ہے مجلس شوریٰ، پیام خدا خدا
صل علی، امینا، صل علی، ہے ورد ما، صل علی محمد۔۔۔۔۔۔

عنایت اللہ

انتساب

حضرت جناب علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے نام

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	مسیحائے وقت
مصنف	بابا جی عنایت اللہ
تعداد	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	جنوری 2010ء
پبلشر	بابا جی عنایت اللہ
قیمت	--

منگوانے کا پتہ:

مقدّم ہاؤس

شمس کالونی، گولڑہ موڑ پوسٹ آفس، اسلام آباد

03335177938, 03360111165, 051-2315014

babagee.inayatullah@gmail.com

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دیباچہ

(۱) جب چار فوجی ڈکٹیٹروں نے ملک پر گن پوائنٹ پر قبضہ کیا تو پاکستان کو فوجی ڈکٹیٹروں نے ملک دشمن، ملکی غدار، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا ظلمت کدہ بنا کر رکھ دیا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ فوجی ڈکٹیٹر یکے بعد دیگرے ملک کے مجرموں کے معاشی اور معاشرتی قتال کے کیس معاف کرتے رہے اور بعد ازاں ان مجرموں کو اپنی حکومت چلانے کے لئے اپنے ساتھ اپنی حکومتوں میں شامل کرتے رہے۔ یہ لوگ جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی تھاپ لگا کر مارشل لا کی گن پوائنٹ پر سولہ کروڑ اہل وطن کو قیدی و غلام، مجرم و محکوم بنا کر ظلم و جبر کی حکومت کرتے رہے۔

(۲) پاکستان کے سیاسی، فوجی مجرم حکمرانوں نے پاکستان کی اسلامی مملکت کے 1973ء کے آئین کی رو سے نظام اسلام اور اسکے مکمل نفاذ کی بات کرنے والے لوگوں کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے طالبان، رجعت پسند، عسکریت پسند اور دہشت گردوں کا روپ بنا کر پیش کیا ہے۔ محبّ وطن افراد کو پاکستان کا باغی اور ملک دشمن کا لیبل لگا کر انکا سر عام قتال جاری کیا ہوا ہے۔ گویا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کے ساتھ کھلے عام تعاون کرتے ہوئے پاکستان کے سولہ کروڑ شہریوں کے خلاف فوجی اپریشن شروع کر رکھا ہے۔ پاکستانی عوام کے خلاف پولیس، رینجرز اور فوج کو ناجائز طور پر استعمال کر کے ملک کو خانہ جنگی کی آگ میں دھکیل دیا گیا ہے۔

(۳) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ایک مجرم تھا۔ وہ امریکہ کی پشت پناہی کے تحت مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بنا۔ دوران حکومت اسکو امریکہ کی مکمل پشت پناہی حاصل رہی۔ وہ امریکی حکومت کے زیر تابع رہا۔ اس کے برعکس نواز شریف نے امریکہ کی مرضی کے خلاف ایٹمی دھماکہ کیا اور پاکستان کو ایک ایٹمی طاقت بنا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈروں کو امریکی ایجنٹوں نے خریدا۔ انہوں نے ملکر نواز شریف کی حکومت پر شب خون مارا اور پاکستان میں مارشل لا لگا دیا۔ اس طرح پرویز مشرف بطور فوجی ڈکٹیٹر پاکستان کی سولہ کروڑ عوام پر مسلط ہوگیا۔ اسکے بعد شوکت عزیز کو امریکہ کے حکم پر فوجی ڈکٹیٹر نے ملک کا وزیر اعظم بنا دیا جو نہ فوجی تھا اور نہ ہی اسکا تعلق ملکی سیاست سے تھا۔ اس فتح کے بعد یہ مجرم حکومتی ٹولہ مسلسل مجرمانہ پالیسیاں مرتب کرتا رہا۔ اور اپنے ذاتی مفادات حاصل کرتا رہا۔ جس کا ناقابل تلافی نقصان سولہ کروڑ عوام کو ہوا۔

(۴) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پاکستان پر اپنی گرفت مضبوط بنانے کیلئے ملک کے تمام سیاسی مجرموں کے اربوں کے معاشی لوٹ مار، غبن اور قتال کے کیس معاف کر دیئے۔ اس نے ہارس ٹریڈنگ کے جرائم کے ذریعے نواز شریف کے سیاسی مخالفین اور اپنی پسند کے تمام مجرموں کو حکومت میں شامل کر لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر کی گن پوائنٹ پر جمہوریت کے الیکشن ہوئے۔ اس نے مسلم لیگ ق کی سیاسی فوجی جماعت کو تیار کیا اور دوسری سیاسی جماعتوں کے مجرموں کو ساتھ ملا کر ان کے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے فوجی ڈکٹیٹر نے حکومت کی صدارت سنبھال لی۔ امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر ایک ڈکٹیٹر کے ذریعے مسلم لیگ نون کے رہنما نواز شریف کو ایٹمی دھماکہ کرنے کی سزا دی۔ اسکو قیدی بنایا، پھر ملک بدر کر دیا۔ ملک سیاسی اور حکومت ملکی غداروں اور فوجی ڈکٹیٹر کے مجرموں کے ہاتھ لگ گئی۔ ان مجرموں کو امریکہ کی پشت پناہی حاصل رہی۔

(۵) ملکی غدار فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، وزیر اعظم شوکت عزیز اور مجرم حکومتی ٹولہ نے امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی افواج کو افغانستان پر حملے کیلئے پاکستان کی سرزمین مہیا کر دی۔ انکی ہر قسم کی معاونت کی۔ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ بیگناہ معصوم انسانوں کا قتال کروا دیا۔ امریکہ کے تمام جہاز پاکستان کی سرزمین سے ڈیزی کٹر بموں سے لیس ہو کر افغانستان کی معصوم عوام کو کچلتے رہے۔ اسطرح پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کو ان غداروں اور مجرموں نے حقائق سے دور رکھ کر افغانستان کی جنگ کا حصہ اور عوام کے قتال کا مجرم بنا دیا۔ فوج کی گن پوائنٹ پر مجرمانہ نظام حکومت کو فروغ دیتا رہا۔ امریکہ اس چیک کو کیش کرواتا اور حصول مقاصد حاصل کرتا رہا۔

(۶) ایک اور دل دہلانے والا واقعہ پیش آیا کہ لال مسجد اسلام آباد اور اس سے منسلک مدرسہ حفصہ کے طلبا اور طالبات نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کے نظریات کے منافی ملک میں بڑھتی ہوئی بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زناکاری اور لوٹ مار کے خلاف ایک ہمہ گیر آواز اٹھائی۔ فوجی اور سیاسی حکمرانوں نے اپنے سیاسی ٹولہ کی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر مخلوط حکومت کے ذریعے تمام حکومتی عہدے بانٹ دیئے۔ اس طرح حکومتی ٹولہ نے ملک کے تمام مراعات یافتہ شاہی حکومتی عہدے اپنی اولادوں کیلئے وقف کر لئے۔ اس معاشی ڈاکہ، ملکی وسائل کی لوٹ مار اور دین کشی کے جرائم کے خلاف لال مسجد کے طلبا، طالبات نے پاکستان میں مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ امریکہ کے اس ناروا حکم پر قرآن حکیم کے تعلیمی نصاب سے دینی نظریات کی تہذیب کو ختم کرنا شروع کر دیا۔ اس حکم کے خلاف طلبا، طالبات نے احتجاج کی آواز بلند کی۔ ان پر پولیس، رینجرز اور پھر فوج کے ذریعے انکا قتال جاری کر دیا۔ کم وبیش چار ہزار طلبا و طالبات کو افغانستان کے طالبان کا نام دے کر ان کو قتل کر دیا گیا۔ تمام ملک بالعموم سوات اور شمالی علاقہ جات کے عوام حکومت کے اس ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس موقع پر ملکی غدار سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ کے مجرموں نے فوج کو استعمال کیا۔ فوج اور عوام کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا۔ جس کا نتیجہ بہت برا ہوا اور اس غدار، مجرم حکومتی ٹولہ نے فوج کی عزت و حرمت عوامی قتال کی سازش کے ذریعے ختم کر دی۔ بلکہ نفرت کا گہرا عنصر پیدا کر دیا جسکا یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ آج بھی مجرم ہے۔

دیباچہ

(۷) جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ہر جرم کو قانون بنالیا۔گندم کا سکینڈل، سٹیل ملز کراچی کا سکینڈل، ملکی ملکیتوں کا اونے پونے داموں فروخت کرنے کے سکینڈل۔بڑی گاڑیوں کی خریداری پر پابندی ختم کر کے زرمبادلہ لوٹنے کا سکینڈل اور دوسرے حکومتی جرائم کے خلاف افتخار چوہدری چیف جسٹس سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لے لیا۔انکے جرائم کے خلاف کاروائی عمل میں لائی۔ چیف جسٹس کو حکومتی مجرموں نے فارغ کیا اور اپنے پسند کا چیف جسٹس مقرر کرلیا۔اسکے فیصلوں کو کالعدم اور نئے فیصلے کروانے شروع کردیئے۔اسکے خلاف وکلا نے تحریک چلائی، عوام نے ساتھ دیا۔ملکی ملی مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف حکومت چھوڑنے پر مجبور ہوگیا۔

(۸) حکومت چھوڑنے سے قبل فوجی ڈکٹیٹر نے نظریہ ضرورت کے تحت اپنی جان بچانے کی خاطر سیاسی مجرموں کے ساتھ ایک ڈیل طے کی۔ڈیل کے مطابق ایک بدنام زمانہ مجرم کو حکمران بنانے کی خاطر ملک کے تمام سیاسی مجرموں کے پچھلے گیارہ سالوں کے تمام کیس معاف کردئے۔جسکے تحت تمام ملک بدر مجرم سیاسی رہنما ملک واپس لوٹے۔

(۹) فوجی ڈکٹیٹر نے پی پی کی چیئرمین بےنظیر کو ایک گہری سازش کے تحت قتل کروایا۔چونکہ امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر نواز شریف کے خلاف تھے۔انہوں نے آصف علی زرداری کو اپنے مقاصد کے حصول کیلئے موزوں سمجھا۔اسکے ساتھ ایک خفیہ ڈیل طے پائی۔ اسکے بدلے فوجی ڈکٹیٹر نے اس مجرم کو ۵۶ ارب روپے کی ضبط شدہ رقم جو سوکس بنکوں میں پڑی تھی واپس کردی۔گیارہ سال کا سود بھی ادا کیا۔اسکے خلاف جتنے قتل کے کیس تھے وہ سب معاف کردیئے۔تمام غبن اور سرے محل کے کیس بھی ختم ہوئے۔اسکی خاطر ایم این اے کے الیکشنوں میں بی اے کی ڈگری کی بجائے میٹرک تعلیمی معیار مقرر کردیا۔یعنی ڈرائیور، گن مین، اردلی، بیٹ مین۔ صدر پاکستان کا تعلیمی معیار میٹرک مقرر کردیا۔اس طرح بےنظیر کو قتل کروایا، اسکی جگہ آصف علی زرداری کو پاکستان پیپلز پارٹی کا چیئرمین بنادیا۔

(۱۰) بےنظیر کے بےلوث، جان نثار اور پارٹی کے تمام عظیم نظریاتی ورکروں، رہنماؤں، بھٹو قبیلہ کے افراد اور انکے قابل اعتماد ساتھیوں کو پارٹی کے اعلیٰ عہدوں سے فارغ کر کے پچھلی لائنوں میں دھکیل دیا۔پاکستان پیپلز پارٹی زرداری اور ملک رحمان جیسے غیر سیاسی اور بدنام زمانہ مجرم اور امریکی ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گئی۔انکے ہمنوا جاگیردار، سرمایہ دار، لٹیروں، رہزنوں پر مشتمل استحصالی ٹولہ نے پارٹی کو ہائی جیک کرلیا۔پاکستان پیپلز پارٹی کے نظریاتی رہنماؤں، جانثار ورکروں اور بھٹو خاندان کو سیاست سے الگ کردیا گیا۔آصف علی زرداری کو ڈیل کے مطابق فوجی ڈکٹیٹر کی پاور دے دی گئیں۔انکا واسطہ عوام سے کٹ گیا اور واشنگٹن سے قائم ہوگیا۔جسکی وجہ سے فوجی ڈکٹیٹر کی مجرمانہ اور ملک دشمن پالیسیاں اسی طرح جاری ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی طرح تمام ملک اور خاص کر شمالی علاقہ جات کے عوام جو ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں انکو اپنی فوج، بیرونی امریکی دہشت گردوں اور امریکی فوج اور ڈرون حملوں کے ذریعے انکا قتال کروایا جارہا ہے۔

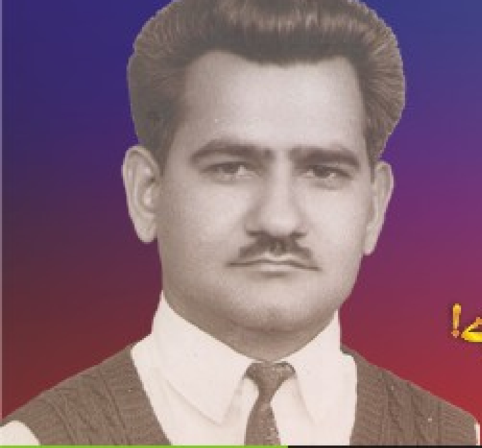

دیباچہ

(۱۱) شمالی علاقہ جات کے ۳۰ لاکھ انسانوں کو جان بچانے کی خاطر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کئی لال مسجدیں شہید کر دیں۔ کمال تو یہ ہے کہ یہی امریکی ایجنٹوں کا انسانی قاتل ٹولہ ان مقتولوں کے کفن دفن کیلئے خیرات مانگنے بیرون ممالک جاتے ہیں۔ بیرون ممالک کے شاہی ہوٹلوں میں ٹھہرتے اور تعیش کی زندگی گذارتے ہیں۔ انکے تمام اخراجات سولہ کروڑ عوام برداشت کرتے ہیں۔ خیرات کی رقم انکی ملکیت بن جاتی ہے۔ یہ مجرم دو دھاری تلوار بن چکے ہیں۔ وہ امریکہ کی پالیسیوں کی تکمیل کی خاطر اہل وطن کا قتال بھی کرتے ہیں اور انکے کورکفن کے نام پر چندے بھی کھاتے ہیں۔ امریکہ اور اسکے دہشت گرد تمام ملک میں جدید اسلحہ سے عوامی قتال بھی کرتے ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی فوج کو اپنے ہی عوام کے خلاف جنگ میں جھونک رکھا ہے۔ یہ ایک سازش کے تحت ڈرامائی جنگ لڑی جارہی ہے جسکے ذریعے امریکی فوج پاکستان اور افغانستان میں پھیلتی اور بظاہر قبضہ کئے جارہی ہے۔ جسکو آخر کار بدترین شکست سے دوچار ہونا ہے۔ یہ مادہ پرست ٹولہ اور مذہب پرست امم کی نظریاتی جنگ ہے۔ مولانا عمر اسکے ساتھیوں نے افغانستان میں اسلامی نظام مملکت قائم کر کے مغربی

مغربی جمہوریت کے طبقاتی، استحصالی، غاصب انسانوں کے تخلیق کردہ نظام حکومت میں دراڑیں ڈال دیں۔

(۱۲) پاکستان میں اس وقت تمام مادہ پرست مغربی جمہوریت کے طبقاتی، استحصالی، غاصب ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی سیاست کے مجرم حکمران ملک پر مسلط ہیں۔ جنہوں نے امریکی پالیسی کے مطابق مغربی جمہوریت کے مجرمانہ طرز حکومت کو جاری رکھنے کیلئے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین، اسکے اسلامی نظام حکومت کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان، دہشت گردوں کا نام دیکر ان کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ جمہوریت کے سیاسی فوجی مجرم حکمرانوں نے زراعت، صنعت، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، تجارت، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تعلیم کو فروغ دینے کی بجائے انہوں نے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی ٹولہ کے ممبران کی تعداد، انکے شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، انمول قیمتی بلٹ پروف گاڑیوں، انکے تحفظ کیلئے گن مینوں، پروٹوکول سٹاف، شاہانہ بودوباش کے شاہی اخراجات بڑھائے جارہے ہیں۔ ملکی تمام وسائل، ستر فیصد کسانوں کی پیداوار، انتیس فیصد محنت کشوں کی تیار کردہ مصنوعات انکی ملکیت اور خزانہ انکی پاکٹ منی بن چکا ہے۔ انکے استحصالی نظام حکومت، فرعونی نظام حیات، شاہانہ اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے پاکستان پر قرضوں کا بوجھ بڑھ رہا ہے۔ ملک خانہ جنگی اور قرضوں کی اذیتوں کا شکار ہو چکا ہے۔ حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کا فحاشی، بے حیائی بدکاری، زنا کاری کا کلچر اور اسلامی جمہوریت کی پاکیزہ تہذیب کی نظریاتی جنگ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کبھی جیت نہیں سکتے۔

دیباچہ

(۱۴ الف) اسکے بعد دوسرا فوجی ڈکٹیٹر جرنل پرویز مشرف آیا۔ روشن خیال پاکستان کا نعرہ لگایا۔ اس نے امریکی پالیسی کے تحت مستورات کو مغربی جمہوریت کی روشنی میں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر تمام اسمبلیوں میں ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور ۵۱ فیصد مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی تعداد بڑھادی۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا دروازہ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف کھول دیا۔ فحاشی بے حیائی بدکاری، زناکاری کا کلچر مسلط کردیا۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کو شاہی حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد مردوں کے علاوہ انکی ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات ڈبل سے بھی دو فیصد زیادہ برداشت کرنے پڑ گئے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ لوٹ لیا۔ موجودہ جمہوری حکومت کے مجرم حکمرانوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے مجرم حکومتی ٹولہ کے تمام معاشی، معاشرتی، دینی قانونی جرائم اسی طرح جاری رکھے۔ پاکستان کے ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی روشن ضمیر نسلیں ایک طرف دوسری طرف ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار، ملک دشمن فوجی سیاسی روشن خیال حکومتی ٹولہ ہے۔ جنہوں نے ملک میں نہ ختم ہونے والی نظریاتی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔

(۱۴ ب) پاکستان مغربی جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظام حکومت کے قوانین کے تحت ۴۹ فیصد شاہی ٹولہ اور انکی ۵۱ فیصد مستورات کی ملکیت بن گیا ہے۔ چالیس ارب ڈالر قرضہ پہلے ایک پاکستان کے ون یونٹ کو توڑ کر پانچ پاکستان بنا کر اسکے اخراجات برداشت کرنے کیلئے حاصل کیئے۔ اب پھر اڑتیس ارب ڈالر قرض انکی مستورات کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے حاصل کیے گئے۔ اشیائے خورد و نوش، یوٹیلٹی بلوں کے ریٹ کئی گنا بڑھادیئے گئے۔ عوام کو مہنگائی کی چتا میں جھونک دیا گیا۔ نو ارب ڈالر پاکستانی عوام ان پر سود ادا کر چکے ہیں۔ اس شاہی ٹولہ کے علاوہ ملک کے کسی ایک کسان، مزدور، محنت کش، ہنر مند، بیروزگار کو ایک روپیہ تک ملکی خزانہ سے آج تک جاری ہوا ہے تو بتادو! اب چھ ہزار حکمران غاصب ٹولہ اور مراعات یافتہ استحصالی طبقہ عیش و عشرت میں گم ایک طرف اور سولہ کروڑ عوام بھوک، ننگ، غربت، ضروریات حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے ایک طرف ہو چکے ہیں۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے دھوکہ سے پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مرد و زن کی ملکیت بن چکا ہے۔ ۵۱ فیصد اہل وطن کی مستورات انکی لونڈیاں اور ۴۹ فیصد مرد انکے غلام اور سولہ کروڑ مرد و زن انکے قیدی اور محکوم بن کر رہ گئے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام الناس کے وسائل، ذرائع آمدن، کسانوں کی پیداوار اور محنت کشوں کی تیار کردہ مصنوعات، انکے ملکی اسباب، مال و دولت استحصالی نظام حکومت کے ذریعے چھین کر انکو غربت، تنگ دستی، مہنگائی، بیروزگاری اور ضروریات حیات کی محرومی جیسے کینسر میں مبتلا، زندگی اور موت کی اذیتناک کشمکش سے دوچار کر رکھا ہے۔ خودکشیاں اور خودسوزیاں انکا نصیب بنا دیا گیا ہے۔ بدنصیب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنے خلاف سولہ کروڑ عوام کو خودکش حملہ آور تیار کر چکے ہیں۔ پاکستان انکے اس طبقاتی، استحصالی نظام حکومت کی لوٹ مار، تفاوتی عیش و عشرت کے نظام حیات اور انکی استحصالی پالیسیوں کی چتا میں جل رہا ہے۔ ملک انکے شاہی اخراجات برداشت کرنے اور انکے مخلوط نظام حکومت کے مرد و زن کی عیاشی کا متحمل نہیں رہا۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے حکمرانوں کی تعداد کو کم، انکو قرآن حکیم کے نظریات کے مطابق الگ چھبے مہیا کرنے ہونگے۔ انکے اخراجات کو ایک مزدور، محنت کش، ہنرمند، کسان کے مطابق ادا کرنے ہونگے۔ انکے تمام اخراجات شاہی تنخواہوں، شاہی ایوانوں کو ختم کر کے ایک اردلی، گن مین، بیٹ مین، سپاہی، مزدور، محنت کش اور کسان کے مطابق رہائش کیلئے ایک سادہ سی کٹیا اور ضروریات حیات مہیا کرنی ہونگی۔ ۱۹۷۳ کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیا جائے تو ملک میں خانہ جنگی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ ایسا کرنے سے گریزاں ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دیباچہ

(۱۵) پاکستان سولہ کروڑ اہل وطن کا ساجھا ملک ہے۔ اگر صدر مملکت کی بنیادی تعلیم میٹرک متعین کر دی گئی ہے تو اردلی گن مین، بیٹ مین، ڈرائیور کی بنیادی تعلیم بھی میٹرک ہی ہے۔ انکی تنخواہ کا سکیل صدر مملکت کیلئے سات لاکھ اور دوسرے سرکاری ملازمین کیلئے سات ہزار آخر ایسا کیوں! ۔ یہ استحصالی جرائم کب تک جاری رہیں گے۔

(۱۶) حکمرانوں کے تحفظ کیلئے ارب ہا روپے کی بلٹ پروف گاڑیاں، گن مین، پروٹوکول سٹاف، شاہی ایوان، شاہی محل، سرکاری شاہی اخراجات اور سولہ کروڑ عوام کو شاہی سہولیات سے ہی نہیں بلکہ انسانی بنیادی ضروریات حیات سے محروم کرنے کے انسانیت سوز جرائم آخر کیوں!۔

(۱۷) کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ امریکہ کے حکومتی دہشت گردوں سے مل کر ورلڈ آرڈر کی تکمیل، انکے کفر کے نظام حکومت اور نظام حیات کے کلچر کی بالادستی مسلط کرنے کی خاطر اپنے ہی سولہ کروڑ عوام کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ کو روکنے کیلئے مغربی جمہوریت کا استحصالی مجرمانہ نظام حکوت کا انکو قیدی بنائے رکھیں گے!۔ اب طبقاتی، تفاوتی حکومتی عیش و عشرت کا طرز حکومت، انکا مسلط کیا ہوا حکومتی استحصالی جرائم کا خاتمہ اور انکے کڑے حساب کا وقت انکا مقدر بن چکا ہے۔

(۱۸) ہارس ٹریڈنگ کے جرائم سے سیاسی مجرموں کو حکومتیں بناتے وقت مشاورتوں، وزارتوں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، سپیکروں، سفیروں، وزیر اعظم، صدر مملکت کے عہدوں کی رشوتیں، حکومتی ممبران کی خرید و فروخت کا مجرمانہ حکومتی سسٹم، ملکی ملکیتوں کے تحفے، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کے اجازت نامے اور قرضے، امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کے لائسنس، حکومتی مراعات یافتہ عہدے انکے جرائم کی داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ کیا انکی اندرون ملک اور بیرون ممالک پھیلی ہوئی ملکیتیں انکے منہ بولتے جرائم نہیں ہیں!۔ کیا یہ سولہ کروڑ عوام کے مجرم نہیں ہیں۔

(۱۹) فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے نظریہ ضرورت کے جرائم کے تحت ان تمام سیاسی حکومتی مجرموں کے اربوں کے لوٹمار، غبن، انسانی قتال کے جرائم کو معاف کرنا، پھر ان مجرموں کو ملکی حکمران بنانے کا قانون نافذ کر کے پاکستان کو حکمرانوں کا مجرم کدہ بنا دیا گیا ہے۔ اے غاصبو یہ تو بتاؤ!۔ سولہ کروڑ اہل وطن کو اس قسم کے جرائم کی عام معافی میں شامل نہ کرنے کا کیا جواز ہے!۔

(۲۰) ملک کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اور تمام فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام کو جواب دیں کہ وہ عبرتناک جرم پر کیوں خاموش ہیں۔ پاکستان کب تک انکی مغربی جمہوریت کی مجرمانہ سیاست کا مجرم کدہ بنا رہے گا۔ عوام بیدار اور تم سب مجرموں سے اور تمہاری مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت سے بیزار ہو چکے ہیں۔ یہ تمام عوامل محرکات خانہ جنگی کی شکل میں تمہارے گلے لگ چکے ہیں۔

(۲۱) اگر امریکہ یا حکمرانوں کے توپوں کے گولے، میزائل اور ڈرون حملے سینکڑوں اہل وطن معصوم بیگناہ بچوں، مستورات، مرد و زن کا قتال جائز سمجھتے ہیں۔ جنگی اشاعت کرنا جرم بن چکا ہے۔ تو ان مظلوموں کے ان پر، انکی انتظامیہ اور عدلیہ پر خودکش حملے انکو کیوں ناجائز نظر آتے ہیں۔ یہ انتقامی کاروائیاں ایک فطرتی عمل ہے اسکو روکا نہیں جاسکتا!۔

(۲۲) یہ بات بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں کہ سولہ کروڑ عوام انکے جرائم اور انکے مجرم حکومتی ایوانوں کو اور انکی امریکی پالیسیوں کو دلوں سے نفرت کرتے ہیں۔ جو پاکستان میں اسلام اور ۱۹۷۳ کے آئین کے نفاذ کی بات کرتے ہیں وہ انکا قتال کرواتے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے عوام پر جو امریکی اسکے اتحادی بین الاقوامی دہشت گردوں اور انکی جمہوریت کے کفر کے خلاف اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ وہ ایک ہی علاقہ کے اسلامی ذہن کے لوگ ہیں جو نظریاتی جنگ میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں۔ امریکہ اور اسکے اتحادی مغربی ممالک، ہندوستان، اسرائیل کے تربیت یافتہ دہشت گرد بھی اس خانہ جنگی میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ انکی خفیہ تنظیمیں پاکستانی عوام کا قتال کیئے جارہی ہیں۔

(۲۳) مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت چھ سات ہزار سیاسی اور فوجی ٹولہ کے حکومتی مجرموں کی پناہ گاہ۔ مراعات یافتہ طبقہ کی افواج انکے استحصالی نظام حکومت کے جرائم کی محافظ ہے۔ انتظامیہ، عدلیہ کے ادارے، انکا حکومتی مراعات یافتہ طبقہ رشوت، کمیشن، کرپشن، سفارش، لوٹمار کے جرائم کی اذیتناک تربیت گاہیں بن چکی ہیں۔ کیا یہ مجرم بھی اور حکمران بھی نہیں ہیں!۔

(۲۴) نوے سال تک انگریز ہندوستان پر حکومت کرتا رہا۔ باسٹھ سالوں سے انگریز کا رائج کیا ہوا مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت پاکستان کی عوام پر مسلط ہے۔ حکومتی مجرموں نے جمہوریت کو آسمانی صحیفہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ کیا وہ ان حقائق کو جھٹلا سکتے ہیں کہ ملک میں چودہ دین کش سیاسی جماعتیں مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لیتی ہیں۔ فرض کرو ایک ایم این اے کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹ موجود ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے امیدوار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک امیدوار بیس ہزار ووٹ لیکر کامیاب ہوجاتا ہے۔ بقایا تیرہ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کے پاس اسی ہزار ووٹ موجود ہوتے ہیں۔ وہ انکا کیسے ممبر بن سکتا ہے۔ وہ تو مغربی جمہوریت کے لباس میں ایک استحصالی آمر تیار ہوتا ہے۔ ملک کے تمام آمر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ مغربی جمہوریت چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کی ملکیت ہے۔ اکثریتی پارٹی کو حکومت بنانے کیلئے جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ کے مجرمانہ نظام کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ مسلم امہ کے سولہ کروڑ فرزندان کی جمعیت کو چودہ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ پھر قرآن حکیم کے نظریات کو چودہ سیاسی نظریات اور انکے منشوروں میں تقسیم کر دیا۔ یہ کیسے حکمران ہیں جنہوں نے جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظام حکومت کو قرآن حکیم کے نظام حیات پر حکومتی سطح پر مسلط کر رکھا ہے۔ جمہوریت کے یہ کون دین محمدی ﷺ کے منکر، منافق، مجرم اسمبلی ممبران ہیں جو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف قانون سازی کرتے اور مسلم امہ کے فرزندان پر مسلط کرتے ہیں۔ ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ کو سبوتاژ کرتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے اقتدار کی نوک پر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنی حکومت کو قائم رکھنے کیلئے جھوٹے، بے بنیاد، غلط الزامات سے ملک میں انارکی، فساد اور قتال جاری کر رکھا ہے۔ ان سے ملک کو بچانا ضروری ہے۔

دیباچہ

(۲۵) اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے شورائی جمہوری نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی طرف ایک نگاہ دیکھ تو لو! اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے نظام وسسٹم میں کوئی شخص اپنا نام سلیکشن کیلئے پیش نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص کسی کا نام پیش کر سکتا ہے۔ اس میں ہر فرد کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں ایسے شخص کا چناؤ کرے جو اسکے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ترین خوبیوں امانت، دیانت، حسن خلق، اسوہ حسنہ، متقی، پرہیزگار، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش اور اعلیٰ اہلیت کا وارث ہو۔ جو ملک کا نظام مملکت چلانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ایسے افراد کا چناؤ حلقہ کے افراد کا دینی فرض ہوتا ہے۔ کوئی جاگیردار، سرمایہ دار، فسادی عالم دین، دین فروش گدی نشین، زانی شرابی، بدکار، نفس پرست، زر پرست، زن پرست، جھوٹا، رہزن، لٹیرا، ڈاکو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا نمائندہ چنا نہیں جا سکتا۔ اسطرح ملک اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت پاک دامن، اعلیٰ اہلیت کے افراد کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا ایک یونین کونسل کا ممبر ہو یا ملک کا امیر المومنین ہو، انکا نظام حیات ایک عام سادہ کسان، مزدور محنت کش ہنرمند فرد کی طرح سادہ سلیس قلیل ضروریات حیات پر مشتمل اور مختصر ہوتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ایک صدر، ایک وزیراعظم، ایک وزیر اعلیٰ، ایک گورنر، ایک سپیکر، ایک وزیر، ایک سینٹر، ایک ایم این اے، ایک ایم پی اے کی طرح شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، شاہی تنخواہوں اور بیشمار سرکاری مراعات ہر کاری قیمتی گاڑیوں ہر کاری پٹرول، ڈیزل، گیس، پروٹوکول سٹاف اور انکے تحفظ کیلئے گن مینوں کے طبقاتی کلچر کی تعیش کی زندگی سے دور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ نہ انکا ملکی وسائل، خزانہ کو اپنی ملکیت بنانے کا کوئی استحصالی نظام ہوتا ہے۔ وہ ملکی امانتوں کو بیجا خرچ کرنے کے مجاز نہیں ہوتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرتے ہیں۔ اہل وطن عوام الناس کے حقوق کے محافظ ہوتے ہیں۔ وہ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور رکھتے ہیں۔ انکو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنا اور اسکے عطا کئے ہوئے اعتدال و مساوات، عدل وانصاف اور ضابطہ حیات کے قوانین وضوابط کی خود بھی پیروی کرنا اور اسکی روشنی میں نظام مملکت چلانا ہوتا ہے۔ دین محمدی ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں تیار کیا ہوا، اجتماعی کردار و تشخص بنی نوع انسان کیلئے باعث رحمت اور خدمت خلق سے انسانی دلوں میں خوشبو کی طرح اترتا جاتا ہے۔

(۲۶) اہل قلم، کالم نویس، تنقید نگار، حالات حاضرہ کا جائزہ لینے والے دیدہ ور، اخبارات، رسائل، ٹی وی اینکرز اور ذرائع ابلاغ سے منسلک صاحب بصیرت، شب بیدار، جذبہ عشق سے سرشار بیدار ہوں تو ملت کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کا فریضہ مشکل کام نہیں۔ ملکی دانشور، اہل بصیرت، اہل وطن کا خوش اسلوبی سے قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں اصلاح احوال کا عمل جاری کرنے والے مجاہد، ہی بنی نوع انسان کی فلاح کا سبب ہوتے ہیں۔ سب ملکر باہمی مشاورت سے درست منزل کی رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی کاوشوں کو قبولیت کا شرف بخشیں۔ تنگیٔ داماں کو بے شمار وسعتیں عطا فرمائیں۔ امین۔

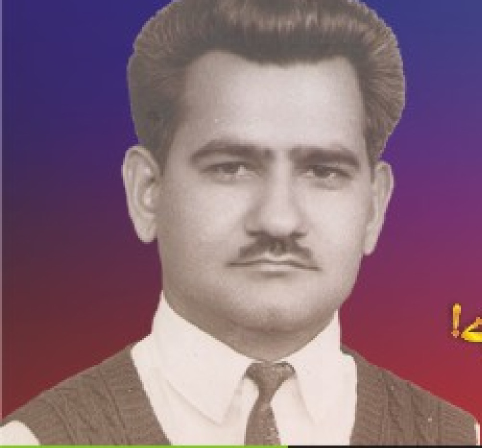

(۲۷) مغربی جمہوریت کے حکمرانوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ عوام الناس کو مختلف نظریاتی اختلافات، مذہبی فرقوں کو آپس میں لڑانا، انکے علما کو قتل کروانا، معاشی واقعات سے عوام کو دوچار رکھنا، اسمبلیوں کے ذریعے قرآن حکیم کے خلاف قانون سازی کرنا، اسکے خلاف آواز اٹھانے والوں کا قتال جاری کرنا، امریکہ کی جنگ کو اپنی جنگ بنانا، اپنے برادر مسلم ملک افغانستان کے مرد و زن، بچے بچیوں، جوانوں، بوڑھوں کا قتال کروانا، پاکستان کی سرزمین کو امریکہ اور اسکے حواریوں کی فوجی چھاؤنی بنانا، مختلف واقعات میں ملت کو الجھائے رکھنا، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے استحصالی قوانین نافذ کرنا۔ مجرموں کو حکومتیں دیتے رہنا، ملکی دولت، وسائل کو اپنی ملکیت بناتے جانا، عوام کو مختلف واقعات میں الجھا کر اپنا استحصالی مجرمانہ نظام حکومت جاری رکھنا، جمہوریت کے مجرمانہ وراثتی نظام کو مسلط رکھنا انکی پالیسی کا حصہ ہے۔ عوام کیلئے یہ ایک المیہ ہے اسکو ختم کرنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسیحائے وقت | اقتدار اور حکومت کے حصول کی کوشش یزیدی طلب کی تکمیل ہے | ریاض حسین نقوی

عنایت اللہ صاحب کا فکری سفر پوری سج دھج سے جاری و ساری ہے۔ مسیحائے وقت۔ ان کی نئی تصنیف ہے جس میں وہ رائج الوقت فرنگی سیاست، وطنی قومیت اور الحادِ مادی سے پاکستان کے لیے بالخصوص اور مسلم اُمہ کے لیے بالعموم وہی خطرات محسوس کر رہے ہیں۔ جن کا اظہار علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی عمر کے آخری دور کے چند مکتوبات میں کیا ہے۔

عنایت اللہ صاحب پاکستان اور ملت اسلامیہ کے روشن مستقبل کی خاطر ان خطرات کا فوری سد باب چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے ذہن میں عملی تجاویز بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ قارئین کو ان تجاویز سے مکمل اتفاق نہ ہو لیکن ان کے پیچھے کار فرما جذبہ صادق سے انکار ممکن نہیں۔

بقول علامہ اقبالؒ ہم سب پر واجب ہے کہ اس باب میں ہم ساری قوتیں صرف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائیں۔

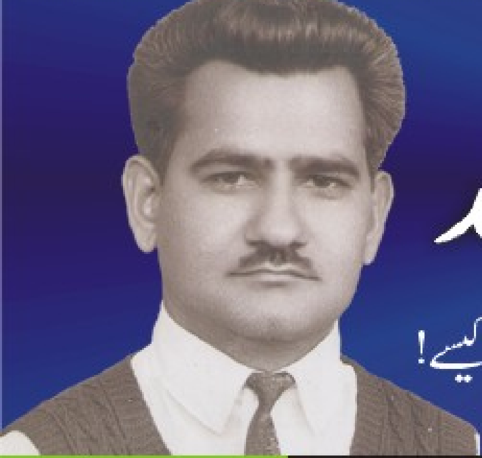

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسیحائے وقت | آج کے پاکستان کو دیکھنا ہو تو۔۔۔۔ | بشیر الدین محمود

آج کے پاکستان کو دیکھنا ہو تو۔۔۔۔! عنایت اللہ صاحب کو دیکھ لیں۔سلگتا ہوا لاوا جو کبھی بھی پھٹ سکتا ہے۔غم وغصہ کا مرکب ہیں۔جانتے ہیں کہ اہل پاکستان کے ساتھ بہت بڑا ہاتھ ہو گیا ہے۔وہ یہ ہاتھ توڑ دینا چاہتے ہیں۔ان کی اپنی تحریر باب ۱۶،پیرا ۱۵ پر ان کی کیفیت کی ترجمانی کرتی ہے!

اس کے مدبر اور اس کا حکمران ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ کار سرکار چلانے والا شاہی طبقہ سولہ کروڑ محکوم عوام کا لہو پیتے اور مسلمانوں اور تمام پیغمبران کی امم کے نظام عدل اور ان کی تہذیب کو ختم کرتے چلے آرہے ہیں۔مساوات اور نظام عدل اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو کچلتے چلے آرہے ہیں۔اب وقت رخ بدل چکا ہے۔اگر یہ باز نہ آئے تو اب مخلوق خدا اور ان کے محافظ اور ان کے لواحقین جو ان کے ظلم وجبر کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔وہ اس قدر مجبور ہو چکے ہیں کہ وہ ان کے ظلم وجبر اور معاشی اور معاشرتی قتال کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔وہ کب تک ان کو طالبان کا نام دے کر چن چن کر ختم کرتے رہیں گے۔اب ان کا عیاشانہ طبقاتی نظام حکومت،طبقاتی اردلی اور روزیر،ڈرائیور اور مراعات یافتہ طبقہ اور گن مین کا نظام دم توڑ چکا ہے۔عیاش ٹولہ پر سرخ نشان لگ چکا ہے۔ان کا بچنا ممکن نہیں۔کیونکہ ملک سب کا ساجھا گھر ہے۔حکمران ٹولہ یا مراعات یافتہ طبقہ کا نہیں!۔نامعلوم یہ بات ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آرہی۔فطرت کے اصولوں کے خلاف جنگ لڑی نہیں جا سکتی۔وقت ہے اب بھی ان مسائل کا حل نکال لیں۔میز پر بیٹھ کر اس مشکل کو حل کر لیں اور خانہ جنگی سے ملک وملت اور انسانی نسلوں کو قتال سے بچا لیں۔وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔اللہ تعالیٰ ایسے حالات میسر فرمائیں کہ تمام معاشی اور معاشرتی برائیوں کا تدارک ہو سکے۔امین

افسوس ہے کہ کچھ ناعاقبت اندیشوں نے اس حسین ملک کو اور اس کے بنانے والوں کو آگ میں ڈال دیا ہے۔عنایت اللہ صاحب کی تحریر ایک شعلہ ہے۔جس میں سلگاہٹ ہے۔کڑک بھی اور کوندتی بجلی کی روشنیاں بھی۔لگتا ہے کچھ ہو کے رہے گا۔

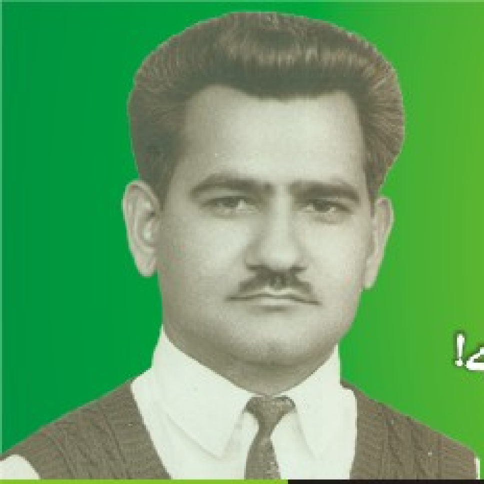

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسیحائے وقت

مسیحائے وقت اور قلندروں کے مؤذن

ڈاکٹر تصدق حسین راجہ

عنایت اللہ صاحب کی نئی تخلیق ''مسیحائے وقت'' کا مسودہ میرے زیر مطالعہ رہا۔ اس بار ان کی پہلے شائع شدہ ہونے والی کتب کے برعکس اس کتاب کے دو نام ہیں۔ ''پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' اور ''مسیحائے وقت'' ان کی سابقہ کتب کی طرح اس بار بھی موضوع قیام پاکستان کا مقصد، سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹروں کے ہاتھوں اس پیارے وطن میں لوٹ کھسوٹ کے طویل عرصے کی کہانی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹروں نے اسلام کے نام پر آزاد کرائے گئے اس ملک کو کیا سے کیا بنا دیا۔ اس کا رُلا دینے والا ذکر اور اس کی 63 سالہ تاریخ کے ان اوراق کو قارئین کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ جو خون آلود بھی ہیں اور ان میں سے معصوم بچوں، عورتوں، بیماروں اور بوڑھوں کی چیخیں اور سسکیاں بھی بلند ہو رہی ہیں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں مصنف نے امریکی تسلط اور پاکستان کے اندرونی حالات میں دخل اندازی پر بڑی جرات سے بات کی ہے۔ عنایت اللہ صاحب ایک محبِ وطن پاکستانی، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے سچے سپاہی اور تیز دھار اور تیز کاٹ رکھنے والے قلم کار ہیں۔ آزادی وطن کے بعد گورے حکمرانوں کی باقیات نے کالے حکمرانوں کی شکل میں اس ملک کو آج جس موڑ پر لا کھڑا کیا ہے وہاں سے واپسی کے سارے راستے مسدود ہوتے جا رہے ہیں۔ اسلام دشمن قوتوں نے اپنے مطلب کے اسلام کو عام کرنے اور اصل اسلام کو سات پردوں میں چھپا دینے کے لیے جو جدید طریقے استعمال کیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نوجوانوں میں سے ایسے جوشیلے، جذباتی نوجوان چھانٹ اور خرید لیتے ہیں جو دین محمدی ﷺ کے نفاذ کے نام پر اپنی قیمتی جانیں دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ امریکی ڈرون حملوں اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکہ نواز پالیسی، لال مسجد اسلام آباد اور سوات کے عوام کو طالبان کا نام دے کر فوج کشی کرنا۔ عوامی جان و مال کا اجتماعی نقصان کرنا۔ سوات میں تیس لاکھ بچے بوڑھوں کو جان بچانے کے لیے ہجرت کرنے پر مجبور کر دینا۔ ان کے معصوم و بے گناہ عوام اور بستیوں کو جدید اسلحہ سے کھنڈرات میں بدلنا ایک عظیم سانحہ ہے۔ ان کی غلط پالیسی کی وجہ سے امریکہ، ہندوستان اور اسرائیل کا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے وہاں کی عوام کو فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی ظالمانہ پالیسی کی وجہ سے پاکستانی فوج کے خلاف گمراہ کرنا۔ ان کو ڈالر اور اسلحہ مہیا کرنا۔ ان دہشت گردوں کو طالبان کے گروہ میں شامل کرنا اور تمام پاکستان کو ان دہشت گردوں کے حوالے کرنا۔ خودکش حملوں سے ملک کو غیر محفوظ بنانا۔ ملکی معیشت کو تباہ کرنا۔ بغیر جنگ لڑے پاکستان کو فتح کرنا۔ پاکستان کی جوہری وراثت پر قبضہ کرنا۔ ان دشمن ایجنٹوں کے مقاصد کا حصہ ہے۔ ایسی صورت حال میں اسلام کی اصل روح کو پیش کرنے کے لیے جس رول ماڈل کی ضرورت ہے وہ جب تک سامنے نہیں آئے گا اس وقت تک سوات باجوڑ، وزیرستان اور پورے پاکستان میں پھیلنے والے خونی ڈرامے پر اسلام کا لیبل لگانا، اقتدار کی خاطر اندرون ملک اور بیرون ممالک اپنے اس سچے دینِ محمدی ﷺ کو بدنام کرنے کے تمام حربے استعمال ہوتے رہیں گے۔ جس کے نام پر پاکستان وجود میں آیا تھا۔ وزیرستان کے غاروں یعنی ان دہشت گردوں کے ٹھکانوں سے قرآن پاک کے نسخے تو برآمد ہوتے نہیں لیکن بڑے بڑے صندوق ڈالروں سے بھرے ہوئے ہاتھ ضرور آتے ہیں یا وہاں سے بھارتی اور امریکی اسلحہ برآمد ہوتا ہے۔۔

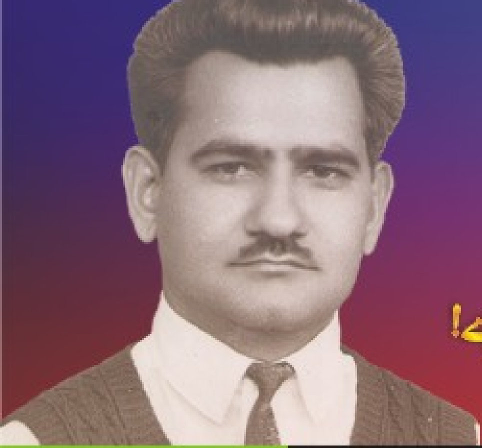

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

مسیحائے وقت

مسیحائے وقت اور قلندروں کے مؤذن

ڈاکٹر تصدق حسین راجہ

''مسیحائے وقت'' کے مصنف نے اپنی دیگر مطبوعہ کتب کی طرح اس کتاب میں بھی مغربی جمہوریت کو اس کی تمام تر خرابیوں کو سمیت کر بے نقاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ ساری معروف اور بڑی سیاسی جماعتوں اور ان جماعتوں کے صف اول کے لیڈران کے اس کردار پر سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔ جس میں چھپ کر یہ لوگ اس بھوکی ننگی خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے والی پریشان حال عوام الناس کو بے وقوف بناتے جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت سے ان کے بنیادی حقوق غصب کرتے آ رہے ہیں۔

عنایت اللہ صاحب نے ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے باغیوں کو للکارا ہے اور مجھے تو ان کی پہلی کتاب سے لے کر اس کتاب (مسیحائے وقت) تک میں ایک تاثر بڑا ابھر کر دیکھنے کو ملا ہے کہ ہمارا یہ درویش بابا بھی پاکستان کو قائد اعظمؒ اور علامہ محمد اقبال کا وہ نظریاتی پاکستان دیکھنے کے لئے کوشاں ہے۔ جہاں عدلیہ آزاد ہو، حکمران عوام کے خادم ہوں اور مملکت خداداد پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن کر نقشہ عالم پر ابھرے۔ سیاسی اور فوجی شاہی مراعات یافتہ بیوروکریسی نے اس ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ جس کا ذکر عنایت اللہ صاحب نے ساری کتابوں میں بڑے دکھ سے کیا ہے۔ ''مسیحائے وقت'' میں اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ مجھے مصنف کی کم و بیش ساری کتابوں کے مسودات پڑھنے اور ان پر اپنی رائے کے اظہار کا شرف حاصل ہے۔ ان کے قارئین کو ان ساری مطبوعہ کتب میں موضوعات کی تکرار اس لیے ملتی ہے کہ یہ موضوعات مشترک ہیں۔ ان کی وضاحتیں مختلف، بہتر سے بہتر اور زیادہ موثر ہیں۔ ان سب کتابوں میں زیادہ بہتر ہوتا اگر انہیں ان مختلف کتابوں کے لیے پہلے سے الگ الگ کر کے شامل کتب کیا جاتا۔ جس سے قارئین کی دلچسپی میں اضافہ بھی ہوتا اور ہر کتاب کی اہمیت اپنی اپنی جگہ بڑھ جاتی۔

''مسیحائے وقت'' کے مصنف اس ملک کو سترہ کروڑ عوام کی امنگوں اور آرزوؤں کا ملک دیکھنے کے متمنی ہیں۔ وہ 1973ء کے آئین اور اسلام کا مکمل نفاذ چاہتے ہیں، اور پاکستان کو عالم اسلام کا وہ قلعہ دیکھنا چاہتے ہیں جہاں صرف اسلامی دنیا کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے ملکوں کے عوام الناس ان پر نازاں ہوں۔ دنیا بھر کے عوام اپنے فیصلہ طلب معاملات یہاں پیش کریں اور وہ حل کیے جائیں۔ ہم ان کی اس آرزو کی تکمیل کے خواہاں ہیں اور ہماری آواز انشاءاللہ ان کی آواز میں شامل رہے گی اس لیے کہ ہمارا ان سب سے بڑا اور مضبوط رشتہ یہ ہے کہ ہم سب آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہیں۔

ہم قلندروں کے اس مؤذن کو ''مسیحائے وقت'' کی تکمیل اور اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام دین ابراہیم علیہ السلام کے بانی ہیں۔توحید پرستی ان کے دین کی بنیادی نظریاتی کڑی ہے۔حضرت ابرہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ان کی نسل سے چار اہلِ کتاب پیغمبران بنی نوع انسان اور اس کائنات کو سنوارنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس جہانِ رنگ و بو میں بھیجے۔چاروں اہلِ کتاب پیغمبران توحید پرستی کا درس دیتے، دین ابراہیم علیہ السلام کی تبلیغ کرتے رہے۔جب بنی نوع انسان اپنے پیغمبران علیہ السلام کی توحید پرستی کا دامن چھوڑ دیتے۔ان کی تعلیمات کو بھول جاتے۔گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتے۔ان کی دینی تہذیب سے بھٹک جاتے۔تو ان کی اصلاح اور فلاح کے لیے چار اہلِ کتاب پیغمبران یکے بعد دیگرے اس کائنات میں تشریف لائے۔وقت کے ساتھ حالات و واقعات کی ضرورت کے مطابق اہلِ کتاب پیغمبران گمراہ اُمتوں اور بنی نوع انسان کو راستگی کی منزل سے ہمکنار کرتے رہے۔پیغمبران کی تعلیمات اور ضابطہ حیات کے متضاد نمرود، فرعون جیسے مادہ پرستی، زر پرستی، زن پرستی، نفس پرستی، تباہ کن خصائل کے جابر، آمر، ظالم بادشاہ، غاصب استحصالی نظام کے بدترین حکمران مسلط ہوتے رہے۔انسانیت کی عزت و حرمت کی تذلیل کرتے رہے۔پیغمبران کی الہامی کتابوں نظریات، تعلیم و تربیت اور تہذیب و تمدن کو ختم کرتے رہے۔دنیا میں انسانی حقوق غصب کرنے ظلم و جبر کی داستانیں رقم کرنے، معاشی اور معاشرتی قتال جاری رکھنے اور دنیا بھر میں استحصالی نظام حیات کی بالادستی مسلط کرنے میں مصروف رہے۔پیغمبران کی اُمتوں پر استحصالی طبقہ کے حکمرانوں کو قوت و جبروت کے حصول کی قدرت حاصل رہی۔

۲۔ انیسویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے چند مادہ پرست، اقتدار پرست نمرود، فرعون کی خصائل کے اقتدار پرست افراد نے عیسائیت کے مذہب پرست پادری و بشپ، گرجا و کلیسا کے خلاف آواز اٹھائی۔ان کے کردار و تشخص پر گند اچھالا، حکومت برطانیہ سے ان کو ناپسندیدہ قرار دینے میں کامیاب ہوگئے۔حکمرانوں نے مذہبی تعلیم و تربیت انجیلِ مقدس کی مداخلت اور پادری و بشپ، گرجا و کلیسا کی حکومتی بالادستی کو ختم کر دیا۔انھوں نے کمال یہ کر دکھایا، پادری و بشپ اور فرقہ پرست عالموں کی مداخلت کو ختم کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس، اس کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور ملّت کے فرزندان کی تعلیم و تربیت کو بھی سرکاری سطح پر ختم کر دیا۔گرجا و کلیسا کے عمل و دخل اور مداخلت سے حکمرانوں کو مبرا کر دیا۔جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت اور ان کی نسلیں انجیل مقدس کی تعلیمات سے محروم ہوتی گئیں۔حکمرانوں نے انجیل مقدس کی بالادستی اور سرفرازی کو ختم کیا۔انجیل مقدس کے متضاد جمہوریت کا باطل نظامِ حکومت ملک و ملّت پر رائج کیا۔گرجا و کلیسا کے مذہبی تعلیمی اداروں کی بجائے سکول کالجز یونیورسٹیوں کو متعارف کروایا۔خداوند قدوس اور پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الہامی نظامِ حیات کو ترک کیا، الہامی کتاب کے خلاف جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تیار کیا ہوا نظامِ حیات کو ملّت پر مسلط کرنا شروع کر دیا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت نمرود، فرعون کے ایجنٹوں کے ہاتھ لگ گئی۔حکمران ٹولہ، وائٹ ہاؤسز کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ سکول کالجز یونیورسٹیوں کا پروردہ بن کر رہ گیا۔پیغمبر خدا، اس کی الہامی کتاب انجیل مقدس سے دوری کا عمل جاری ہوگیا عقل و خرد کی بادشاہی انسانیت پر مسلط کر دی گئی جس کی سزا پوری انسانیت کے لیے جاری ہوگئی۔آج پاکستان کے سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان، ان کی نسلیں بھی اس المیہ سے دوچار ہیں۔

۳۔ عیسائیت کے حکمرانوں نے انجیل مقدس اور دین ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات سے عیسائیوں اور پوری انسانیت کو محروم کرنے کا عمل جاری کر دیا۔ اس جہانِ رنگ و بو میں سب سے بڑا آسمانی تحفہ اخوت و محبت ہے۔ جس کو فطرت نے ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات میں مضمر کر رکھا ہے۔ میاں بیوی، بیٹی بیٹا، ماں باپ، بہن بھائی اور تمام آسمانی رشتے اس الہامی اخوت و محبت کے مظہر ہیں۔ جمہوریت کے ابلیسی طبقہ نے اپنے ممالک میں ازدواجی نظامِ حیات کو جنسی آزادی دے کر انسانیت کو حیوانِ ناطق بنا کر رکھ دیا۔ شرم و حیا، عصمت و عفت اور ازدواجی نظامِ حیات کو اپاہج اور اخوت و محبت کے رشتہ کو ناپید کر دیا ہے آج بھی وہ طبقہ اسلامی ممالک میں جمہوریت کا ابلیسی نظامِ حکومت مسلط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۴۔ جمہوریت کے ابلیسی حکمرانوں نے انسانی رشتوں کے پاکیزہ نظامِ حیات کو توڑ کر انسانی رشتوں کی مالا کو بکھیر کر رکھ دیا۔ صنعتی ترقی کے نام پر چادر اور چار دیواری کا نظام ختم کیا۔ عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری، بغیر ازدواجی زندگی کے بچے پیدا کرنا اور وکٹورین چائلڈ ہاؤسز میں پرورش کے لیے جمع کروا دینا، جنسی تسکین کے بعد مرد و زن کا ایک دوسرے سے الگ ہو جانا، جب تک مستورات کے پاس جوانی رہی ان کے جسم کو نوچنے والے لذتِ جنس لیتے رہے۔ عورت عمر بھر جیون ساتھی کی تلاش میں سرگرداں رہی اس کو جیون ساتھی نہ مل سکا۔ جوانی کلبوں، دفتروں کے دوزخ خانہ میں گزر گئی۔ بڑھاپا اولڈ ہاؤسز کی نذر ہو گیا۔ اس سے اس کی عصمت و عفت جیسی انمول دولت، روحانی سکون لوٹ لیا گیا۔ گناہ کی زندگی اس کا مقدر بنا کر رکھ دیا۔ مذہب کا الہامی روحانی پاکیزہ و طیب ازدواجی زندگی کا رشتہ اور گرہستی زندگی چھین لی گئی۔ زندگی بھر نہ اس کو دیوتا ملا اور نہ ہی وہ دیوی کہلا سکی۔ بچوں کو نہ ماں کی ممتا ملی اور نہ باپ کی مشفقانہ نگاہ مل سکی۔ جسمانی اور روحانی تقدس پامال کر دیا۔

۵۔ اس مذہبی ازدواجی نظامِ حیات کے ٹوٹنے سے انسان کی زندگی میں حقیقی اخوت و محبت کا ایسا فقدان پیدا ہوا۔ کہ انسان پونڈوں اور ڈالروں کی محبت میں گرفتار ہو کر رہ گیا۔ مادی خوش حالی کی حسین و جمیل تتلی کو پکڑنے اور اس کے تعاقب میں گم ہو گیا۔ دولت کے حصول، معاشی، معاشرتی خوش حالی کے لیے بنی نوع انسان کے حقوق کو غصب کرنے، استحصال کرنے اور ایک دوسرے کے وسائل کو چھیننے کی چتا میں جلنا شروع ہو گیا۔ وہ بے رحم، جابر، غاصب اور استحصالی نظامِ حیات مخلوق خدا کے لیے ایک معاشی اور معاشرتی مقتل گاہ بن کر رہ گیا۔

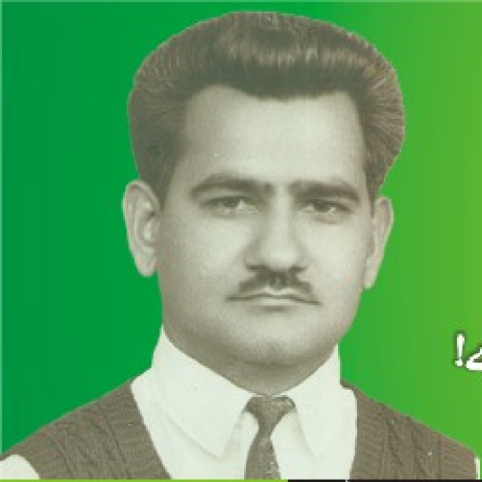

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ حکمرانوں نے گرجا و کلیسا کی درس گاہوں میں جہاں دنیا کی بے ثباتی کا درس دیا جاتا تھا۔ جہاں گناہ و نیکی کی گرہ کھولی جاتی تھی۔ جہاں پاکیزہ و طیّب زندگی گزارنے کی تربیت دی جاتی تھی۔ جہاں انسانی قدروں کا احترام سکھایا جاتا تھا۔ جہاں خدمت خلق کی افادیت سمجھائی جاتی تھی۔ جہاں عبادت و ریاضت سے قربت خداوندی کا سلیقہ بتایا جاتا تھا۔ جہاں مخلوق خدا کے لیے بے ضرر ہونے اور منفعت بخش ہونے کی افادیت سمجھائی جاتی تھی۔ جہاں حقوق انسانیت کو بجالانے کا گیان عطا کیا جاتا تھا۔ جہاں بھوکوں کو خوراک، پیاسوں کو پانی، ننگوں کو لباس، حاجت مندوں کی حاجت روائی کا درس دیا جاتا تھا جہاں بیماروں کو دوا اور مریضوں کو شفا کے معجزات عطا کیے جاتے تھے۔ جہاں انسانوں کو انسانیت کی معراج کی منازل طے کروائی جاتیں۔ جہاں صداقتوں کے راستے بتائے جاتے۔ جہاں روحانیت کے ہدی خواں تیار ہوتے۔ جہاں خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور عطا کیا جاتا۔ جہاں رحمتوں کا نزول ہوتا جہاں پادری و بشپ فقر کے روحانی بابا بن کر لازوال کردار تیار کرتے۔ جہاں انسانیت کی شکل میں دیویوں اور دیوتاؤں کے روپ تیار ہوتے۔ جہاں ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کے لیے زندگیاں وقف ہوتیں۔ جہاں مشنری جذبوں کے خزانے عطا ہوتے۔ جہاں دلوں میں اترنے اور دلوں کو تسخیر کرنے کے عرفان کی دولت تقسیم ہوتی۔ جہاں روح القدس کے نور کی قندیلیں روشن ہوتیں۔ یہ ہدی خواں دنیا کے کونے کونے میں درس توحید اور اخوت ومحبت کو پھیلاتے۔ انسانی دلوں پر دستک دیتے اور دلوں میں اترتے جاتے۔ ان کے حسن خلق اور خدمت خلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح القدس کی شمع تمام دنیا میں روشن کیں۔ جب تک یہ نظامِ حیات عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کی وراثت بنا رہا ان کے پیروکاروں کی تعداد اڑھائی ارب انسانوں سے تجاوز کر گئی ۔دنیا امن کا گہوارا بنا رہا اور اخوت ومحبت کی خوشبو سے مالا مال رہا۔ لیکن جب گرجا اور کلیسا کی درس گاہوں کی بجائے مادہ پرست، زر پرست، زن پرست نمرودی فرعونی ایجنٹوں کی سرکاری بالادستی قائم ہوگئی اور اقتدار ان کے ہاتھ میں آگیا تو انھوں نے گرجا و کلیسا کی درس گاہوں کو بند اور ختم کر دیا۔ پادری و بشپ اور اہل بصیرت پیشواؤں کو شکست دینے اور زیر کرنے کے بعد انھوں نے پیغمبر خدا کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے تعلیمی نصاب کی بجائے جمہوریت کے حکومتی دانشوروں کا تعلیمی نصاب تیار کروایا۔ دینی درس گاہوں کے متبادل سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ بتدریج پیغمبر خدا کے تعلیمی نصاب کو ختم اور جمہوریت کے دانشوروں کے تعلیمی نصاب کو سرکاری سرفرازی سے ہمکنار کرتے رہے جمہوریت کی مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے نظامِ حیات کے ذریعے خاندان کے تقدس کو پامال کر دیا۔ انجیل مقدس کی تعلیمات، تمام پیغمبران کے الہامی نظریات کی بے حرمتی کا سبب بنے۔ تمام ممالک کو ریڈ لائٹ ایریا بنا دیا۔ عوام کو الہامی نظام کا منکر بنا دیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ جمہوریت کے حکمرانوں نے تمام اہلِ کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں کے الہامی روحانی انسانی فلاح کے چشمے خشک کر دیے۔ پیغمبران کا تعلیمی نصاب، تعلیمی درس گاہیں، ان کی تعلیمات، اخلاق و کردار، ان کا تیار کیا ہوا انمول تشخص، ان کا دنیا کی بے ثباتی کا سبق، خدا کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا سلیقہ، ان کا عبادت کا طریقہ، ان کا ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کا نظام، ان کے اعتدال و مساوات کے اسباق، عدل و انصاف کا سسٹم، ان کا اخوت و محبت کا عمل، سادگی و شرافت کا کردار، انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کے آداب، ان کا ازدواجی زندگی اور آفرینش نسل کا ضابطہ، ان کا الہامی روحانی رشتوں کا تقدس، ان کا مستورات کی عزت و حرمت اور عصمت و عفت کی حفاظت کا شعور، چادر و چاردیواری، شرم و حیا کے تحفظ کا لاجواب تہذیبی ورثہ اور توحید پرستی کا درس، قلیل ضروریات حیات کا عملی ورد، ایسے تمام قیمتی اوصاف تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی تعلیمات، ان کی اُمتوں اور بنی نوع انسان کے کردار و تشخص تیار کرنے کے دینی ادارے سرکاری طور پر نایاب بنا دیے جس سے معاشرہ کی اصلاح و فلاح کی تکمیل ختم ہوتی رہی۔ معاشرہ امن کا گہوارا بننے سے قاصر ہوتا رہا۔ اب یہ امم دین ابراہیم علیہ السلام کے متضاد مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حیات اور اس کے تعلیمی نصاب، اس کے کلچر کے صحرا و بیابان میں گم ہو چکی ہیں۔ دنیائے عالم میں دینی تہذیب دم توڑ چکی ہے۔ مغربی جمہوریت کا فتنہ پیغمبران کی تعلیمات کو ختم کر چکا ہے۔

۸۔ علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے مغرب میں بیٹھ کر تمام پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں، ان کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں اور ان کی اُمتوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی نسلوں کو دین ابراہیم علیہ السلام سے محروم کرنے کے اسباب، تمام امم، ان کی نسلوں کے دینی تہذیبی زوال کی منازل طے کرنے پر غور و فکر کیا ان کے تمام محرکات کا بغور تجزیہ کیا۔ ان کے تمام عوامل کو پرکھا۔ ان کی تمام وجوہات کو اپنے شعور میں اکٹھا کیا بڑے انہماک سے اس المیہ پر غور فکر کیا۔ جن کی بنا پر تمام پیغمبران کی امم اور ان کی نسلیں اپنی دینی وراثتوں اور پیغمبران کی الہامی کتابوں کی تعلیم و تربیت سے محروم ہوتی گئیں۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی امم کی گمراہی کا تدارک کرنے اور ان کی زندگی کے سفر کو درست کرنے اور ان کی منزل کے راستوں کو استوار کرنے پر ایک گہری نظر ڈالی۔ مغرب کی ترقی یافتہ اقوام اور ان کے جمہوریت کے نظریات کی روشنی میں تیار کی جانے والی تہذیب نو کا گہری نظر سے مشاہدہ کیا۔ صنعتی ترقی اور اس کے اثرات اور مغربی جمہوریت کے مخلوط معاشرے سے پیدا ہونے والے تباہ کن حالات کا جائزہ لیا۔ حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام کی اُمت کو اپنے پیغمبر خدا سے دوری کی سزا میں مبتلا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

جمہوریت کے مغربی سیاستدانوں اور حکمرانوں نے انجیل مقدس کی تعلیمات کی سرکاری سرفرازی کو کیسے ختم کیا۔گرجا و کلیسا، پادری و بشپ اور روحانی پیشواؤں کی بے حرمتی، تذلیل اور زوال کے اسباب اور اس عبرتناک المیہ کا بڑے انہماک سے مشاہدہ کیا۔پادری و بشپ کی غلطیوں، کوتاہیوں کو دور یا ان کی سرکاری بالادستی کو ختم کرنے کی بجائے حکمرانوں نے پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی الہامی کتاب، ان کی تعلیمات، ان کے دین ابراہیم علیہ السلام کے نظریات کو یک مشت سرکاری سطح پر منسوخ کر دیا۔بشپ و چرچ کے متبادل جمہوریت کے اسمبلی ممبران، ان کے تیار کیے ہوئے قوانین وضوابط، ان کے نظام اور سسٹم کی سرکاری بالادستی مسلط کر دی گئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کا کردار و تشخص مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے تعلیمی نصاب، ان کے معاشی اور معاشرتی قوانین وضوابط کی تعلیمات، ان کے تعلیمی اداروں، سکول کالجز، یونیورسٹیوں میں تربیت پانے لگا۔انجیل مقدس کی تعلیمات، گرجا و کلیسا، پادری و بشپ کی الہامی، روحانی درس گاہوں، ان کے تیار ہونے والے انمول کردار و تشخص ناپید ہونے شروع ہو گئے۔خدمت خلق کرنے والی ملت، ہر قسم کے اعلیٰ و ارفع الہامی، اخلاقی خوبیوں سے محروم ہوتی گئی۔وہ عظیم ملت جو مجبور و نادار اور بے بس مخلوق خدا کو بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، ملک ملک اور دنیا کے کونے کونے میں تلاش کر کے مستحق مخلوق خدا کو ضروریات حیات مہیا کرتی تھی۔اس خدمت خلق کی بنا پر وہ بنی نوع انسان کے دلوں پر حکومت کرتی تھی۔وہ تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے ان کے تیار کیے ہوئے پیشوائے انسانیت اور ان کا اخوت و محبت کا نظام دم توڑتا اور ختم ہوتا گیا۔اب وہ ملت دنیا بھر میں ایک معاشی معاشرتی قاتل، ظالم، جابر، غاصب، لٹیری، رہزن اور ابلیسی کردار کی سربراہ بن کر رہ گئی۔عیسائیت کے مذہبی پیشوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت اور انسانی نسلیں نمرود، فرعون کے نظریاتی حکومتی ٹولہ کی اذیتوں کا شکار ہو کر رہ گئیں۔

۹۔ علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے دیکھا کہ جمہوریت کے مغربی سیاستدانوں، حکمرانوں نے مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نظامِ حکومت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت پر مسلط کر کے مرد و زن کو جنسی آزادی دے دی۔فحاشی، بے حیائی، عریانی، بدکاری، زناکاری کا نظام قائم کر دیا ہے۔دین ابراہیم علیہ السلام کے شرم و حیا، چادر و چار دیواری، ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات کو ختم کر دیا ہے۔ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی، میاں بیوی کے آسمانی رشتوں کے تقدس کو جنسی بے راہ روی کی چتا میں جھونک دیا ہے۔جس سے زن پرستی، زر پرستی، نفس و نفسی، خود غرضی اور عیش و عشرت کا کلچر پھیلتا گیا۔مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کی جنسی آزادی کی یہ آگ دن بدن بھڑکتی گئی۔

پیغمبران کی الہامی، روحانی۔آفاقی تعلیمی نصاب کو ایک قلیل سا جنس پرست، مادہ پرست، اقتدار پرست حکمران ٹولہ کینسر بن کر چمٹ گیا۔جس نے بنی نوع انسان کو حیوان ناطق بنا کر رکھ دیا۔جمہوریت کے سیاستدانوں، آمروں، بادشاہیت کے حکومتی ٹولہ نے دنیا بھر کے ممالک پر قبضہ کر کے دین ابراہیم علیہ السلام اور اہلِ کتاب پیغمبران کے ضابطہ حیات، تعلیمی نصاب اور اس کی تہذیب کی حدود وقیود توڑنے کا عمل جاری کر لیا۔بنی نوع انسان کو مادہ پرستی کی حسین و جمیل تتلی کو پکڑنے میں مصروف کر دیا ہے۔انھوں نے جمہوریت کی شکل میں نفس پرستی، مادہ پرستی، لوٹ کھسوٹ، حقوق شکنی، حق تلفی، معاشی، معاشرتی قتال کا گھناؤنا کھیل جاری کر رکھا ہے۔دین ابراہیم علیہ السلام کی آفاقیت پر مشتمل الہامی تعلیمات، اس کی تعلیم و تربیت سے تیار ہونے والے نظامِ حیات کو ختم کر کے جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی تعیش کی زندگی، ذاتی خوش حالی کے نظام، مخلوق خدا کے حقوق غصب کرنے کے تعلیمی نصاب کی طبقاتی تعلیم و تربیت میں گم کر دیا۔ذاتی خوشحالوں اور جنس پرستوں پر مشتمل حکومتی ٹولہ نے اس دائرہ کو پھیلایا اور انسانیت کو خود ساختہ مادی خوش حالی کے نظریات میں مقید کر لیا۔افراد کو طبقات، قومیتوں اور ملکوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔دین ابراہیم علیہ السلام کے آفاقی نظریات یعنی ساری خدائی ہے کنبہ خدا کا تصور اور بنی نوع انسان کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے اور خدمت خلق کے نظریات کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے۔مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حیات، کو اسمبلیوں کے پیغمبران کے باغی اور سرکش سیاسی ٹولہ کے حوالے کر دیا ہے۔

۱۰۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت چلانے والا وائٹ ہاؤسز کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی استحصالی حکومتی طبقہ اس ابلیسی نظامِ حکومت کی اجارہ داری قائم کرنے، عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی حقوق غصب کرنے کے نظام اور سسٹم پر کنٹرول کرنے کا فریضہ ادا کر رہا ہے۔مغربی جمہوریت کے سیاسی ابلیسی حکومتی ٹولہ نے اپنے اپنے ممالک پر مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کے ذریعے اپنی گرفت مضبوط کر رکھی ہے اسی طرح دنیا کے ممالک پر جمہوریت کے حکومتی ٹولہ نے ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے بنی نوع انسان کو ملکوں کے پنجروں میں مقید کر رکھا ہے۔ابلیسی حکومتی ایجنٹوں نے بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق غصب اور استحصالی نظامِ حیات مسلط کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔حکمران طبقہ جان بوجھ کر ایسے جنگی حالات اور ایسے ناگزیر واقعات، انسانی قتال جیسا عمل عوام کو الجھانے کے لیے پیدا کرتے رہتے ہیں تاکہ عوام الجھے رہیں اور ان کی عیش وعشرت کی زندگی، ان کے استحصالی جرائم، اقتدار اور حاکمیت محفوظ رہے دنیا کے تمام ممالک کے حکمرانوں کا ایک ہی دستور ہے۔جس کے ذریعے وہ عوام الناس کو محکوم، غلام اور بدترین قیدی بناتے ہیں۔

۱۱۔ دنیا بھر کے کسان شب و روز کی سخت محنت سے عوام الناس کے لیے خوراک ولباس اور بنیادی ضروریات حیات ہی نہیں بلکہ دنیا کی تمام فیکٹریوں، کارخانوں، ملوں اور تجارتی اداروں کے لیے ہر قسم کا خام مال مہیا کرتے، جانوروں کے لیے ہر قسم کی خوراک تیار کرتے ہیں۔

۱۲۔ دوسری طرف مزدور و محنت کش، ہنرمند و جفاکش افراد دنیا میں ہر قسم کی تعمیرات، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، سڑکیں، ایئر پورٹس، نئی سے نئی ایجادات اور تعمیرات کرنے میں مصروف کر دیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ آمروں، بادشاہوں، مغربی جمہوریت کے تمام ایوانوں، تمام حکمرانوں کے سرکاری محلوں اور ان کے اعلیٰ و ادنیٰ سرکاری ملازمین اور سرمایہ داری نظام کے شاہی مراعات یافتہ شہزادوں تک کے لاجواب محل تیار کرتے چلے آرہے ہیں۔

۱۳۔ کسانوں کی تمام پیداوار اور محنت کشوں کی تمام تیار کردہ مصنوعات، وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور ملک کے تمام خزانوں پر ان کی اجارہ داری قائم ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کی ملکیت اور عوام ان کے محکوم، غلام، قیدی، طبقات میں براہمن اور شودر بنا کر رکھ دیے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام حکمران ایک ہی جمہوریت، آمریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ٹولہ کے افراد ہیں اور بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق سلب کیے جا رہے ہیں۔ اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو رسوائے زمانہ کیے جا رہے ہیں۔ خیر والی اُمتوں کو شر کی وادیء بے نوا میں مقید کر رکھا ہے۔ معزز کردار کو تذلیل اور تذلیل کو معزز کا لباس پہنا دیا ہے

۱۴۔ علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی امم اور اقوام عالم کی عملی زندگی میں دین ابراہیم علیہ السلام سے امامت دین ختم ہوتے ہوئے دیکھی۔ ہندوستان میں اقوام ہند انگریزوں کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہی تھیں۔ انہوں نے ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک پاکستان کو مسلمانوں کے لیے حاصل کرنا ضروری سمجھا۔ تاکہ مسلمان اس ملک میں دینِ ابراہیم علیہ السلام کے آخری اہلِ کتاب پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی کتاب قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، ضابطہ حیات، نظامِ حیات کی روشنی میں مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔ تمام اقوام عالم اور بنی نوع انسان کے سامنے ایک فطرت کی عکاسی کرنے والا الہامی، روحانی اور حسین و جمیل دلوں میں اترنے والا پیغمبر خدا کا کردار و تشخص تیار کر کے مخلوق خدا کو پیش کر سکیں۔ خلعت انسانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران کے سلسلہ کی اُمتوں کا نصیب بن سکے۔ اس کے لیے انھوں نے قائد اعظم کا بطور رہنما انتخاب کیا۔ علامہ محمد اقبالؒ نے یکے بعد دیگرے چودہ خطوط کے ذریعے قائد اعظم کو اپنا نقطہ نظر پیش کیا اور قائد اعظم کو مسلمانوں کی تحریک آزادی کی رہنمائی کے لیے آمادہ کیا۔

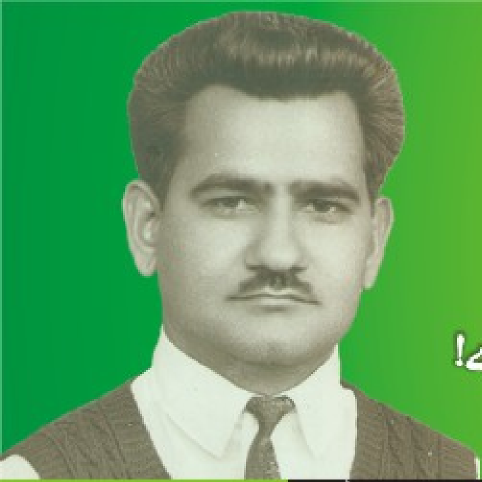

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ان کو یہ عظیم منصب سنبھالنے کی درخواست کی۔ جس پر وہ رضامند ہوئے۔ انھوں نے مسلمانوں کی ترجمانی کے لیے ایک الگ جماعت مسلم لیگ کی تشکیل نو کی۔ مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ ہندوؤں اور ان کے رہنماؤں نے ان کی سخت مخالفت کی۔ ایک طویل عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ قائداعظمؒ نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک کی ترجمانی کا حق بڑے احسن طریقہ سے ادا کیا۔ ٹھوس دلائل پیش کیے۔ انگریز اور ہندو رہنما دو قومی نظریات کی بنا پر پاکستان کو مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک مہیا کرنے کے لیے مجبور ہو گئے۔ پاکستان دنیا کے نقشہ پر ایک نظریاتی ریاست کی شکل میں معرض وجود میں آیا۔ پاکستان پائندہ باد۔ اس کے بعد پاکستان پر کیا بیتی وہ بھی غور سے سن لیں!

۱۵۔ ۱۹۴۸ء میں قائداعظمؒ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ ان سے قبل علامہ محمد اقبالؒ بھی وفات پا چکے تھے۔ مسلم اُمہ اپنے اہل بصیرت اور اعلیٰ اہلیت کے باکردار محسن رہنماؤں سے محروم ہوئی۔ وہ عظیم رہنما پیغامِ دین بھی دے گئے اور دلِ محفل بھی تڑپا گئے۔ ان کے بعد ملک انگریز کے پروردہ جاگیردار، سرمایہ دار سیاسی استحصالی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے انتظامیہ، عدلیہ کے ہاتھوں چڑھ گیا۔ جو انگریز کے حکومتی نائب و مصائب انتظامیہ، عدلیہ کے طبقہ کے سفاک درندے تھے۔ ان کا سرکاری فریضہ تھا کہ ایسے افراد جو انگریز کے استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف بات کرتے ان کو ختم کر دیتے۔ ناپسندیدہ شخص کو انگریز کا باغی اور دہشت گرد کہہ کر پولیس مقابلوں میں قتل کروا دیتے۔ انتظامیہ کے ذریعے قانونی شکنجوں میں جکڑتے، عدلیہ کے ذریعے ان کو سخت سزائیں دلواتے یا پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیتے۔ ملت کے وہی غدار جو انگریز کا یہ جابرانہ نظام اور سسٹم چلاتے اور اس کے مفتوحہ ملک کے عوام کو محکوم بنانے اور مقید رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتے۔ جن کو انگریز خوش ہو کر اس کے عوض قیمتی جاگیریں، تمغہ جات، وظیفے اور مراعات یافتہ شاہی حکومتی طبقہ کو شاہی ایوانوں، مال و دولت شاہی تنخواہیں، شاہی رہائشیں اور بے شمار شاہی سرکاری سہولتوں سے نوازتے رہتے۔

۱۶۔ انگریز رخصت ہوا، اس کے بعد اس کے نظامِ حکومت کے حکومتی ٹولہ کے کارندے اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ، تمام انتظامیہ، عدلیہ کے ادارے، اس کا مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت، اس کے طبقاتی تعلیمی ادارے، اس کا طبقاتی تعلیمی نصاب، اس کا براہمن و شودر، افسر و ماتحت، جرنیل و بیٹ مین، آقا و غلام تیار کرنے اور کارِ سرکار چلانے والا غاصب معاشی اور معاشرتی نظام اور سسٹم اسی طرح مسلط رہا۔ صرف اس ملک سے انگریز رخصت ہوا لیکن مغربی جمہوریت کا مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت اور سرکاری مشینری اسی طرح مسلط رہی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

عوام کی زبان کھینچنے اور بے گناہ انسانوں کا قتال کروانے کے لیے اس حکمران ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ابلیسی مجرموں نے انگریز کی جگہ ملک کے مجرم چند فوجی ڈکٹیٹروں کو اپنے ساتھ ملایا۔ فوجی ڈکٹیٹروں، سیاستدانوں کے ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے، درندوں نے مل کر ملک پر معاشی اور معاشرتی جبر وظلم، ہر قسم کا معاشی، معاشرتی قتال کا عمل اور دینِ محمدی ﷺ کے نظامِ حیات سے دوری کا طریقہ کار سولہ کروڑ عوام پر ایک اذیت ناک حد تک مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستان کا تمام نظام وسسٹم ملک وملت پر پہلے سے زیادہ عبرتناک استحصالی طریقہ کار اور ظلم وجبر سے جاری چلا آ رہا ہے کہ لوگ انگریز کو بھول چکے ہیں۔

۱۷۔ انگریز نے آزادی مانگنے والے باغیوں کو جلیاں والے باغ میں تقریباً دو ہزار افراد کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔ لیکن فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی مجرم حکمرانوں نے تو کمال کر دی۔ وہ کم وبیش چار ہزار معصوم، بے گناہ لال مسجد اسلام آباد کے مدرسہ حفصہ کے طلبا اور طالبات کا نو دن تک پولیس، رینجر، افواجِ پاکستان سے قتال کرواتے رہے جو ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے تھے۔ جنھوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ کی ہی مستورات کو ایم پی اے ایم این اے سینٹرز، وزرا ومشیران، وزرائے اعلیٰ سپیکرز، سفیر، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی عہدے بانٹنے کا قانون پاس کیا۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی لاکھوں مستورات کو مخلوط حکومت کا حصہ بنا لیا۔ اس کے تمام شاہی اخراجات سولہ کروڑ عوام کو برداشت کرنے کا پابند بنا لیا۔ جو پہلے ہی غربت، تنگدستی اور بیروزگاری سے تنگ آ کر خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے پر مجبور تھے۔ ملک مغربی جمہوریت کا مجرم کدہ بن گیا۔

۱۸۔ اس کے علاوہ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مغربی جمہوریت کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے دین محمدی ﷺ کے خلاف فحاشی بے حیائی بدکاری، زنا کاری اور ملک کو ہمہ وقت ریڈ لائٹ ایریا میں بدل دیا۔ مساج سنٹروں کے کلچر کو ملک میں فروغ دیا۔ اس کے بعد پاکستان کے سوات اور شمالی علاقہ جات کے عوام نے اس مخلوط نظامِ حکومت اور مسجد حفصہ کے طلبا کے قتال کے خلاف آواز اٹھائی ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کے نفاذ کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حکمرانوں نے ان کو بھی طالبان رجعت پسند اور دہشت گرد کہہ کر ان کا بھی اجتماعی قتال جاری کروا دیا۔ ہزاروں معصوم مرد وزن اور بے گناہ بچے بچیوں کا قتال جاری ہوا۔ تیس لاکھ کے قریب وہاں کے افراد اپنی جان بچانے کے لیے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس المیہ کا کریڈٹ فوجی ڈکٹیٹر اور موجودہ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکومتی ٹولہ کو جاتا ہے۔ انکے ساتھ کیا بیت گئی، مت پوچھو! ہنگامہ خاموش کشمکش حیات وممات میں تڑپ رہا ہے۔

جس سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی پاکستان کی طرح سیاستدانوں اور مراعات یافتہ طبقہ کے مجرموں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ ان کو واضح پتہ چل چکا ہے کہ ملک کے سولہ کروڑ کسان، مزدور، محنت کش، بیروزگار عوام، ان کے گن مین، ان کے بیٹ مین، ان کے ڈرائیور، ان کا نچلے درجہ کا شودر سٹاف، ان کے استحصالی نظامِ حکومت سے ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنرمند بیزار اور تنگ آ چکے ہیں۔ وہ ان کو اور جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کو مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ نادان ملک کو خانہ جنگی میں دھکیل رہے ہیں۔

۱۹۔ سولہ کروڑ عوام ان حکمرانوں کے روزمرہ کے حکومتی شاہی اخراجات اور ان مجرموں کے خزانہ لوٹنے کے تمام استحصالی مجرمانہ جرائم کو جان چکے ہیں۔ پولیس، رینجر، اور افواج پاکستان کی سپاہ بھی صاحب شعور ہو چکی ہے۔ وہ بھی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے ابلیسی خونخوار معاشی اور معاشرتی درندوں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں امریکہ کی مسلط شدہ افغانستان کی جنگ سے کون واقف نہیں۔ نا معلوم پاکستانی مجرم حکمران حقائق کو چھپانے کے لیے ٹی وی اور تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے کتنا جھوٹ بولیں گے۔ اب کسی سے ان کا کوئی جرم چھپا ہوا نہیں۔ فوج کو عوام کے خلاف استعمال کرنا، عوام اور ملک کی تباہی ہے۔ فوج پھنس چکی ہے اور اپنے عوام کا قتال کر رہی ہے امریکہ کی ایجنسیاں اور ایجنٹ بھی جدید بموں سے پاکستان کے معصوم بچے، بوڑھوں، بچیوں اور مستورات کا قتال کیے جا رہے ہیں۔ ہر جرم طالبان اور القاعدہ کے کھاتے ڈالنا ہمارے حکمرانوں کا وطیرہ بن چکا ہے۔

۲۰۔ پیپلز پارٹی کے غریب عوام بھی یہ بات سمجھ چکے ہیں۔ انھی مجرم فوجی اور سیاسی حکمرانوں نے ان کے لیڈران کا قتال کیا ہے۔ اب یہ جماعت بھی دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح بدکردار جاگیردار، بدترین سرمایہ دار، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرموں کے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے چودہ سیاسی رہنما عدلیہ کے خلاف ایک مرکز پر اکٹھا ہونے کی بجائے لوٹا ہوا مال و متاع سرکاری خزانہ میں جمع کروا دیں اور استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کر دیں۔ بچ جائیں گے۔ ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق اسلام کو فوری طور پر نافذ العمل کر دیں۔ جمہوریت سے جان چھڑا لیں۔ ملک میں ہی نہیں پوری کائنات میں امن قائم ہو جائے گا۔ ورنہ سولہ کروڑ عوام جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو دینِ محمدی ﷺ کے نفاذ میں رکاوٹ اور تمام ملکی جرائم کے مجرم سمجھتے ہیں۔ اس استحصالی ٹولہ کا بچنا اب مشکل ہو گیا ہے۔

یا اللہ ان کو راہِ ہدایت عطا فرما اور ملک و ملت کو خانہ جنگی سے بچا۔ آمین

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ا۔ جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو انڈیا کے ہندوؤں، سکھوں نے سیاسی ناکامی کی آگ بجھانے کے لیے مسلمان طالب علموں، نوجوانوں، بوڑھوں، بچوں اور مستورات کا قتلِ عام شروع کر دیا۔ پانچ چھ لاکھ مرد و زن معصوم بچے بچیوں، مستورات کا قتال ہوا مسلمانوں نے اپنے کھیت کھلیان، نسل در نسل مانوس دھرتی اور ہر قسم کی ملکیتیں، مال مویشی، آباؤ اجداد کی قبریں، ان کے سجے سجائے بہترین گھر اور خوبصورت نظامِ حیات کو دینِ ابراہیم علیہ السلام کے نام پر قربان کیا۔ دورانِ ہجرت ہندوؤں، سکھوں نے مسلمان قافلوں پر حملے جاری کر دیے۔ قتل و غارت کی انتہا کر دی۔ مسلمانوں کی پانچ چھ لاکھ بیٹیاں، بہنیں، مائیں ہندوؤں، سکھوں نے یرغمال بنالیں۔ ان کی عصمتوں کے لٹنے کے زخموں کی اذیتیں پاکستان کی بنیادوں میں دفن ہیں۔ ہجرت کے دوران پیدل چلنے کی تھکان، سفر کی طوالت کی اذیت، بھوک کی شدت، پیاس کی سلگاہٹ، مختلف بیماریوں کی نقاہت، راستے میں چھوٹے بڑوں کی اموات کے اندوہناک واقعات، ان کے گور و کفن کی مشکلات، پاکستان کی حدود میں داخل ہو کر سجدہ ریز ہونے کا سماں۔ یہ اذیتناک منظر آج بھی دلوں کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ ان کی تاثیریں کون ختم کر سکتا ہے۔ یہ تمام جانثار اپنی قربانیوں کی شمع روشن کیے ہوئے سیاسی، فوجی، مجرم حکومتی ٹولہ، آزاد عدلیہ اور سولہ کروڑ عوام کے سامنے سراپا سوال بنے بیٹھے ہیں۔

۲۔ پاکستان کے برسرِ اقتدار سیاسی رہنما نمبر ا۔ مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف۔ نمبر ۲۔ مسلم لیگ (ق) کے شجاعت حسین۔ نمبر ۳۔ مسلم لیگ فنکشنل کے پیر پگاڑا، نمبر ۴۔ عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید۔ نمبر ۵ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ کے آفتاب شیر پاؤ۔ نمبر ۶۔ پیپلز پارٹی کے آصف علی زرداری۔ نمبر ۷۔ استقلال پارٹی کے اصغر خان۔ نمبر ۸۔ تحریک انصاف کے عمران خان۔ نمبر ۹ نیشنل عوامی پارٹی کے اسفند یار ولی نمبر ۱۰۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین۔ نمبر ۱۱۔ جماعت اسلامی کے امیر سیّد منور حسن۔ نمبر ۱۲ جمعیت اسلام کے مولانا فضل الرحمان نمبر ۱۳، اہل سنت الجماعت کے مولانا سمیع الحق نمبر ۱۴۔ اہل تشیع الجماعت کے علامہ ساجد نقوی یعنی اس وقت ملک کے چودہ سیاسی رہنما ہیں۔ ان کے ساتھ چند فوجی جمہوریت پسند ڈکٹیٹرز شامل حال ہوتے رہے جو ملک کے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کی سرکاری بالادستی کو سبوتاژ کرنے اور مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کو نافذ العمل کرنے کے مجرم ہیں۔

۳۔ ان سیاسی رہنماؤں نے جمہوریت کے استحصالی طریقہ کار کو ذریعہ اقتدار بنایا۔ اس کے اصول وضوابط اور طریقہ کار کو اس طرح ترتیب دیا کہ اس قلیل سے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے علاوہ سولہ کروڑ عوام کو معاشی، معاشرتی طور پر اپاہج بنا دیا جو الیکشنوں میں ان کے خلاف حصہ لے ہی نہیں سکتے۔ سولہ کروڑ عوام کو انہوں نے جمہوریت کے نظامِ حکومت کا ووٹر اور عوام الناس کو حکومتی ایوانوں سے محروم کر رکھا ہے۔

۴۔ جمہوریت کے الیکشنوں میں ان کی انفارمیشن کے مطابق آج تک تیس، چالیس فیصد عوام ووٹ کا حق استعمال کرتے ہیں۔ ساٹھ ستر فیصد عوام اس باطل نظام سے نفرت کرتے ہیں لیکن ان چودہ سیاسی رہنماؤں نے پاکستان کو اپنی ملکیت اور ملکی خزانہ کو اپنا پاکٹ منی بنا رکھا ہے۔ ان کا معاشی اور معاشرتی غاصبانہ استحصالی نظامِ حکومت قرآن حکیم اور حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی بے حرمتی اور ان کے تعلیمی نصاب کے خلاف کھلی جنگ ہے۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں صرف چودہ سیاسی جماعتوں کے معاشی دجال اور ان کے نمائندے الیکشنوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ فرض کرو ایک حلقہ انتخاب کے کل ووٹروں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اس میں ایک جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ لے کر کامیاب ہو کر ممبر اسمبلی بن جاتا ہے۔ جبکہ ۸۰ ہزار ووٹ مختلف نظریات اور مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندگان کے پاس ہوتے ہیں۔ اس طرح جمہوریت کے الیکشنوں میں اپنے حلقہ انتخاب کا ایک غاصب، آمر اور جمہوریت کے مجرمانہ حکومتی نظام کا مجرم ممبر تیار ہوتا ہے۔

۶۔ جمہوریت کے ذریعے ملک کے تمام حلقہ انتخاب کے حلقوں سے آمر وقت تیار ہو کر اسمبلیوں میں رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ مشرقی، مغربی پاکستان کے ایم این اے، کی تعداد ۸۷ سے بڑھا کر اب چاروں صوبوں کے ایم پی اے اور سینٹرز کی تعداد ملا کر انیس سو کے قریب ہو چکی ہے۔ اس طرح چار مشیروں اور چودہ وزیروں کی بجائے چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنر، چار سپیکر، چار اسمبلیاں اور ان کے ممبران، چار اپوزیشن لیڈر، چار چیف جسٹس، چار چیف سیکرٹری، بے شمار انتظامیہ، عدلیہ کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی استحصالی شاہی فوج ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ کو ایک کینسر کی طرح چمٹ گئی۔ پاکستان آدھا ملک رہ گیا ہے لیکن حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی سرکاری طبقہ پھیل چکا ہے۔ جو ملک کا سیاہ سفید کا مالک بن چکا ہے۔ ووٹ کے استعمال کے بعد عوام بے بس ٹی وی کے ذریعے اربوں، کھربوں کی ضبط شدہ سرکاری رقوم کی معافیاں، ان کے خلاف تمام بے گناہ انسانوں کے قتال کی معافیاں اور ان مجرموں کو ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے قوانین کی روشنی میں جمہوریت کے جرائم کی کھلی عام معافیاں۔ ایسے مجرموں کو بار بار حکومتیں پیش کرنے کا عمل جاری ہے۔

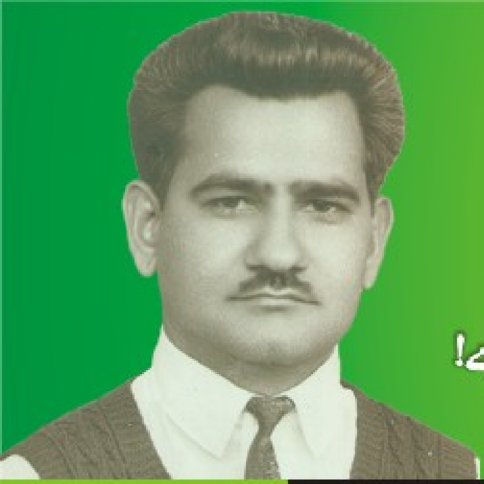

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ملک میں اہلِ وطن جو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں ۔ ان کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کی روشنی میں قتال کرنے کا حق میسر ہے انھوں نے سولہ کروڑ اہلِ وطن کو ایسے جرائم کی داستانیں سننے کا پابند بنالیا ہے اہلِ وطن کا حکومتی کاروبار میں مداخلت اور عمل دخل ختم کر دیا ہے ۔ ان کے خلاف فحاشی بے حیائی ، بدکاری زنا کاری ، مساج سنٹروں ، گیسٹ ہاؤسوں اوران کی لوٹ مار کے خلاف آواز اٹھائے ، اسلام کے نفاذ کی بات کرے تو ان کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر ان کا اجتماعی قتال جاری کروا دیا جاتا ہے ملک ان کی ملکیت اور ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی بن چکا ہے۔انہوں نے ملک کو جرائم کدہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔جس کا تدارک سولہ کروڑ عوام کی مجبوری اور وقت کی ضرورت ہے۔

۷۔ الیکشنوں کے بعد جمہوریت کی حکومت سازی میں ہارس ٹریڈنگ کی کرپشن ، رشوت ، سودا بازی کا بدترین کرپٹ استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت کا آغاز ہو جاتا ہے ۔ ملک کرپشن رشوت ، ہر قسم کے جرائم کی یونیورسٹی بن کر ابھرتا ہے ۔ معاشرے کی تشکیل کی بنیاد جمہوریت کے رشوت ، سفارش اور کرپشن کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے اصولوں پر رکھ دی گئی ہے ۔

۸۔ جمہوریت کے جن امیدواروں کو علاقے کے عوام ان کی بدعملی کی وجہ سے مسترد کر دیتے ہیں ۔ ان کی پارٹیاں ان کو سینٹ کا ممبر ، سفیر یا ان کے علاوہ سرکاری اعلیٰ عہدے مہیا کر دیتی ہیں ۔ جمہوریت مجرم سیاسی فرقہ پرستوں کی اجارہ داری کی مجرمانہ گھناؤنی داستان ہے ۔

۹۔ جمہوریت کے ممبران جو صوبائی اسمبلی ، وفاقی اسمبلی ، سینٹ کے ایوانوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں ۔ اس کے بعد وزارتوں ، مشاورتوں ، سفارتوں ، وزیر اعلیٰ ، گورنر ، وزیر اعظم ، صدر پاکستان کے عہدوں کی بولیاں لگنی شروع ہو جاتی ہیں ۔ نئے سرے سے ملک کے وسائل اور خزانہ کی تقسیم ان مجرموں میں جاری ہو جاتی ہے ۔ ملک ان کی ملکیت ۔ انتظامیہ ، عدلیہ اور سرکاری ملازم ان کے نوکر ۔ ملکی وسائل ، ذرائع آمدن ، مال و دولت ، ملکی خزانہ ان کی وراثت بن جاتا ہے ۔ سولہ کروڑ عوام ان کے محکوم اور جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور سرکاری سسٹم کے قیدی بنا لیے جاتے ہیں جس کے بعد ملک جرائم کدہ بن جاتا ہے

۱۰۔ شاہی تنخواہیں، شاہی سرکاری سہولتیں، شاہی سرکاری رہائشیں، شاہی سرکاری ایوان، قیمتی کئی کئی گاڑیاں، وافر پٹرول، کلب، **ملک** میں پھیلے ہوئے مساج سنٹر، گیسٹ ہاؤسز، ریسٹ ہاؤسز، ڈرائیور، اردلی، گن مین، پروٹوکول سٹاف، کک، مالی، بے شمار سرکاری خادم، ملکی ذرائع آمدن ختم ہو جائیں تو ملکی املاک کو اونے پونے داموں فروخت کرنے کا عمل جاری کر لیا جاتا ہے۔ ملکی خزانہ ختم ہو جائے تو آئی ایم ایف کے پاس **ملک** گروی رکھ کر چالیس ارب ڈالر قرض لے لینا، اپنے شاہی سرکاری اخراجات کو جاری رکھنا اور اس کو آپس میں بطور قرض جاری کر لینا اِن کا وطیرہ ہے۔ سولہ کروڑ عوام چالیس ارب پر نو ارب ڈالر سود کی قسط ادا کرنے کے بعد ابھی اصل رقم چالیس ارب ڈالر کے مقروض ہیں۔ ان مجرم سیاستدانوں، فوجی ڈکٹیٹروں کے حکومتی ٹولہ کے اربوں ڈالر بیرونی ممالک کے بنکوں اور اربوں ڈالرز کی ملکیتیں ان کے پاس محفوظ پڑی ہیں۔

۱۱۔ ابھی حال ہی میں ان حکمرانوں کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے پاکستان کے حکمرانوں نے اڑتیس ارب ڈالر مزید آئی ایم ایف سے کڑی شرائط پر قرض حاصل کیے ہیں۔ صدر مملکت بیچارے کشکول ہاتھ میں لیے **ملک**، **ملک**، شمالی علاقہ جات کے مظلوموں کیلئے جن کا پاکستانی افواج، امریکی افواج نے پاکستان کے اندر گھس کر ڈرون حملوں اور جدید اسلحہ کے ذریعے انسانی قتال جاری کر رکھا ہے، انکے کفن دفن، انکے زخمیوں کی مرہم پٹی، **ملک** میں چالیس لاکھ انسانوں کی ہجرت کے اخراجات، ان کی رہائش کے انتظامات اور ان کی واپسی کے اخراجات، ان کی بستیوں کی تعمیرات کے اخراجات اور ان کی روزمرہ ضروریاتِ حیات کو مہیا کرنے کے اخراجات کے لیے خیرات مانگنے میں مصروف چلے آ رہے ہیں۔ اس امریکی جنگ اور اس کے جنگی عزائم کے حصول کے لیے انھوں نے پاکستان کو دیوالیہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

۱۲۔ امریکہ اور اس کے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے اتحادیوں نے مل کر افغانستان کے غیر ترقی یافتہ **ملک** کے لاکھوں بے گناہ انسانوں کو القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن جیسے خودساختہ دہشت گرد کے کردار کے خاتمہ کی خاطر حملہ جاری کیا۔ وہاں کے پانچ چھ لاکھ معصوم، بے گناہ مرد و زن، بچے بچیوں، مجبور و بے بس مستورات اور بوڑھوں کو چھتیس ہزار فٹ کی بلندی سے داغے جانے والے ڈیزی کٹر بموں، تباہ کن مزائلوں، جدید اسلحہ سے وہاں کی نہتی عوام الناس کا قتال جاری کر دیا۔ اَن گنت افراد کے اعضا فضا میں بکھیر کر ان کو معذور بنا دیا گیا۔ وہاں کے بے گناہ عوام کو پنجروں میں بند کر کے انسانیت سوز مظالم سے گزارا گیا ابھی تک وہاں کے عوام کو نشانہ عبرت بنایا جا رہا ہے۔ وہاں کے نوجوان جو اِن کے اس ظلم کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ان کو طالبان کا نام دے کر وہاں کی عوام کا کھلے عام قتال جاری کر دیا۔

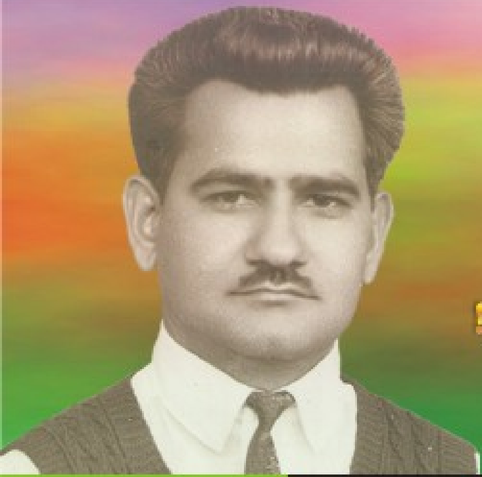

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

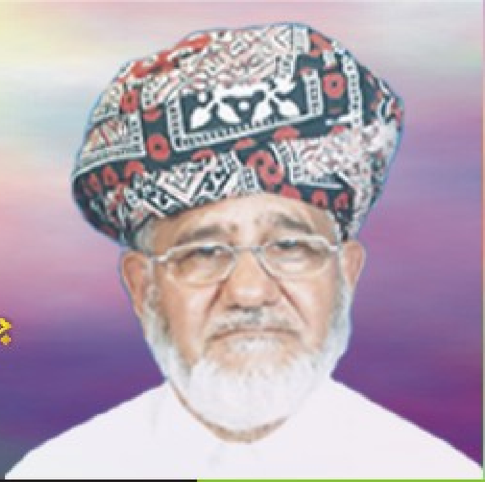

ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے اور دوسرے اتحادی ممالک کی تربیت یافتہ سپاہ کو افغانستان کی سرزمین پر اتار دیا۔ افغانستان کو اتحادی ممالک کی ایک طاقتور فوجی چھاؤنی بنا کر جدید اسلحہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ افغانستان کی عوام کا قتال بین الاقوامی دہشت گردوں نے جاری کر رکھا ہے۔ جو ابھی تک جاری ہے۔ ان کا ہر قسم کا جرم اور انسانی قتال ان آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کے کھاتے ڈالنا شروع کر دیا۔ اب یہی عمل و کردار حامد کرزئی کی جگہ ہمارے سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکمران ادا کر رہے ہیں

الف۔ حقائق کو چھپانے کے لیے بین الاقوامی میڈیا پر قبضہ ان کا۔ مشتہری کے تمام ادارے ان کے۔ ہر قسم کی نشر و اشاعت پر کنٹرول ان کا۔ عام آدمی سے لیکر عوام الناس تک، ایک ملک سے لے کر دنیا کے تمام ممالک تک کو حقائق سے بے خبر رکھنے کے تمام ذرائع ابلاغ اور وسائل پر کنٹرول ان کا۔ لیکن یہ تمام جبر و ظلم افغانستان کے عوام کے ایمان اور ان کی حُب الوطنی اور اسلام کے نظریات کو ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی کم نہیں کر سکے۔ بلکہ اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ تند و تیز ہو کر ابھر رہے ہیں۔ وہ دنیا کی بے ثباتی سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ وہ جہاد کی افادیت سے بھی آگاہ ہیں۔ وہ موت کا ابدی جام جھوم کر پیتے ہیں۔ اس عمل سے وہ بوکھلا اٹھے ہیں۔ افغانستان، اتحادی ممالک کا قبرستان اور ان کے ممالک ماتم کدہ میں بدلتے جا رہے ہیں۔

ب۔ معاشی طور پر وہ یہ جنگ بری طرح ہار چکے ہیں۔ یہ نظریاتی جنگ ہے۔ مغربی جمہوریت کے دانشوروں کی حکمرانی نہیں بلکہ پیغمبر خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی حاکمیت کو قائم ہونا ہے۔ اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ وہ اس سے قبل مغرب میں پادری و بشپ کی دینی کوتاہیوں اور کمی بیشیوں کو دور کرنے کی بجائے گرجا و کلیسا کی تعلیم و تربیت اور پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت، ان کی تہذیب کو روند چکے ہیں۔ اب ان نمرود و فرعون، کے پیروکار حکمرانوں نے عیسائیت کے روپ میں مسلم اُمہ کے دینی نظریات اور تمام پیغمبران کی اُمتوں کی تعلیمات کے خلاف ایک کھلی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ مغرب میں دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے تمام صاحب کتاب پیغمبران کی اُمتوں، ان کے صاحب بصیرت افراد، مذہبی پیشواؤں، دینی رہنماؤں کو اس المیہ پر غور و فکر اور اس کا تدارک کرنا ہوگا ان کو مل کر تمام پیغمبران کی حرمت کو بحال کرنا ہوگا۔ یہ جنگ حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے دین اور ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران اور ان کی اُمتوں کی جنگ ہے۔ جس کو افغانی، عراقی، ایرانی، فلسطینی، پاکستانی فرداً فرداً لڑ رہے ہیں۔ عیسائیت اور یہودیت کی ملتوں کو تو وہ مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے پیغمبران کے نظریات، ضابطہ حیات میں تبدیل کر چکے ہیں۔ لیکن وہ قومیں ان کے نظریات اور نظامِ حیات سے بیزار ہو چکی ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۳۔ پاکستان کے فوجی ڈکیٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیر اعظم شوکت عزیز اور اس کے مجرم ساتھی سیاسی حکمرانوں نے اپنا اقتدار بچانے کے لیے امریکہ اور اس کے بین الاقوامی دہشت گرد اتحادی ممالک کا ساتھ دیا۔ افغانستان کے خلاف ان کو اپنی سرزمین مہیا کی۔ تمام جنگی اور ضروری سہولتیں مہیا کیں۔ ان کے علاوہ فوجی ڈکیٹیٹر کے غاصب مجرم حکومتی ٹولہ نے اقتدار کی گن پوائنٹ پر پاکستان کو از خود ہی افغانستان کے دہشت گردوں کا ہیڈ کوارٹر ثابت کرنے کے لیے ملک دشمنی کا گھناؤنا کردار ادا کیا۔ انھی وجوہات کی بنا پر لال مسجد اور اس سے منسلک حفصہ کی دینی درس گاہ کے طلبا و طالبات نے اس فوجی ڈکیٹیٹر، اس کے سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھائی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی اور آئین کے مطابق اسلام کے نفاذ کی بات کی۔ اسلام کے عصمت و عفت، شرم و حیا، چادر اور چار دیواری کے تحفظ کی بات کی۔ مخلوط معاشرے سے پیدا ہونے والی فحاشی، بے حیائی، عریانی، بدکاری، زنا کاری کے تدارک کے لیے آواز اٹھائی۔ طبقاتی اونچ نیچ کے نظام، براہمن و شودر کے طبقات۔ حاکم و محکوم، آقا و غلام کے استحصالی نظامِ حکومت کی بات کی۔ صدر مملکت اور سولہ کروڑ عوام یعنی فوجی ڈکیٹیٹر اور بیٹ مین کے معاشی و معاشرتی طبقاتی زندگی کے استحصالی نظامِ حیات کی بات کی۔ طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی چھ ہزار سیاسی اور فوجی قلیل سے حکومتی ٹولہ کے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھائی۔ ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے مجرموں کی بات کی۔ ملکی وسائل اور خزانہ سے عوام الناس کو محروم کرنے کی بات کی۔

۱۴۔ جمہوریت کے طرز حکومت کے مطابق ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر طبقاتی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی، سینٹ کے ممبران کے عہدے وقف کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ پہلے ۴۹ فیصد جاگیردار، سرمایہ دار شاہی طبقاتی ٹولہ کے افراد ملک پر حکومت کرتے تھے۔ اب ان کے ساتھ ان کی ۵۱ فیصد مستورات بھی مخلوط حکومتی ٹولہ میں بطور ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، مشیر و وزرا، سپیکروں و سفیروں، وزرائے اعلیٰ اور گورنروں کے سرکاری عہدوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ ۵۱ فیصد مستورات کے لیے اسمبلی ممبران کے صوبائی، قومی اور سینٹ کے ایوانوں کی نشستوں کا اضافہ کرنے کے بعد مخلوط حکومت بنا کر معاشی اور دینی تہذیب و تمدن کو کچل کر رکھ دیا۔ اس اضافی معاشی بوجھ کا نتیجہ ملک میں غربت اور انارکی کی شکل میں نمودار ہوا جو سول نافرمانی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

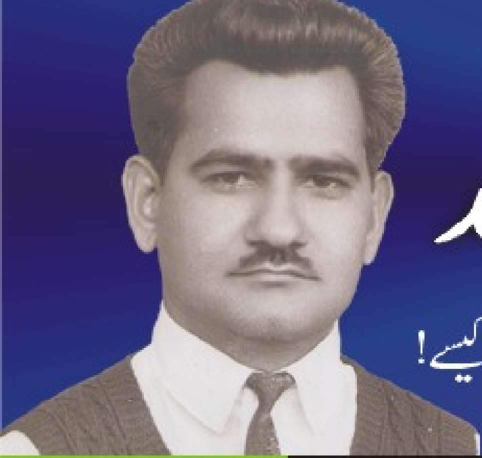

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۵۔ ان کے ۵۱ فیصد ایوانوں کے ممبران کا اضافی اخراجات کا اضافہ۔ ان کے اسمبلیوں کے ایوانوں کی کشادگی کے اخراجات کا اضافہ۔ ان کے ۵۱ فیصد مشاورتوں، وزارتوں کے شاہی ایوانوں کا اضافہ، ان کے انمول قیمتی قالینوں اور فرنیچر کی خریداری کا اضافہ۔ ان کے شاہی محلوں کا اضافہ، ان کی انمول قیمتی سرکاری بُلٹ پروف گاڑیوں اور پٹرول کی خریداری کا اضافہ۔ ان کے ساتھ ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں کے اخراجات کا اضافہ۔ ان کے تحفظ کے لیے گن مینوں، پروٹوکول سٹاف، اردلیوں، ڈرائیوروں، کلرکوں، ٹیلیفونوں کے اخراجات کا اضافہ۔

۱۶۔ اس کے علاوہ ۵۱ فیصد مستورات کا انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے بے پناہ شاہی اخراجات کا اضافہ کس نے برداشت کرنا ہے۔ حکومتی ٹولہ، صوبوں کے چیف سیکرٹریوں سے لے کر سیکرٹریوں، ایڈیشنل سیکرٹریوں، جائنٹ اور ڈپٹی سیکرٹریوں، سیکشن آفیسروں، کیپٹن، میجر، برگیڈیر، جرنیلوں کی مراعات یافتہ مستورات کی شاہی افواج کے اخراجات کا اضافی بجٹ کس نے ادا کرنا ہے۔ یونین کونسلوں، تحصیلوں، شہروں، ضلعوں، صوبوں کے انتظامیہ، عدلیہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے مراعات یافتہ طبقہ کی افواج کا بجٹ کس نے ادا کرنا ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے چادر اور چاردیواری کے نظامِ حیات کو ختم کر کے بے حیائی، فحاشی، بدکاری زناکاری اور عریانی کا دروازہ کھولنے والے مجرموں کو کیفر کردار تک کس نے پہنچانا ہے۔ حکومتی مجرموں نے دین کے نظریات اور تہذیب کو ختم کر دیا اور قرآن حکیم کی بے حرمتی کے سبب بنے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی شک کی گنجائش ہے کہ یہ تمام اخراجات سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں نے ہی برداشت کرنے ہیں۔ اس حقیقت کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کہ سولہ کروڑ اہلِ وطن ہی ملک کے تمام وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تمام مصنوعات تیار کرتے اور ملکی خزانہ بھرتے ہیں۔ وہی تمام وسائل، مال و دولت، خزانہ کے مالک ہیں حکومتی ٹولہ، ان کے استحصالی نظام کے دن ختم ہیں۔ اب مزید عوام الناس کو انکے پیدا کردہ وسائل اور خزانہ سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

۱۷۔ کیا عوام الناس کے علاوہ یتیم، بیوہ، معذور، بیروزگار، اپاہج بجلی، گیس، پانی، تیل، پٹرول کے بل اور اضافی بل اور ان پر تمام ٹیکس بھی ادا نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کے اَن گنت ٹیکس سولہ کروڑ عوام کو ادا کرنے نہیں ہوتے۔ حکمران عوام کو ہر قسم کی مہنگائی کی سرنجیں الگ لگاتے نہیں رہتے۔ یہ ابلیسی استحصالی ٹولہ اقتدار کی نوک پر ملک کا اکٹھا کیا ہوا تمام خزانہ اپنے استعمال میں لاتا اور اپنی ملکیتوں میں بدلتا نہیں جاتا۔ ان کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے حکومتی سطح پر ۸۷ ارب ڈالر آئی ایم ایف سے قرضے بھی نہیں لیے جا چکے۔ عوام ساڑھے نو ارب اس کا سود بھی ادا نہیں کر چکے۔ کیا ملک گروی پڑ نہیں چکا۔ کیا یہ جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت اسلام کی روح کے منافی نہیں!

۱۸۔ کیا ان کے اڑھائی سو ارب ڈالر کی ملکیتیں اور نقد سرمایہ بیرون ممالک کے بنکوں میں محفوظ نہیں پڑا ہوا۔ ان کے کاروبار، سرے محل بیرون ممالک میں موجود نہیں ہیں۔ یہ صرف اٹیچی کیس لے کر پاکستان میں لوٹ مار اور حکومت کرنے کے لیے آئے نہیں ہیں۔ یہ ملک بیچ کر پہلے حکمرانوں کی طرح واپس بیرون ممالک جانے کے لیے تیار بیٹھے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا ان کا اور ان کے پیدا کردہ حالات کا تدارک ضروری نہیں۔

۱۹۔ کیا سولہ کروڑ اہلِ وطن میں سے کسی ایک فرد کو کبھی بیروزگاری الاؤنس، کسی اپاہج اور محتاج، کسی یتیم اور بیوہ کو اپنی تنخواہوں جیسی کثیر یا اس سے قلیل رقم بطور تنخواہ کبھی ادا کی ہے؟

۲۰۔ کیا سولہ کروڑ اہلِ وطن افراد میں سے اپنے محلوں کی طرح کسی محتاج، اپاہج یا کسی ایک بے گھر انسان کو اپنے جیسا محل یا سرکاری ایوان مہیا کیا ہے؟ کیا یہ سب کچھ حکمرانوں کا ہے؟

۲۱۔ کیا حکمران ٹولہ نے سولہ کروڑ اہلِ وطن مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں، کسانوں کی روزمرہ زندگی کی محنت سے زیادہ مشقت و محنت کی ہے تو کھلے عام عوام الناس کو بتا دیں؟

۲۲۔ کیا حکمران مجرم ٹولہ سولہ کروڑ عوام کو بتانا پسند کریں گے کہ فوجی ڈکٹیٹر کے فارغ ہونے کے بعد دوسو ساٹھ سرکاری گاڑیاں وزیراعلیٰ ہاؤس پنجاب میں واپس آئی تھیں وہ کن غنڈوں کے پاس تھیں؟ کیا وہ سولہ کروڑ عوام کی ملکیت تھیں یا وزیراعلیٰ نے اپنی پاکٹ سے خرید کر ملکی رہزنوں کو مہیا کی تھیں؟ عوام الناس ٹرانسپورٹ کی سہولت سے محروم، ان ملی مجرموں کی عیاشی کے لیے سرکاری گاڑیاں، پٹرول وافر مقدار میں دستیاب۔ پاکستان استحصالی سیاسی اور غاصب فوجی ڈکٹیٹر مجرم حکومتی ٹولہ کی عیاشانہ آماجگاہ بن چکا ہے۔

۲۳۔ کیا یہ حکومتی ٹولہ ملک میں انارکی اور سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا راستہ ہموار کرنے کا مجرم نہیں اور ان حکومتی مجرموں نے ملک وملّت کو تباہی کے دھانے پر لا کھڑا نہیں کیا؟

۲۴۔ کیا جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے قوانین کے تحت حکومتی عہدوں کی خرید وفروخت کے مطابق چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کی جماعتوں کے ممبران استفادہ نہیں کرتے اور اربوں، کھربوں کے قرضے معاف نہیں کرواتے لوٹ مار نہیں مچاتے؟

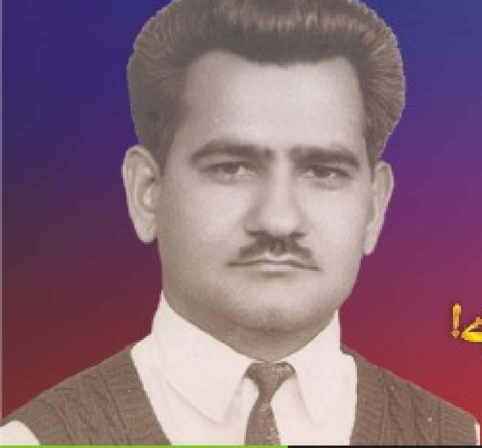

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۵۔ کیا آج تک ملک کے سولہ کروڑ عوام میں سے کسی ایک فرد کے بھی اِن کی طرح اربوں، کھربوں کے قرضوں کی معافی تو کجا، ہزاروں، لاکھوں کے قرضے بھی معاف کیے گئے ہیں۔ یہ مجرم حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ اہلِ وطن عوام کو آگاہ کرے کہ کیا یہ درست نہیں کہ ملک کے تمام سیاسی فوجی ڈکٹیٹر مجرم ہی حکمران بنتے آرہے ہیں۔ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ سولہ کروڑ عوام کی لوٹی ہوئی ملکیت اور وراثت ہے ان کو یہ سب کچھ واپس لینے اور سزا دینے کا حق ہے۔

۲۶۔ جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مطابق فوجی ڈکٹیٹروں اور سیاسی حکومتی ٹولہ کو جتنے سول، فوجداری اور قتال کے کیس معاف ہوئے ہیں وہ کس نظامِ عدل کے تحت کیے گئے ہیں؟ کیا ایسے مجرموں کے ہاتھ میں بار بار حکومت ہو تو عدل قائم رہ سکتا ہے؟

۲۷۔ کیا موجودہ آزاد عدلیہ ان تمام مجرموں کی لوٹ مار کے کیسوں کی لسٹ سولہ کروڑ عوام کو مہیا کرسکیں گے تاکہ وہ از خود ان سے نمٹ لیں۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر معصوم، بے گناہ اور بے ضرر انسانوں کے خلاف جتنے جھوٹے پرچے درج ہوئے۔ جتنے جیلوں میں ڈالے گئے، جتنے پھانسی پر لٹک گئے ان کا کوئی پرسان حال ہے۔ یہ المیہ کب تک ملک وعوام پر مسلط رہے گا۔

۲۸۔ یہ کیسا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ہے جس نے ملک کو جرائم کدہ بنا رکھا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کے اجتماعی حقوق غصب کررکھے ہیں۔ حکمران ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ دانشور استحصالی مجرم طبقہ ملک کو اپنی ملکیت اور ملکی خزانہ کو اپنی پاکٹ منی بنائے جارہا ہے۔ ان جرائم کی جمہوریت کا حکومتی نظام تربیت کرتا آرہا ہے۔ مغربی جمہوریت کا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے کرپٹ مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکومتی مجرموں کو کھلے عام ہر قسم کے جرائم کی عام اجازت ہے۔ جمہوریت ایک مجرمانہ نظامِ حکومت ہے۔ جس کے مجرم چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما، ان کے ممبران اور فوجی ڈکٹیٹروں کا حکومتی ٹولہ ہے۔ جنھوں نے قرآن حکیم کے نظریات کی وحدت کو چودہ سیاسی منشوروں میں بکھیر رکھا ہے۔ ملت کی وحدت کو جمہوریت کے چودہ سیاسی فرقوں میں تقسیم کررکھا ہے۔ حکومتی مجرم ٹولہ قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ کے باغی، گستاخ، بے ادب، ان کی بے حرمتی کے مجرم ہیں۔ مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد، ان کی نسلوں پر جمہوریت کے نظریات کا غیر دینی تعلیمی نصاب مسلط کررکھا ہے۔ سودی یہودی معاشی نظام دینی معاشی نظام کی دیمک ہے۔ دینی ضابطہ حیات کے خلاف ہندوازم کا طبقاتی معاشرتی، معاشی، تعلیمی نظام مسلم اُمہ پر مسلط ہے۔ جمہوریت کا عدلیہ، انتظامیہ کا تعلیمی نصاب برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈنس سے پروان چڑھتا ہے جو انتظامیہ اور عدلیہ کے بے دین سکالر تیار کرتا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

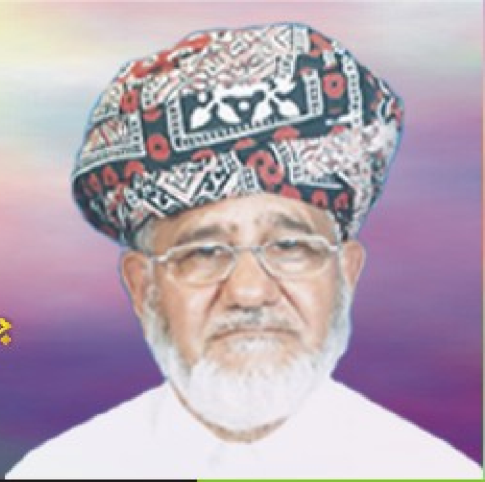

جمہوریت کا مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا نظام اللہ تعالیٰ کے نظام کے خلاف کھلی جنگ ہے۔ جمہوریت کا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کا سیاسی مجرمانہ نظام ملک کے وسائل، مال و دولت لوٹنے، عوام پر ایک مجرمانہ ٹولہ کی حکومتی اجارہ داری مسلط کرتا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کی بالا دستی کی وجہ سے سولہ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلیں قرآن حکیم کی تعلیمات، نظریات، اس کے کردار و تشخص، تہذیب سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ان کو جمہوریت کے کفر کے کلچر میں کنورٹ کیا جا رہا ہے۔ خاص کر ہمارے مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اس مجرمانہ نظامِ حکومت نے فکروزیاں کی آغوش خالی کر دی ہے۔

۲۹۔ اگر ملک میں جھوٹے کیس درج کرنے اور کروانے والے مجرموں کو دس سال قید اور دس لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی جائے۔ اسی طرح اصل مجرموں کو بھی سخت سزائیں دی جائیں تو ملک میں عدل قائم ہوتے دیر نہیں لگتی۔ ملک کی عدالتیں خود بخود سمٹ کر مختصر ہو سکتی ہیں۔ ان کے اخراجات کا بجٹ نہ ہونے کے برابر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں تو مجرم حکمرانوں اور ان کے حواریوں کو کروڑوں اربوں اور تمام قتال کے کیس معاف کروانا حکومتی ٹولہ کی مجبوری ہوتی ہے۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ہر جرائم سے فارغ کرنا انتظامیہ، عدلیہ کا مقدس وطیرہ بن چکا ہے۔ دوسری طرف سولہ کروڑ اہلِ وطن کو نا کردہ جرم کی سزا دینا ان کا طیّب فریضہ بھی ہے۔ عدلیہ اور انتظامیہ نے ملک میں دوہرا معیار قائم کر رکھا ہے۔

۳۰۔ اس کے برعکس حکمرانوں کی سفارش، اپنی من مانی اور رشوت سے انتظامیہ کے تیار کردہ معصوم، بے گناہ افراد کے خلاف بے بنیاد، جھوٹے مقدمات پر عدلیہ قید و بند اور پھانسی کے پھندے پر لٹکانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ عدلیہ نے انتظامیہ کی جھوٹی ایف آئی آر کے مطابق سچا فیصلہ سنانا اپنے عہدے کی تمکنت اور اپنی شان بنا رکھا ہے۔ یہ کتنے دیدہ ور، باضمیر منصفِ وقت ہیں جو یہ ملک میں ۱۹۴۷ء سے استحصالی عدل کش مجرمانہ نظامِ عدل چلائے جا رہے ہیں۔

۳۱۔ شاہی مراعات یافتہ جمہوریت کے نظامِ حکومت کا بے رحم، غاصب اور استحصالی مجرمانہ حکومتی نظام۔ اس کا انتظامیہ، عدلیہ کا شاہی مراعات یافتہ مجرم استحصالی طبقہ ۱۹۴۷ء سے ملک کے انتظامیہ، عدلیہ کے اداروں کو چمٹا ہوا ہے۔ جو عدل کو مسخ کیے جا رہا ہے۔ معصوم و بے گناہ، مظلوم و مجبور انسانوں پر کیا گزر گئی کیا یہ حاکمِ اعلیٰ، اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں۔

۳۲۔ اگر حکومتی ٹولہ اپنے اقتدار کی خاطر ایسا کرتا ہے تو انتظامیہ اور عدلیہ کے دانشوروں کو خود بھی اس کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ طبقاتی، تفاوتی، عدل کش زندگی یزید کے نظامِ حیات پر گامزن کیسے ہوئے ہیں اور وہ کیسے عاقبت عالی مقام حضرت حسین علیہ السلام کے طلبگار بن سکتے ہیں۔ قرآن حکیم کا ضابطہ حیات ایسے جرائم کا تدارک اور ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچاتا اور ختم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نفاذ کی توفیق فرماویں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ کیا پاکستان میں بسنے والا جمہوریت پسند استحصالی سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ جانتا نہیں ہے کہ پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا آئین اسلامی ہے اسلام کا نفاذ حکمرانوں کا فریضہ ہے پھر ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک قرآن حکیم کے ضابطہ حیات نظامِ حیات تعلیمی نصاب، دینی نظریات کی روشنی میں اعتدال و مساوات اور عدل وانصاف کے اسلامی اصولوں کا نفاذ کرنے سے کیوں گریزاں ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ لال مسجد کے علما اور مدرسہ حفصہ کے طلبا، طالبات کا اسلامی نظام، طریقہ کار درست اور قابل قبول نہیں۔ صوفی محمد کا بھی اسلامی نظام معیاری نہیں۔ مولانا عمر کے طالبان اور اسامہ بن لادن کے القاعدہ کے ممبران کا اسلام بھی کوئی مناسب نہیں۔ چار فرقہ پرست سیاسی جمہوری پارٹیوں کا اسلام بھی فرقہ پرستی کا فساد ہے۔ پاکستان کے پاس سرکاری عالم دین مشائخ کرام، یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں کے عظیم اساتذہ اور سولہ کروڑ ملّت اسلامیہ کے فرزندان موجود ہیں ان کی مشاورت سے قرآن کی روشنی میں پاکستان کے آئین کے مطابق اسلامی ضابطہ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف کے نظام کو رائج کردو۔ قرآن حکیم کے قوانین وضوابط، نظام وسسٹم کو پاکستان میں لاگو کردو ملک میں جمہوریت کا مجرمانہ استحصالی گھناؤنا سلسلہ ختم ہو جائے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام کا طریقہ انتخاب نافذ کردو۔ صوفی محمد اور دوسرے اسلام پسند عوام الناس جن کا تم گولیوں، گنوں، ڈرون حملوں سے قتال کر رہے ہو۔ جو مغربی جمہوریت کے اس باطل، استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں ان کے پاس جنگ کرنے کا کوئی جواز نہیں رہے گا۔ ورنہ امریکہ اور اس کی مسلط کی ہوئی مادہ پرستوں، سرمایہ پرستوں کے ٹولہ کی وراثتی مغربی جمہوریت، اسکے استحصالی مجرمانہ ضابطہ حیات اور اس کے کلچر کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ یہ نظریاتی جنگ اسلام اور اسلامی آئین کو نافذ العمل کرنے کے سوا ختم نہیں ہو سکتی۔ اے حکمرانو! افواج پاکستان اور اہلِ وطن کے درمیان نفرت کی فضا پیدا نہ کرو۔ ملک وملّت کو سول نافرمانی کی چتا میں نہ دھکیلو۔ اپنے لیے، اپنی اولادوں اور اہلِ وطن سولہ کروڑ عوام کے لیے یہ ملک جہنم کدہ نہ بناؤ۔ وقت کی گرفت سے خود بھی بچ جاؤ اور ملّت کو بھی بچالو! ورنہ پولیس، رینجرز، فوج کب تک تمہاری حفاظت کریں گی۔

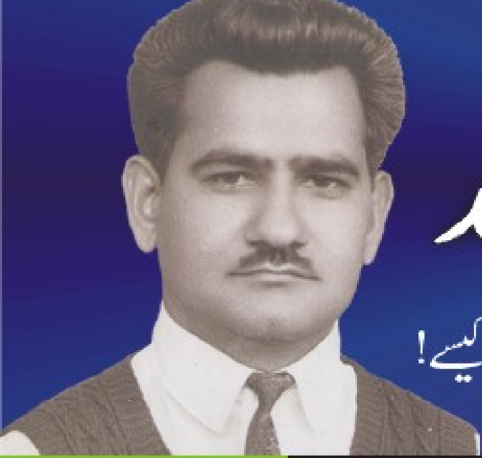

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۔ صوفی محمد کی مجبوری کہ وہ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حیات اور طبقاتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اعتدال و مساوات کو کچلنے والے عدل کش، غاصب استحصالی ضابطہ حیات کا حکومتی سرکاری منصف جنھوں نے امریکن لا برٹش لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کے تعلیمی نصاب کی تعلیم و تربیت حاصل کر رکھی ہو اس کے طبقاتی استحصالی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے نمائندہ ہوں۔ جن کی زندگی اعتدال و مساوات کے غیر اسلامی شاہانہ فرعونی ضروریات حیات سے مزین ہو۔ سرکاری خزانہ کو لوٹنے والے شاہی بود و باش اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ سے تعلق ہو۔ ایسے جمہوریت کے غاصب نظامِ حیات کے منصف کو اسلامی نظامِ حیات کا منصف اعلیٰ تسلیم کرنا ایک نظریاتی گناہ عظیم اور مغربی جمہوریت کی اطاعت کے مترادف ہے۔ جس کو کوئی بھی اسلام پسند فرد تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس لیے صوفی محمد نے اس نظامِ حکومت کے سرکاری جج قبول نہ کر کے کوئی اسلام یا ملک سے بغاوت نہیں کی۔ وہ باغی نہیں ہے۔ وہ تو مغربی جمہوریت کے باطل کدہ اور اس کے مجرم استحصالی ضابطہ حیات کے دین کش حکمرانوں کا باغی ہے۔ اس نے اسلام اور نبی کریم ﷺ کی بے حرمتی والے نظامِ حیات کے منصف کو قبول نہیں کیا۔ اس نے احکام الٰہی سے بے وفائی نہ کر کے کوئی جرم نہیں کیا۔ ملک کے ایسے عوام جو اسلام کا نام لیں۔ ان کو طرح طرح کے حیلہ بہانہ سے ان کا، ان کی اولادوں کا قتال یا ان کو پابند سلاسل کیا جانا مناسب نہیں۔ نہ ہی ان کو ملک کا باغی یا دہشت گرد بنا کر ان کا قتال جاری کرنا۔ جھوٹے، بے بنیاد الزامات کی یکطرفہ تشہیر کر کے ان کو تختہ دار تک پہنچانا یا کسی دہشت گرد سے گولی مروا دینا کوئی اچھا شگون نہیں! اس سے نفرت و نفاق کی سلگتی آگ پھیلتی جائے گی۔ وہ بھی اپنے انفرادی اور اجتماعی قاتلوں، مجرموں کو نشانہ عبرت بناتے جائیں گے۔ اب یہ بات حکمرانوں کو سوچنی ہو گی کہ وہ اپنے محلوں اور اپنی حفاظت کے لیے پولیس، رینجر، افواج پاکستان کو کب تک اپنے تحفظ کے لیے استعمال کرتے رہیں گے اور عوام الناس کا قتال اغیار کے کہنے پر کرواتے رہیں گے۔ ملکی معاشیات کو خانہ جنگی کی نذر کر کے بغیر جنگ کے ملک کو دشمنوں کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو کسی نتیجہ پر پہنچنا ہو گا کہ وہ اپنی اولادوں کو مقتل گاہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں یا پاکستانی سولہ کروڑ اسلام پسند دہشت گرد عوام کو امن اور سلامتی کا راستہ مہیا کرنا چاہتے ہیں۔

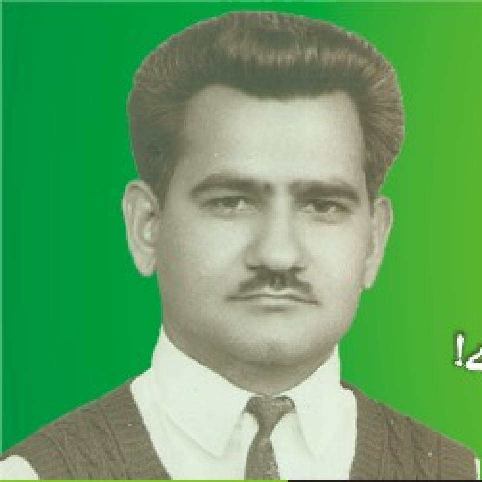

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۔ ملک کے اہل دل دانشوروں، لکھاریوں، کالم نویسوں، ٹی وی کے تنقید نگاروں کو ملک کی سلامتی کی خاطر کھل کر بات کرنی ہوگی۔ دہشت گردی کی جو آگ اغیار کے کہنے پر جلا رہے ہیں اس میں کوئی امریکی یا غیر ملکی نہیں جلے گا۔ حکومتی ٹولہ کے استحصالی ممبران ان کی اولادیں اور سولہ کروڑ عوام الناس اس کا نشانہ عبرت بنیں گے۔ یاد رکھو! مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اس کے استحصالی مجرم حکومتی ٹولہ کا جب تک خاتمہ اور ۱۹۷۳ء کا اسلامی آئین بحال نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ خانہ جنگی ختم نہیں ہو سکتی۔ افواج پاکستان تو سوات کے محاذ پر ان کے ساتھ جنگ لڑ رہی ہے۔ جی ایچ کیو، لاہور، پشاور، کراچی اور تمام ملک میں خودکش حملے کون کر رہا ہے۔ ملک میں خانہ جنگی جاری ہو چکی ہے۔ دہشت گرد ملک کے کونے کونے میں محاذ کھولے بیٹھے ہیں۔ اگر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک جدید اسلحہ سے افغانستان کی نظریاتی جنگ جیت نہیں سکے تو چھ ہزار پر مشتمل مغربی جمہوریت کا ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ء ضرورت کے جرائم کا مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ جو این آر او کے جرائم میں ملوث اور مجرم ہیں۔ عدلیہ اور عوام کی عدالت کے روبرو وہ مجرم اور نفرت کا شکار ہیں وہ امریکہ کی جنگ اپنے سولہ کروڑ عوام سے کیسے جیت سکتے ہیں۔ یہ نظریاتی جنگ ملک کے بدترین آمر، جمہوریت کے غاصب اور ان کا ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ استحصالی شاہی مجرم طبقہ، ان کی ملکیتیں اور شاہانہ زندگی کا نظامِ حکومت پاکستان کے سولہ کروڑ نظریاتی دہشت گرد طالبان سے بچ نہیں سکتا۔ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ملک میں ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عدلیہ، افواج پاکستان کے ریٹائرڈ اہل بصیرت افراد، اسلامی روح سے آشنا صاحب درد غمگسار، غیر سیاسی اعلیٰ دینی شخصیات، دیدہ ور ذرائع ابلاغ کے افراد کو یہ طیّب فریضہ ادا کرنے کے لیے پیش کیا جائے۔ تا کہ وہ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لا سکیں۔ پاکستان امن کی آماجگاہ اور مخلوق خدا کی خدمت کا فریضہ ادا کر سکے۔ آمین

۴۔ حکمران ٹولہ کے چند افراد یہ بات ہرگز نہ سوچیں کہ پاکستانی افواج ایک بدترین فوجی ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف کے کردار کی مالک ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں! افواج پاکستان کی سپاہ سو فیصد اسلام پسند ہیں اور اسلام پسند جرنیل بھی کثرت سے افواج پاکستان میں موجود ہیں۔ جن کے لیے سولہ کروڑ پاکستانی عوام کے پاس نرم گوشہ اور ان کی حرمت و عزت ہمیشہ سے موجود ہے پاکستانی عوام اور افواج ایک ہیں۔ جہاں ہماری افواج ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی کے تربیت یافتہ ایجنٹوں کو جو طالبان کے روپ میں پاکستان پر حملہ آور ہو چکے ہیں ان کا خاتمہ کر رہی ہے وہاں وہ اسلام کے نفاذ اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کی بحالی کے لیے بھی بھٹکے ہوئے مغربی جمہوریت پسند مجرم حکمرانوں کو پابند آئین کر کے حب الوطنی اور اسلام پرستی کی خوشخبری کا موقع سولہ کروڑ عوام کو فراہم کریں۔

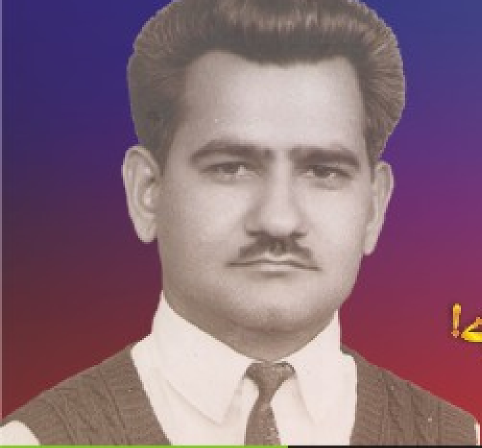

ملک میں انارکی ونفرت کی فضا کو ختم کریں پاکستان کسی فتنہ پرور مولوی، کسی فرقہ پرست سیاسی جماعت، کسی طالبان یا القاعدہ کے ورکروں کا نہیں اور نہ ہی مغربی جمہوریت کے استحصالی مجرم حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا ملک ہے۔ ملک میں تمام مکاتب فکر کے صاحب بصیرت افراد کی کانفرنس بلائیں اور اس فتنہ کو ہمیشہ کے لیے دفن کریں۔ اعتدال کو قائم کریں، استحصالی نظام، اس کے حکمرانوں انکے نظام و سسٹم کو ختم کریں۔ اہلِ وطن رائج الوقت مغربی جمہوریت کے جرائم اور ان کے مجرموں کے متحمل نہیں!

۵۔ سولہ کروڑ عوام چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار چوہدری، اس کے سترہ رکنی بنچ کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہیں کہ وہ مغربی جمہوریت کے جرائم کدہ کے مجرم اجارہ داروں سے کیا قانونی کاروائی کرتے ہیں۔ ان مجرموں سے ملّت کو کیسے نجات دلاتے ہیں۔ مہنگائی اور ان گنت ٹیکسوں سے اکٹھا کیا ہوا ملکی خزانہ، تمام ملکی ملکیتیں اور ۸۷ ارب ڈالر کے قرضہ جات ان سے کیسے واپس لیتے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم حکومتی ٹولہ اور ان سے منسلک این آر او کا مجرم غاصب طبقہ حکمران بھی ہے اور مجرم بھی۔ انتظامیہ کے تمام ادارے ان کے ماتحت ہیں۔ وہ کیسے انکو اپنے خلاف ثبوت مہیا کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ یہ کیسا عدل ہوگا کہ حکمران بھی وہی، مجرم بھی وہی۔ ان حالات میں عدلیہ کیا عدل کر سکے گی۔ جب تک یہ مجرم حکومت سے فارغ نہیں ہوتے۔ عدلیہ کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ ان سے دو اڑھائی سو ارب ڈالر اور ان بیرون ممالک تمام کے تمام سرے محل ضبط کر سکے۔ عدلیہ کو فوری طور پر قومی حکومت بنا کر ان این آر او کے مجرموں کو حکومت سے فارغ کر کے ان کے خلاف کیسوں کی سماعت کرنی ہوگی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے تمام حکومتی ٹولہ کے مجرموں اور ججوں نے جو کیس اس ٹولہ اور طبقہ کے ختم کیے ہیں ان کی بھی دوبارہ سماعت کر کے ان مجرموں کو بھی کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ان مجرموں کے پیدا کردہ مشرقی پاکستان والے اذیتناک حالات ان کے تعاقب میں ہیں۔ اس نظام کا خاتمہ ہونا ہے۔ اب کوئی آمر، کوئی رائج الوقت مغربی جمہوریت کا مجرم بار بار عوام کو دھوکہ دے کر ملک کی امانتوں کو اقتدار کی نوک پر اپنے ملکیتوں میں نہیں بدل سکتا۔ کوئی راہزن جمہوریت کے نام پر شاہانہ زندگی، سرکاری سہولتیں سرکاری محل، شاہی ایوان، شاہی لاکھوں انمول قیمتی گاڑیاں، ملکی وسائل اور ملکی خزانہ لوٹنے کا نظامِ حکومت ملک وملّت پر مسلط نہیں رکھ سکتا۔ رشوت کمیشن کرپشن کا نظام، اربوں کھربوں کی معافیوں کا نظام اور حسب مراتب لوٹ مار اور داد عیش کا حکومتی نظام پاکستان میں اب مزید چل نہیں سکتا۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے ضابطہ حیات کی سرفرازی قائم ہونی ہے۔ عوام ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم غاصبوں سے اگاہی حاصل کر چکے ہیں۔ عوام بیدار اور ان مجرموں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ یہ بچ نکلنے کا راستہ تلاش کریں اور حکومت سے ازخود فارغ ہو جائیں ورنہ سولہ کروڑ طالبان اور دہشت گرد ان کے گھروں میں گھس چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو راہ ہدایت عطا فرمائے۔ ان کی غلطیوں کو معاف فرمائے اور عبرتناک انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین

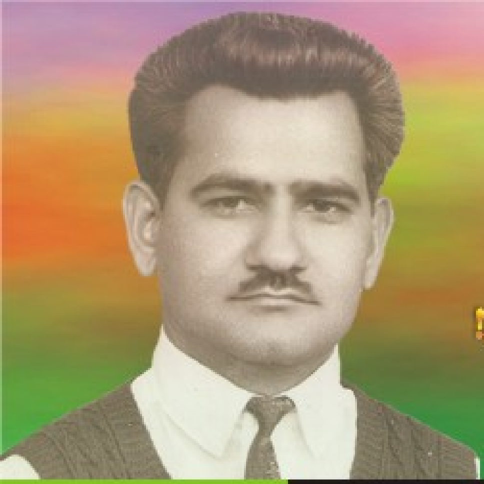

بابا جی عنایت اللہ

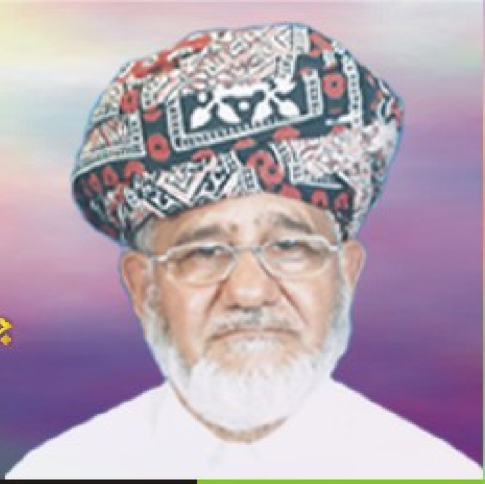

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا پاکستان کا سیاسی فوجی ڈکٹیٹر اور حکومتی ٹولہ سوات کو مشرقی پاکستان بنا رہا ہے

۱۔ کیا مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے استحصالی نظام مملکت کی آپس کی چپقلش کی وجہ سے دو لخت نہیں ہوا تھا؟

۲۔ کیا مشرقی پاکستان پر ملکی سیاستدانوں، فوجی ڈکٹیٹروں، کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے حکم پر فوج کشی اور عوام کا قتال جاری نہیں ہوا تھا؟

۳۔ کیا ملکی سیاستدانوں، فوجی ڈکٹیٹروں، حکمرانوں اور مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کے استحصالی ٹولہ نے مغربی اور مشرقی پاکستان کے عوام کے بنیادی حقوق اعتدال و مساوات کے مسائل دین کی روشنی میں حل کرنے کی بجائے ان پر فوج کشی کر کے ملک کو دولخت کر نہیں دیا تھا۔ کیا آج بھی سوات اور مشرقی علاقہ جات میں وہی تاریخ نہیں دہرائی جا رہی!

۴۔ کیا آج کا جمہوریت پسند سیاسی اور فوجی حکمران ٹولہ بتا سکتا ہے کہ سوات اور تمام مشرقی علاقہ جات میں دین محمدی ﷺ کا نظام عدل اور جرگہ سسٹم کا طریقہ کار نسل در نسل چلا نہیں آ رہا۔ اس کو ختم کرنا اور عوامی خواہشات کے خلاف مغربی جمہوریت کا عدل کش بے دین کفر کا نظامِ حکومت مسلط کرنا ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کے خلاف حکمرانوں کی کھلی بغاوت نہیں! وہ اسلام اور اسلامی آئین کو نافذ العمل کرنے سے گریزاں کیوں ہیں!

۵۔ کیا قرآن حکیم کا ضابطہ حیات، نظامِ حیات، نظام عدل، نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے اور مغربی جمہوریت کا ضابطہ حیات، نظامِ حیات، نظام عدل، نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے ایک دوسرے کے متضاد و متصادم نہیں! کیا جمہوریت کا مراعات یافتہ عدلیہ کا کوئی منصف دین محمدی ﷺ کے نظام عدل کا فریضہ ادا کر سکتا ہے۔ حکمرانو!۔ اسلام کے نظامِ عدل کی بے حرمتی نہ کرو!

۶۔ کیا آئین پاکستان کے مطابق اسلام کا نفاذ اہلِ وطن کا حق نہیں۔ کیا پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنا جرم ہے۔ پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما تمام ملک کے مفکرین کو اکٹھا کریں اجتماعی فیصلہ کے بعد اسلام کا فوری طور پر نفاذ کریں۔ حکمران ٹولہ اور اپوزیشن لیڈران اپنے اقتدار اور عوامی حقوق کو غصب کرنے کی خاطر دین محمدی ﷺ اس کے ضابطہ حیات، تعلیم و تربیت کو پس پشت اور مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد کو اپنے استحصالی نظامِ حکومت اور اپنے ہوس اقتدار کی خاطر اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کیلئے انتقام کا نشانہ نہ بنائیں۔ ملک و ملّت کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ مشرقی پاکستان کی طرح فوج اور عوام الناس کا قتال بند کروائیں۔ دشمنوں کی راحت اور ملک کی تباہی کا سبب نہ بنیں۔ اقتدار اور جمہوریت کے نظریات کی جنگ لڑنے والے دین کش سیاسی رہنما ملت سے معافی مانگیں۔ ورنہ نہ یہ غاصب حکمران ٹولہ اور نہ ہی ان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ سولہ کروڑ اہلِ پاکستان طالبان کے انتقام سے بچ سکے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

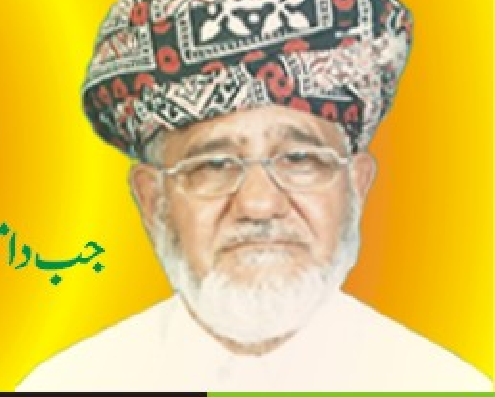

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ کیا ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق پاکستان میں اسلام کا نفاذ اور قرآن حکیم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے اور اس کے تعلیمی نصاب کے مطابق ملکی درس گاہوں میں طلبا و طالبات کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک تعلیمی نصاب، عدل و انصاف اور اعتدال و مساوات کو نافذ العمل کرنا اہلِ وطن کا اجتماعی حق نہیں۔ کیا اس نظام کے بعد عیش و عشرت لوٹنے والا سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر مجرم ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ تیار ہو سکتا ہے۔ کیا ملک میں ۱۹۷۳ کے آئین کے نفاذ کے بعد معاشی، معاشرتی طبقاتی تضاد اور ملکی خزانہ لوٹنے کا فتنہ ختم نہیں ہو سکتا۔ حکمران ٹولہ اقتدار، عیش و عشرت کی خاطر غیر ملکی مغربی اتحادی ممالک کے دہشت گردوں، خودکش حملہ آوروں کے ساتھ مل کر کب تک مال بناتے، داد عیش دیتے اور اپنی عوام کا قتال جاری رکھیں گے۔

۸۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے الیکشنوں میں حکومتی ممبر کا انتخاب لڑنے کے لیے صرف شاہی اخراجات برداشت کرنے والے لُٹیرے، راہزن ہی صرف حصہ لے سکتے ہیں۔ اس لیے جمہوریت کے الیکشنوں کے نظام پر سرمایہ دار، جاگیردار، مجرم ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ کیا جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی بجائے قرآن حکیم کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے اسلامی جمہوریت کے نظامِ مملکت کا نفاذ کیا نہیں جا سکتا! کیا اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے نظامِ مملکت سے بہتر کوئی اور نظام ہو سکتا ہے!

۹۔ مغربی جمہوریت کی بنیادی اہلیت اور کوالیفیکیشن مادیت کی برتری پر مشتمل ہے۔ مال و دولت، ذرائع آمدن، ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ اور اسکے افرادی قوت کی طاقت کے مالک جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں کم و بیش چھ ہزار افراد پر مشتمل ایک معاشی دہشت گرد مجرم حکومتی ٹولہ ہے جو الیکشنوں میں حصہ لیتا ہے۔ ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر و مشیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، محتسب و سفیر، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے عہدے ان کی وراثت اور ملک اِن کی ملکیت بن جاتا ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے ملک کی حکومت اور اقتدار ان کے قبضہ قدرت میں ہے۔ جمہوریت کا استحصالی سیاسی مجرم ٹولہ پاکستان کے اقتدار پر استحصالی مجرمانہ طریقہ کار سے قابض ہے۔ ملک کے وسائل، خزانہ، ملکی الیکشنوں، ملکی حکومت اور اقتدار پر اس ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ پاکستان ان کی ملکیت اور عوام ان کے محکوم بن چکے ہیں۔

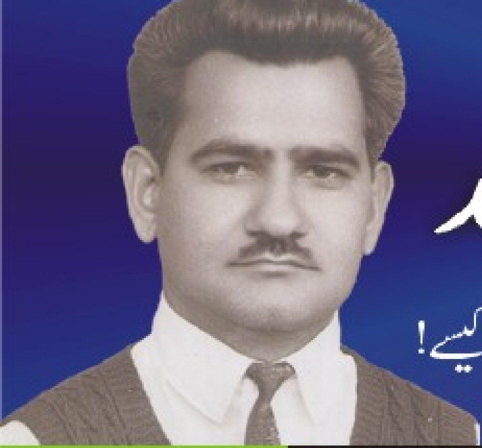

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

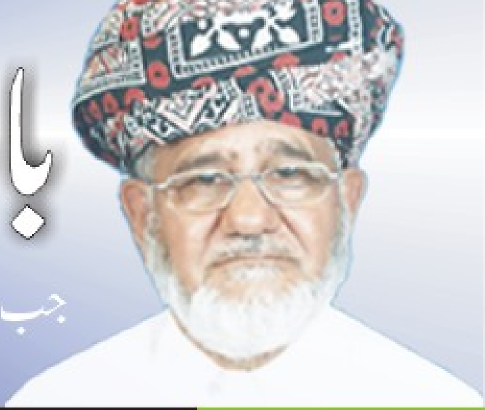

۱۰۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، اس ملک کے ستر فیصد کسان، انتیس فیصد مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس جمہوریت کے نظامِ حکومت کے سسٹم کے ووٹر غلام قیدی کی حیثیت رکھتے ہیں الیکشن میں ساٹھ پینسٹھ فیصد عوام ان الیکشنوں میں حصہ ہی نہیں لیتے۔ وہ دینِ محمدی ﷺ کے خلاف مغربی جمہوریت کی مخلوط حکومت، اس کی بے حیائی فحاشی بدکاری زناکاری اور استحصالی طبقاتی نظامِ حکومت کو نفرت کرتے اور گناہِ عظیم تصور کرتے ہیں۔ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ ان کے باطل، غاصب جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ ہی نہ لیں!

۱۱۔ پاکستان میں صرف تیس پینتیس فیصد ملکی عوام مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما ملّت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ مسلم لیگ کی چار سیاسی جماعتیں، ۱۔ مسلم لیگ ق چوہدری شجاعت حسین، ۲۔ مسلم لیگ (ن) نواز شریف، ۳۔ کنونشن مسلم لیگ پیر پگاڑا۔ ۴۔ عوامی مسلم لیگ شیخ رشید، ۵۔ پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ کے شیر پاؤ۔ ۶۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے آصف علی زرداری، ۷۔ تحریک انصاف کے عمران خان، ۸۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین، ۹۔ نیشنل عوامی پارٹی کے اسفندیار ولی، ۱۰۔ تحریک استقلال کے اصغر خان، ۱۱۔ جماعت اسلامی کے سید منور حسن، ۱۲۔ جمعیت علما اسلام فضل الرحمان، ۱۳۔ نورانی گروپ، ۱۴۔ علامہ ساجد نقوی۔ اس وقت پاکستان میں دس سیاسی اور چار مذہبی سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما موجود ہیں جو پاکستان میں اسلام کے نفاذ میں رکاوٹ اور جمہوریت کے کفر کی پیروی خود بھی کرتے اور عوام الناس کو بھی اس کا پابند بناتے ہیں۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآن حکیم، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات، ان کے نظامِ حیات، نظریات، ان کے اسوۂ حسنہ، حسن خلق اور مجلس شوریٰ کے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت اور اس کے الہامی منشور کو سرکاری سطح پر منسوخ کر کے اس کی بالادستی کو ختم کر رکھا ہے مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے دانشوروں کا تخلیق کردہ نظام حیات، اس کے نظریات، اس کی روشنی میں تیار کردہ تعلیمی نصاب، اس کی تعلیم و تربیت اور اس کے سیاستدانوں کے منشوروں کا نظام اور مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کی سیاسی جماعتوں اور سیاسی فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت اور قرآن حکیم کا الہامی منشور، اس کے ممبران کا طرز انتخاب اور مغربی دانشوروں کا تیار کردہ مغربی جمہوریت کے سیاسی منشوروں کے اسمبلی ممبران کا طرز انتخاب اور نظام حکومت کا تضاد گلستانِ وطن پر عہد خزاں بن کر چھا چکا ہے۔ جب ملّت کے ہاتھ میں دامن دین ﷺ ہی نہ ہو تو ملّت کیسی اور اسلام کیسا! قرآن حکیم کا منشور مغربی جمہوریت کے منشوروں میں بدل دیا جائے تو قرآن حکیم کا وحدت منشور کہاں! جب ملّت کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے تو جمعیتِ ملّت کہاں!

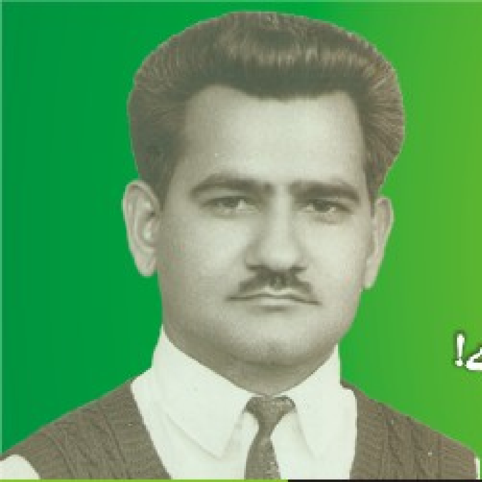

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۲۔ پاکستان میں دین محمدی ﷺ کے نفاذ میں رکاوٹ یہی مغربی جمہوریت کے سیاسی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اور غاصب فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ اور ان کے استحصالی سیاسی اور فوجی حکومتی ممبران بنے کھڑے ہیں! جمہوریت کا مجرم حکمران ٹولہ اور ان کے استحصالی مراعات یافتہ شاہی طبقے نے سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو باطل اور کفر کے نظامِ حیات کا قیدی بنا رکھا ہے۔ پاکستان میں دین محمدی ﷺ کے خلاف جمہوریت کی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کا سیاسی مجرمانہ نظامِ حکومت۔ دین محمدی ﷺ کے خلاف سودی معاشی نظام حکومت۔ دین محمدی ﷺ کے خلاف طبقاتی معاشی، معاشرتی نظامِ حکومت۔ دین محمدی ﷺ کے خلاف طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیم و تربیت کو رائج کرنے کا طبقاتی نظامِ حکومت۔ جمہوریت کا دین محمدی ﷺ کے خلاف مخلوط تعلیمی نظام مخلوط معاشرتی نظام اور مخلوط حکومتی نظام، مغربی جمہوریت کا قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے خلاف عدلیہ اور انتظامیہ کا برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کا نظامِ حکومت اہل پاکستان پر بالجبر مسلط ہے۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت سرکاری طور پر سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے کلچر میں تبدیل کیے جا رہا ہے۔ پاکستان مغربی جمہوریت کے سیاسی فوجی ٹولہ کے حکمرانوں، ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا مجرم کدہ بن چکا ہے۔ اے اہلِ وطن، اے اہل دل، اے اہل بصیرت، اے اہل قلم مجاہدو، اے کالم نویسو، اے تجزیہ نگارو، اے ٹی وی کے اینکرو، تنقید نگارو، اے ملت و ملک کے ہراول دستہ کے شہسوارو! اِن حکمرانوں کو بتادو! کہ قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ اور احکام الٰہی سے اتنی بے وفائی بھی اچھی نہیں۔ کب تک قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ سے گریزاں رہو گے یہ تمہاری وراثتی مغربی جمہوریت کی لوٹ کھسوٹ اور اس کی گدائی ملت کو راس نہیں آئی۔ تم اس جمہوریت کا عہدِ خزاں کہاں تک پھیلاتے جاؤ گے۔ امریکہ کے حکومتی ٹولہ کے کہنے پر کب تک تم ملک کے معصوم، بے گناہ، بچے، بچیوں، مستورات، مرد و زن کا امریکی ڈرون حملوں اور افواج پاکستان کے ذریعے ہزاروں انسانوں کا قتال کرواتے رہو گے۔ کب تک امریکہ کے ایجنٹ یا تمہارے ظلم و قتال سے تنگ آئے ہوئے مظلوم جی ایچ کیو، پشاور، لاہور، کراچی اور تمام ملک پر خونی حملے کرتے رہیں گے۔ کب تک پینتیس لاکھ انسانوں کو جان بچانے کے لیے خانہ بدوشوں کی طرح ہجرت کرنے پر مجبور کرتے رہو گے۔ ملک کو خانہ جنگی سے بچانا، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو افغانستان کی جنگ از خود لڑنے دینا، پاکستان کا اس جنگ سے الگ ہونا اہلِ وطن کا بنیادی مسئلہ بن چکا ہے۔ جس کا حل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حکمرانوں اور ان کے شاہی سرکاری مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی اخراجات سے نجات حاصل کرلو۔ ان کے عیاشانہ شاہی اخراجات سے بچ جاؤ۔ ان سے وسائل اور اخراجات کے سرکاری حقوق واپس لے لو۔ ان کو ایک عام اہلِ وطن کی طرح سادہ اور آسان زندگی گزارنے کا پابند بنالو۔ ان حکمرانوں کو عوام الناس کی غربت، تنگدستی، قلیل ضروریات والی زندگی میں شامل کرلو۔ ملکی وسائل اور لوٹا ہوا خزانہ واپس لے لو۔ اس کے بعد ملک و ملت کو کسی فنڈ، کسی لون، کسی خیرات کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ملک اسی وقت خوش حالی کا گہوارا بن جائیگا۔ یا اللہ ملک و ملت کو مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے ان مجرم فوجی ڈکٹیٹروں، انکی فوجی لابی، انکے سیاستدانوں، انکے مجرم حکومتی تاجروں، مجرم حکمرانوں کے ٹولہ سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ ملک و ملت کو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی توفیق عطا فرما۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

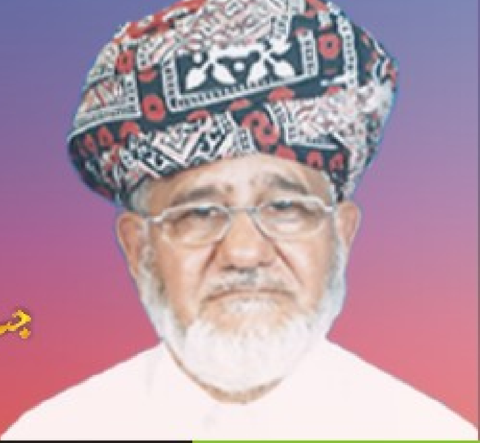

۱۔ اے اسلامی مملکت پاکستان کے جمہوریت پسند (دس) سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤ! اے (چار) دینی جماعتوں کے سیاسی لیڈرو! اے ملک کے عظیم حکمرانو! اے مغربی تہذیب کے مخلوط کلچر کے حکومتی پجاریو! اے سودی یہودی معاشی نظام کے پیکرو! اے ہندوازم کے طبقاتی نظریاتِ براہمن اور شودر کے عقیدت مندو! اے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم کے سیاسی پجاریو! اے دین محمدی ﷺ کے معاشی اور معاشرتی اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے نظامِ حیات اور نظریات کو کچلنے والو! اے دین محمدی ﷺ کے منکرو اور مغربی جمہوریت کے پرستارو! اے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے استحصالی سیاسی مجرمان کے ممبران کی حاکمیت کو مسلط کرنے والو! اہلِ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا کلمہ پڑھنے والوں کو یہ تو بتاؤ!

۲۔ کیا پاکستان میں رائج الوقت مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما ملک کے سولہ کروڑ اہلِ وطن افراد اور ان کی نسلوں کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ انھوں نے قرآن حکیم کے آئین، اسکے تقدس و ناموس، اس کی تعلیمات کو ۱۹۴۷ء سے سرکاری سطح پر منسوخ اور معطل کیوں کر رکھا ہے۔ ملّت کا کردار جمہوریت کا بے دین تعلیمی نصاب، طبقاتی استحصالی معاشی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام نافذ کرنے والے ملی مجرم سیاسی رہنما کون ہیں اور اہلِ وطن مسلم اُمہ اور اس کے فرزندان کو جمہوریت کے مجرمانہ طبقاتی محکومانہ کلچر میں کون تبدیل کر رہا ہے؟ اس کا مجرم کون ہے؟

۳۔ پاکستان میں سرکاری سطح پر دستورِ مقدس کے نفاذ میں چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے علاوہ رکاوٹ بننے والا اور کون مجرم ہے۔ پاکستان کو جمہوریت کے طبقاتی معاشی اور معاشرتی استحصالی کلچر کا باطل کدہ کن مجرموں نے بنا رکھا ہے۔ سولہ کروڑ اہلِ وطن کے حقوق کون مجرم اقتدار کی نوک پر لوٹ رہا ہے۔ کیا یہ تمام مغربی جمہوریت کے سیاسی مجرم رہنما ایک ہی حکومتی ٹولہ کے افراد نہیں ہیں۔

۴۔ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے اور ایک جیسی تعلیمی پالیسی سے مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کو محروم کرنے والا کون مجرم ہے۔ کیا جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما بتا سکیں گے کہ ملک میں مخلوط طبقاتی تعلیمی نصاب مخلوط طبقاتی تعلیمی ادارے، مخلوط طبقاتی معاشرہ، مخلوط طبقاتی حکمران مخلوط طبقاتی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور طبقاتی مجرم استحصالی نظام حکومت کس مجرم نے مسلط کر رکھا ہے!

۵۔ قرآن پاک کے آئین، نظریات، تعلیمات اور نظامِ حیات کو پاکستان میں پس پشت ڈالنے اور اس کی بے حرمتی کرنے والا مجرم کون ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کا باغی اور منکر کون ہے!

۶۔ پاکستان میں اسلامی ضابطہ حیات کو ختم اور مغربی جمہوریت کو نافذ کرنے والے مجرم کون ہیں!

۷۔ پاکستان میں بسنے والے اہلِ وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں کو دین محمدی ﷺ سے دور لے جانے اور اس کے اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کے نظام کو کچلنے والے مجرم کون ہیں؟

۸۔ پاکستان میں سولہ کروڑ اہلِ پاکستان اور ان کی نسلوں سے اسلامی نصب العین چھیننے اور مغربی جمہوریت کا مجرمانہ، غیر اسلامی نصب العین مسلط کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۹۔ پاکستان میں حق و باطل، خیر و شر اور قرآن حکیم اور مغربی جمہوریت کے تضاد کی تمیز مٹانے والے مجرم کون ہیں؟ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کے قتال کے مجرم کون ہیں؟

۱۰۔ پاکستان میں دین محمدی ﷺ کے چادر و چار دیواری کے نظام حیات کے خلاف مغربی جمہوریت کے مخلوط تعلیم مخلوط تعلیمی ادارے، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت ملک و ملت پر مسلط کرنے والا قرآن حکیم کا باغی اور منکر و مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کون ہے؟

۱۱۔ پاکستان میں قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے نظام کے خلاف مغربی جمہوریت کے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کا قانون، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے آسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے تخلیق کرنا، اپنے حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو سیاست اور حکومت میں شامل کرنے اور اہل وطن سولہ کروڑ عوام کی مستورات کو اس قانون کی آفادیت سے محروم کرنے اور ستم بالائے ستم حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے شاہی اخراجات کا حکومتی بجٹ عوام الناس کو مہیا کرنے کے احکامات جاری کرنے اور ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور خزانہ پر شب خون مارنے والے دہشت گرد اور مجرم کون ہیں۔ کیا ان کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے جرائم کی بات کرنا، ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اعتدال و مساوات اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا قتال کرنا جائز ہے؟

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۲۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے خلاف مغربی جمہوریت کا سودی معاشی نظام رائج کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۱۳۔ پاکستان میں نرسری سے لے کر میٹرک ایف اے بی اے، ایم اے پی ایچ ڈی تک سودی معاشی نظام سسٹم کے سکالر تیار کرنے اور انکو ملکی حکومت میں شامل کرنے والے مجرم حکمران کون ہیں؟

۱۴۔ پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین نظریات کے متضاد سودی معاشی تعلیمی نصاب، اس کے تعلیمی ادارے اور اس کی تعلیم و تربیت کا اجرا کرنے والے کون مجرم حکمران ہیں؟

۱۵۔ پاکستان میں انگریز کا محکوم عوام پر مسلط کیا ہوا مغربی جمہوریت کا جابر و غاصب، استحصالی سیاسی نظام حکومت کی تقلید کون کر رہا ہے۔ چھ ہزار جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے افراد کے لیے مغربی جمہوریت کا باطل نظام کن غاصب ملکی غدار، ملک دشمن، مجرم فوجی سیاسی دہشت گردوں نے پاکستان پر مسلط کر رکھا ہے؟

۱۶۔ پاکستان میں ۱۸۵۷ء کے ایکٹ کے مطابق ملک کی انتظامیہ اور عدلیہ کا استحصالی نظام اور قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے خلاف قوانین جاری کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۱۷۔ پاکستان میں انڈین لا، برٹش لا، امریکن لا اور جیوری پروڈینس کی روشنی میں انتظامیہ، عدلیہ کا مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ تیار کرنے اور ملک کا نظم و نسق ان کے سپرد کرنے والے کون مجرم حکمران ہیں۔ ان کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کی نکیل ڈالنے والے مجرم فوجی سیاسی اسمبلی ممبران کون ہیں؟

۱۸۔ قیامِ پاکستان سے قبل انگریز نے ایک مفتوحہ ملک ہندوستان کی عوام کو قیدی، غلام اور بے بس بنانے کے لیے ایک جابر و ظالم، غاصب و قاتل اور محکوم عوام پر درندوں کی طرح تشدد کرنے والا انتظامیہ کا ادارہ اور اس کے مطابق بغیر تحقیق و تصدیق اور حقیقت جانے عدل و انصاف کے منافی، بے گناہ معصوم عوام کو جھوٹے کیسوں میں سخت سزائیں دینے والا عدلیہ کا ادارہ بنا رکھا تھا۔ اس کے بدلے وہ ان کو شاہی تنخواہیں اور ہر قسم کی شاہانہ مراعات مہیا کرتا تھا۔ عوام جو ان کے خلاف آواز اٹھاتے ان پر جھوٹے کیس، جھوٹی ایف آئی آر درج کرتے اور عدلیہ کے ذریعے قید و بند کی سزائیں دیتے اور تختہ دار پر لٹکا دیتے۔ کیا پاکستان میں آج بھی وہی نظام اور سسٹم جاری نہیں! جیلیں بے گناہ معصوم عوام سے بھری جاتی ہیں اور معصوم و بیگناہ عوام کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔ اس نظام عدل کا مجرم کون ہے؟

۱۹۔ پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے وہی ۶۳ سال کا طویل تجربہ کار انتظامیہ کا ادارہ آج بھی اسی طرح ظلم و جبر، جھوٹے کیس، جھوٹی ایف آئی آر درج کرتا، بے گناہ عوام کو پولیس مقابلوں میں قتل کرتا، اذیتیں دیتا، تشدد کرتا، جیلیں بھرتا اور عدلیہ کا ادارہ ان جھوٹے مقدمات کے مطابق عبرتناک سزائیں دیتا چلا آرہا ہے۔ یہ فرسودہ انتظامیہ اور عدلیہ کے استحصالی ادارے حکمرانوں اور ان کے این آر او کے جرائم کو تحفظ اور سولہ کروڑ عوام کو محکوم، غلام، قیدی اور بے بس بنانے کا حکومتی فریضہ ادا کیے جا رہے ہیں۔ حکمران اس کے عوض ان کو شاہی تنخواہیں اور اَن گنت شاہانہ سرکاری مراعات سے نوازتے، ان کی تعداد بڑھاتے چلے آرہے ہیں۔ کیا اس غاصبانہ اور استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہیے یا نہیں!

۲۰۔ کیا مغربی جمہوریت کی سیاست کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے قوانین کے تحت مجرم حکمرانوں کو اربوں، کھربوں کے غبن اور لوٹ مار کے کیس ختم کرنے والے مجرم کون ہیں۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کو کن مجرموں نے مسلط کر رکھا ہے۔ مجرم حکمرانوں کے خلاف افرادی اور اجتماعی قتال کے کیسوں کو معاف کرنے والے مجرم کون ہیں؟

۲۱۔ پاکستان کے نظام مملکت کو چلانے والے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کے ملازم، خادم اپنا سرکاری روپ بدل کر ملک کے حکمران بن چکے ہیں۔ عوام کے بنیادی حقوق کو سلب کرتے چلے آرہے ہیں۔ ستر فیصد کسانوں کی پیداوار اور انتیس فیصد مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں کی مصنوعات کو مختلف حکومتی ہتھکنڈوں سے چھین لیتے ہیں۔ ملکی ملکیتوں کو اپنی وراثت میں بدلتے جاتے ہیں۔ ملکی پیداوار اور مصنوعات کو اپنے قبضہ میں کرتے جاتے ہیں۔ قیمتیں بڑھاتے، ملک میں پیداوار اور مصنوعات کا ذخیرہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ سب سے پہلے مانگ اور سپلائی کی حالت خراب کرتے ہیں۔ حکومتی سطح پر اس گھناؤنی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔ ملک میں لوٹ مار مچاتے، ذخیرہ اندوزوں، سمگلروں جیسے استحصالی طریقہ کار کو تجارت کا حصہ بناتے چلے آرہے ہیں۔ ملک میں ناجائز ذرائع آمدن کے کاروبار کو حکومتی سطح پر روکنے کی بجائے فروغ دیتے ہیں کیونکہ ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں اور تجارتی اداروں کے مالک بھی ہیں اور ملکی تجارت کے وارث بھی ہیں وہ ملک کے استحصالی نظام تجارت کے تاجر بھی ہیں اور استحصالی نظامِ حکومت کو رائج کرنے والے حکمران بھی ہیں۔ وہ ہر جرم کو تجارت اور ان تجارتی جرائم کو حکومتی سطح پر تحفظ فراہم کرتے ہیں نظام مملکت چلانے والے ملکی خادم، عوام کے اصل غلام ملک کے مغربی جمہوریت کے جرائم کدہ کے مجرم حکمرانوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں جو حکومتی ایوانوں کو سجاتے ہیں۔ کوٹھیوں اور محلوں کو فروغ دیتے ہیں ملکی سرمایا، تجارت، املاک، ذرائع آمدن کو اپنی ملکیت اور ملکی خزانہ کو اپنی وراثت بناتے ہیں۔ اسی اقتدار کی نوک پر تجارتی اداروں پر قبضہ بھی کرتے ہیں اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، بلیک مارکیٹنگ، سمگلنگ، ذخیرہ اندوزی کے تمام جرائم پر یہ مجرم کنٹرول بھی کرتے ہیں۔

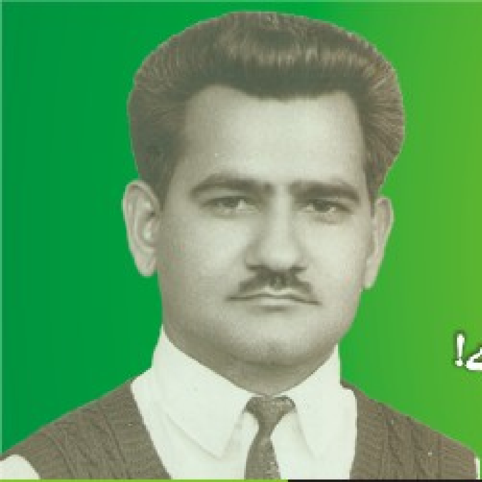

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۲۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنی بود و باش کو جدید ڈیکوریشن سے عیاں کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ حکومتی ایوانوں اور محلوں کے سامنے انمول قیمتی ذاتی اور سرکاری بلٹ پروف گاڑیوں اور گن مینوں کی بہتات پائی جاتی ہے۔ جمہوریت کے ممبران کے لیے اسمبلی ہالوں کو سجاتے ہیں۔ انھی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے جمہوریت کے نام پر ہر جرم کو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف قانون پاس کرتے اور مسلط کرتے ہیں۔ پاکستان جمہوریت کے ممبران کی تجارتی مارکیٹ بھی ہے اور وہ حکمران بھی ہیں۔ وہ بلیکیے اور ذخیرہ اندوز بھی ہیں۔ وہ سمگلر بھی ہیں اور تجارتی لُٹیرے بھی ہیں۔ وہ ہوس زر کی خون ریزیوں کی نمائش میں بھی عیاں ہیں اور استحصالی نظام مملکت کے اعلیٰ کردار بھی ہیں۔ وہ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے ملکی عوام کا قتال بھی کرتے ہیں اور ان مرنے والوں کی لسٹ امریکہ کو مہیا کر کے اس کا معقول معاوضہ بھی لیتے ہیں۔ واہ رے واہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے اتحادی حکمرانو تم تو اپنی ہی بیٹی عارفہ صدیقی اور عوام کو پکڑ کر جو امریکہ کے ظلم کے خلاف جنگ لڑتے ان کو امریکہ کے حوالے کرتے رہے۔ امریکہ ان کو لوہے کے پنجروں میں بند کر کے عبرتناک سزائیں دیتا، بھوک اور اذیتوں میں سے گذارتا اور تم اس کا معقول معاوضہ لیتے رہے۔ حکمرانی کرتے رہے!

۲۳۔ تم وہی چودہ سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں کا ٹولہ ہو جنھوں نے سکھوں کی آزادی کی تحریک کو ختم کرنے کے لیے سات سے نو ہزار کی لسٹ مہیا کر کے ایک ہی گھنٹے کے اندر اندر ان کا قتال کروا دیا تھا۔ ان کی آزادی کی تحریک کو ختم کروا ڈالا۔ کمال یہ ہے کہ وہ ایسے تمام اسمبلیوں کے سیاسی مجرم ممبران بھی ہیں اور ملک وملّت کے خلاف ہر جرائم کو فروغ دینے والے قوانین کے حکمران بھی ہیں۔ اب اس استحصالی مجرمانہ جمہوریت کی سیاست کا وقت گزر چکا ہے۔

۲۴۔ اے لیڈرانِ کرگساں ملک کے معاشی اور معاشرتی جسد کو نوچنے والو! اب وقت آن پہنچا ہے۔ کہ آپ ٹیبل پر بیٹھیں۔ ملک سے نہ بھاگیں۔ سولہ کروڑ عوام کے سامنے آئیں، اپنی خطاؤں کو تسلیم کریں اپنی تمام ملکیتیں اور وراثتیں ملکی خزانہ میں جمع کروائیں۔ عوام سے معافی مانگیں۔ اگر تم سب سیاسی رہنما اور حکمران اس اجتماعی معافی سے گریز کرتے ہو تو عوام کو تم نے اس قدر رنالاں اور ان کا سانس لینا دشوار کر رکھا ہے کہ عوام کے پاس اور کوئی راستہ نہیں رہا یا تو وہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ختم کر ڈالیں اور تمہارے اثاثوں پر قبضہ کر لیں یا خود اور اپنی اولادوں کو ٹیکسوں کی ادائیگی، بھوک ننگ کی موت سے ہمکنار کر دیں یا خودکشیوں، خودسوزیوں کے جام پی کر موت سے ہمکنار ہوتے جائیں۔

عوام الناس کے خلاف دہشت گردی کی جنگ فوج اور عوام کا کھلا قتال کروانے کے مترادف ہے۔ فوج اور عوام ایک کنبہ، ایک قبیلہ، ایک نظریات اور ایک ہی قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ کے ماننے والے اور ایک ہی ملک کے وسنیک ہیں۔ امریکہ اور افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ تصور کرنا ایک کھلا دھوکہ اور ایک کھلی حماقت ہے۔ امریکہ اور بیرونی طاقتیں تمہارے اقتدار کو تحفظ نہیں دے سکتیں۔ فوج کو ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے کے ایجنٹوں اور جدید اسلحہ سے لیس دہشت گردوں کو ختم کرنے کی آڑ میں اپنے عوام اور ان کے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بحالی اور جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کرنے کی بات کرنے والوں کو شرپسند، رجعت پسند، طالبان، دہشت گرد اور باغی بنا کر غیر ملکی ایجنٹوں کا نام نہ دو۔ اہلِ وطن کا قتال اور سکون برباد نہ کرو اہل کرم کی بات کرو۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ کرو۔

۲۵۔ کیا پاکستان چھ ہزار جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، فوجی ڈکٹیٹروں کے حکومتی ٹولہ، ان کے طبقاتی شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور ان کے سرکاری ملازمین کا ہی ملک ہے؟

۲۶۔ کیا پاکستان چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز، ایک وزیر اعظم، اور صدر پاکستان کے استحصالی ٹولہ کے آمروں کا ملک ہے؟ کیا پاکستان چار اسمبلیوں کے غاصب ٹولہ کے ممبران ایم پی اے، سپیکروں، مشیروں، وزیروں کی ملکیت ہے؟ کیا پاکستان قومی اسمبلی کے ایم این اے، سپیکر، مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزیر اعظم اور صدر مملکت جیسے استحصالی ٹولہ کے مجرم حکمرانوں کی وراثت ہے؟ کیا پاکستان قلیل سے ٹولہ کے سینیٹرز کے ممبران اور ان کے چیئرمین کے چند دہشت گردوں کی لوٹ مار کی قانون سازی کو جائز قرار دینے والے استحصالی این آر او کے مجرموں کی مارکیٹ کا نام پاکستان ہے؟

۲۷۔ کیا پاکستان کے صوبائی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے چار چیف سیکرٹریوں، سیکریٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ اور ڈپٹی سیکریٹریوں کے شاہی قبیلہ کے افراد کا نام پاکستان ہے؟ کیا پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کمشنروں ڈپٹی کمشنروں، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنروں یا ان کے پجارو مارکہ کرپٹ تحصیلداروں، انکے سٹاف اور پٹواریوں کا نام پاکستان ہے؟

۲۸۔ کیا پاکستان وفاقی حکومت کے مراعات یافتہ شاہی قبیلہ کے شاہی سیکریٹریوں، ایڈیشنل، جائنٹ، ڈپٹی سیکرٹریوں کے استحصالی نظامِ حکومت کے ماسٹر مائنڈ دانشوروں کا ملک ہے؟

۲۹۔ کیا پاکستان کے وفاقی اور صوبائی انتظامیہ کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انتظامیہ، آئی جی۔ ڈی آئی جی۔ ایڈیشنل ایس پی۔ ایس پی، ڈی ایس پی، انسپکٹروں اور تھانوں کے سرکاری عہدیداروں جن کے ذریعے حکمران ٹولہ اور اعلیٰ سرکاری طبقہ کے عہدیدار، ان سے اپنی من مانی کرواتے، سولہ کروڑ پاکستانیوں کو یرغمال بناتے آرہے ہیں۔ کیا حکمرانوں کے احکام، سفارش، رشوت کے ذریعے بے گناہ انسانوں پر جسمانی تشدد اور پھر جیلوں میں بند اور معصوم، بے قصور انسانوں کو پھانسی کے پھندے پر لٹکانے کا نام پاکستان ہے؟ انگریز کا یہ استحصالی اور مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کا حکومتی ٹولہ اسی کی جمہوریت کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کو محکوم اور قیدی بنا چکا ہے۔ کیا اس استحصالی نظامِ حکومت کا ختم کرنا ایک طیّب فریضہ اور اتم عبادت نہیں ہے؟

۳۰۔ کیا پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے عدلیہ کے چیف جسٹس سپریم کورٹس اور ان کے منصفوں کے طبقہ کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر اور حکمرانوں کے ہر قسم کے جرائم کو قوانین بنانے پر معمور نہیں کر رکھا۔ مجرم فوجی ڈکٹیٹر، سیاسی مجرم حکمران، محکوم عدلیہ کے جرائم کی نشانیاں نہیں ہیں۔ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اس کے مطابق اسلام کے نفاذ کو سبوتاژ کرنا اسی استحصالی محکوم عدلیہ کی پشت پناہی کا نتیجہ نہیں! کیا پاکستان کے آئین کو توڑنے والے غاصب مجرم فوجی ڈکٹیٹروں اور ان کے مجرم حکومتی ساتھیوں کو تحفظ فراہم کرنے کا نام عدلیہء پاکستان جاری ساری نہیں ہے۔ کیا چیف جسٹس پاکستان، ان کے منصفوں کو ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مطابق ملک کے مجرم فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے حکومتی ٹولہ کے خلاف قانونی کاروائی کرنا ان کے لیے جرم بن نہیں چکا۔ حکمرانوں کے قتال کے کیسوں کو فوجی ڈکٹیٹر کا معاف کرنا۔ ان کے تمام لوٹ کھسوٹ کے جرائم کو واش کرنا اور ان کو حکومت میں شامل کرنا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے کھلے جرائم نہیں ہیں۔ کیا عدلیہ کی یہ خاموشی یہ غفلت یہ عدل کش پالیسی ملک کی تباہی میں برابر کی شریک نہیں رہی! کیا چیف جسٹس افتخار چوہدری نے عدلیہ اور ملک میں ایک انقلاب برپا کر نہیں دیا؟ کیا اب بھی این آر او کے مجرم اقتدار پر قابض رہیں گے۔ کیا چیف جسٹس آف پاکستان اپنا نام ان مجرموں کی لسٹ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ جرائم جاری رہیں گے۔ کیا عوام اپنا مال و متاع ان مجرموں سے واپس نہیں لے گی؟

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۱۔ جب پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ نے ظلم و جبر اور انسانی قتال کی انتہا کر دی۔ پاکستان کی سرزمین امریکہ کو افغانستان پر حملے کرنے کی عوام کی خواہش کے خلاف رات کے اندھیرے میں چھپ کر اجازت دے دی۔ ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر اپنی ہی حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز، وزیر و مشیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سفیر و سپیکرز، وزیراعظم اور صدر پاکستان کے عہدے وقف کر دیے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے طریقہ کار کے ذریعے قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف مغربی جمہوریت کے کفر کے ڈنکے بجا دیے۔ فحاشی بے حیائی، بدکاری۔ زنا کاری کی کھلی اجازت دیدی۔ ملک کو ریڈ لائٹ ایریا اور مساج سنٹر بنا کر رکھ دیا۔ پہلے ۴۹ فیصد شاہی ٹولہ کے حکمران ملک کو لوٹتے تھے اب اسی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات بھی ان کے ساتھ شامل کر دی گئیں۔ ان کے مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ، فوج کے شاہی طبقہ کی تعداد نہ پوچھو! سٹیل مل اور ملکی املاک کو اونے پونے داموں فروخت کرنے، گندم کے سکینڈل، گاڑیوں پر پابندی ختم کرنے اور سات سال کے عرصہ تک اقساط میں زرمبادلہ کی شکل میں ادا کرنے کے جرائم عدلیہ کے سامنے آئے۔ لال مسجد اسلام آباد اور اس کے ساتھ منسلک مدرسہ حفصہ کے طلبا اور طالبات نے ان کے ان حکومتی جرائم کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کے نفاذ کی بات کی۔ پرویز مشرف اور اس کے حکومتی درندوں مسلم لیگ ق، ایم کیو ایم، عوامی مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں نے ان کا قتال کر کے رکھ دیا۔ پاکستان کی تاریخ میں جسٹس افتخار چوہدری ایک ایسے چیف جسٹس سپریم کورٹ آئے جنھوں نے ان جرائم کے خلاف از خود فوجی ڈکٹیٹر، اسکے حکومتی ٹولہ کے خلاف نوٹس لیا اور کاروائی عمل میں لائی جو اس کی تباہی کا باعث بنی۔

۳۲۔ پرویز مشرف فوجی ڈکٹیٹر نے حکومت چھوڑنے سے قبل ملک کے ساتھ ایک بہت بڑا جرم کیا۔ اس نے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم حکومتی ٹولہ کے ملک بدر، بھگوڑوں، مفروروں کو مغربی جمہوریت کے سیاسی حکومتی نظام کے مطابق ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت تمام مجرمان کو عام معافی نامہ جاری کر دیا اور ان سے اپنی جان کی امان چاہی۔ امریکہ کی مرضی کے مطابق الیکشن کروائے۔

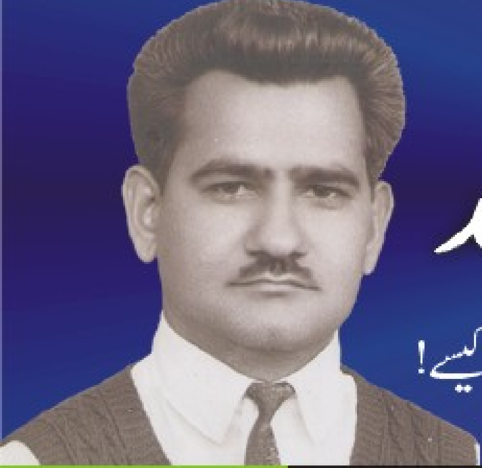

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ایک طرف امریکہ اور اپنی پسند کے سیاسی مجرموں کے ساتھ ڈیل کر کے ان کو ۵۶ ارب روپے کی کثیر ضبط شدہ رقم جو سوئس بنکوں میں پڑی تھی واگزار کر دی۔ گیارہ سال کا سود بھی ادا کیا گیا۔سرے محل کا کیس بھی ختم کیا۔قتال کے کیس بھی معاف کیے۔ایم این اے کے لیے بنیادی تعلیم بی اے سے کم کر کے میٹرک کر دی گئی بینظیر کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے قتل کروا دیا۔اس کا تمام فائدہ پی پی پی کے آصف علی زرداری کو ملا۔بھٹو خاندان اور پرانے بینظیر کے ساتھیوں کو ختم کر دیا گیا۔امریکہ نے اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف کو الیکشن سے باہر رکھا۔مجرموں پر مشتمل نئی حکومت قائم ہوئی۔انہوں نے ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی امریکی پالیسیوں کو اسی طرح جاری رکھا۔موجودہ حکمران اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے رہنما لب کشائی کرنے کے قابل نہیں رہے۔حکومتی سرکاری ملازمین اور مراعات یافتہ طبقہ کو خریدنے کے لیے اور حکومتی ٹولہ کے حکمرانوں کو خوش کرنے کے لیے ان کی تنخواہیں اور سرکاری سہولتیں بڑھا دی گئیں۔اس رشوتی، استحصالی طریقہ کار سے حکمران ٹولہ شاہی مراعات یافتہ طبقہ اور سرکاری ملازمین تو خوش ہو گئے لیکن سولہ کروڑ اہلِ وطن کو بے پناہ ٹیکس، بیروزگاری، غربت،، تنگدستی، بجلی، پانی، گیس اور ضروریات حیات کی قیمتوں میں ان مجرموں کے شاہی اخراجات برداشت کرنے کے لیے اضافہ کر دیا۔چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری ان جرائم کو روکنے میں تاخیر کیوں کر رہے ہیں۔کیا یہ این آر او کے مجرموں کا ٹولہ ان کے راستہ میں حائل یا ان کو چلنے ہی نہیں دیتا۔کیا یہ تمام جرائم این آر او کی زد میں نہیں آتے۔تمام حکومتی مجرم حکومت میں بیٹھ کر جرائم کے نشان مٹاتے جا رہے ہیں۔کیا ان جرائم کی لسٹیں الیکشن سے قبل ان مجرم حکمرانوں کی شائع کر دی جاتیں تو کیا یہ الیکشن میں حصہ لے سکتے تھے۔کیا عوام ان کو کامیاب ہونے دیتے اب بھی ریفرنڈم کروا کر اپنی حیثیت کو دیکھ لیں۔سولہ کروڑ عوام کے ساتھ ان مجرموں نے ایک کھلا دھوکہ کیا ہے۔اب تمام جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم رہنما اور ان کے کارندے این آر او کو ختم کرنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھے ہو رہے ہیں۔عوام اور عدلیہ ان کا بہتر علاج جانتے ہیں۔یاد رکھو پاکستان کے سولہ کروڑ طالبان ان حکومتی مجرموں کو کسی قیمت پر معاف نہیں کریں گے۔مخلص اور وطن پرست سیاستدانوں کو جو ان جرائم میں شامل نہیں ان کو سولہ کروڑ عوام کا کھل کر ساتھ دینا ہو گا۔یا اللہ ملّت کی رہنمائی فرما اور اس کو راہ راست کی منزل کا مسافر بنا۔آمین

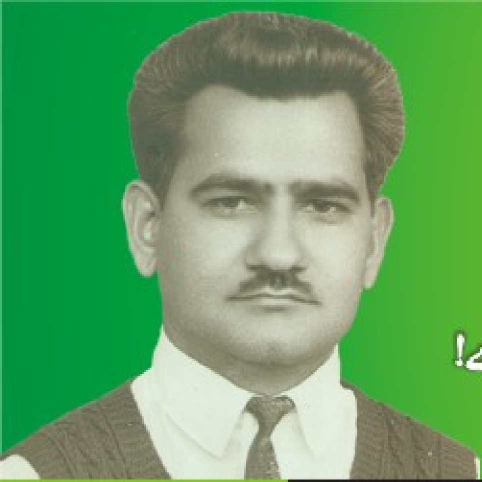

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر سولہ کروڑ اہلِ وطن کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ ملک کا خزانہ، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ملکی تجارت، اندرون بیرونی قرضے اور تمام ملک کا مال ومتاع اس شاہی حکمران ٹولہ اور ان کے شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ کی ملکیت اور ان کے شاہانہ تصرف میں نہیں ہے۔ ان کے علاوہ ملک کے ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد محنت کشوں، ہنرمندوں یا عوام الناس کے کسی ایک فرد کو بھوک، ننگ، غربت، فاقہ، بیروزگاری، بیماری اور خودکشی سے بچانے کے لیے ان غاصب حکمرانوں نے ان کو ایک پائی بطور گزارا الاؤنس یا علاج معالجہ کے لیے کبھی دیا ہے تو سولہ کروڑ عوام کو بتادو جو اس ملک کے مالک اور وارث ہیں! کیا جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے ملک کو اباجی کی وراثت بنا نہیں رکھا ہے۔ کیا یہ نظامِ مملکت اس لیے تمہارے سپرد کیا جاتا ہے کہ تم جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہء ضرورت کے حکومتی جرائم کے ذریعے ملک کے سولہ کروڑ عوام کے وسائل، مال ودولت اور خزانہ کو اپنی ملکیت بناتے جاؤ۔ اے مجرمانِ ملت! تم ہی کو ایک ایک پائی کا حساب اہلِ وطن کے سولہ کروڑ عوام کو دینا ہوگا۔ عدلیہ سے انصاف کروالو! ورنہ عوام انصاف از خود کرنا جانتے ہیں۔

۲۔ پاکستان میں جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کا جمہوریت کا باطل، غاصب نظامِ حکومت دین محمدی ﷺ کے شورائی جمہوری نظام کے خلاف کس نے مسلط کر رکھا ہے۔ ملک میں کم وبیش چھ ہزار افراد پر مشتمل اسی شاہی استحصالی ٹولہ کے جمہوریت پسند سیاستدانوں کی نسل در نسل اجارہ داری کس نے رائج کر رکھی ہے۔ ملک کو جمہوریت کا جرائم کدہ کس نے بنا رکھا ہے۔ کیا سرمایہ داروں، جاگیرداروں ٹولہ کے بلاولوں کے علاوہ سولہ کروڑ عوام کی مائیں بلاول پیدا نہیں کرتیں! کیا یہ غیر فطرتی طریقہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کب تک اس ملک پر جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرموں کی اجارہ داری مسلط رہے گی۔

۳۔ پاکستان میں جمہوریت کے الیکشنوں میں تیس پینتیس فیصد ملکی عوام حصہ لیتے ہیں۔ اس حقیقت کو بار بار بتانا ضروری ہے کہ فرض کرو اگر ایک ایم این اے کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں چودہ سیاسی جماعتیں اس حلقہ الیکشن میں شمولیت کرتی ہیں۔ ایک جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ لے کر ممبر بن جاتا ہے۔ چودہ سیاسی جماعتوں میں تو اعلیٰ استحصالی شاہی جماعت کا بدکردار نمائندہ کثرت رائے سے منتخب ہو کر اسمبلی کا ممبر بن گیا۔ لیکن بقایا تیرہ سیاسی جماعتوں کے پاس ۸۰ ہزار ووٹ موجود ہوتا ہے۔ وہ ان کا نمائندہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

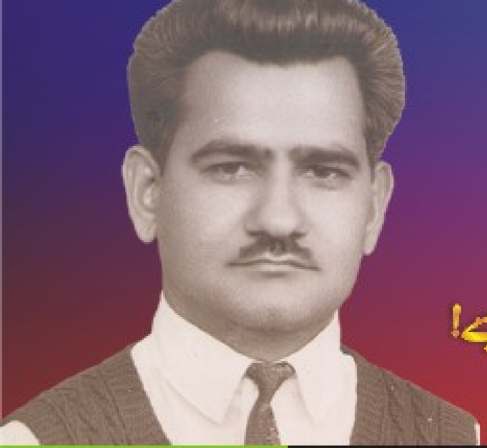

بابا جی عنایت اللہ

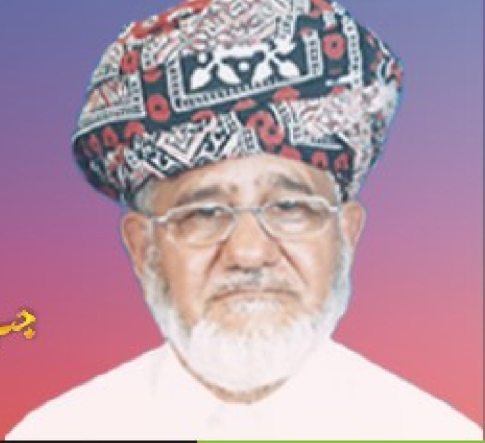

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ملک میں جمہوریت کے الیکشنوں کا نظام آمروں کا حکومتی ٹولہ تیار کرتا ہے۔ جس میں صرف شاہی جاگیردار، سرمایہ دار غاصب مجرموں کا استحصالی ٹولہ حصول اقتدار کے لیے جمہوریت کے الیکشنوں میں اپنے اپنے حلقہ انتخاب سے حصہ لیتا ہے۔ جو ملک کے اعلیٰ قسم کے رہزن، لٹیرے اور بدقماش معاشی دہشت گرد ہوتے ہیں وہ کامیاب ہو کر اسمبلی ممبران کا تاج پہن کر حکومتی پنڈال پر قابض ہو جاتے ہیں اور ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بن جاتے ہیں۔ یہ قلیل سا مجرم ٹولہ سولہ کروڑ افراد کے حقوق، اقتدار کی نوک پر جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے لوٹتا، چھینتا اور غصب کرتا چلا آرہا ہے۔ ملک پر جمہوریت کے اس استحصالی ٹولہ کی اجارہ داری کیسے اور کس نے غیر اسلامی طرزِ حیات کی مسلط کر رکھی ہے عوام بہتر جانتے ہیں۔ یہ سبھی حکمران جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم کی پیداوار ہیں۔ کہاں گیا وہ ۱۹۷۳ء کا اسلامی آئین جس کے تحت ان مجرموں کو نشانہ عبرت بنایا جانا تھا!

۴۔ پاکستان میں جمہوریت کی تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیروں، مشیروں، پارلیمانی سیکٹریوں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، سپیکروں، وزیراعظم، صدر پاکستان جیسے مجرم جو اربوں کے ڈاکے اور قتال کے مختلف جرائم میں ملوث ہیں نظریہ ضرورت کے تحت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے سودا بازی کر کے حسب دستور تمام کیسوں سے پاک صاف ہو چکے ہیں۔ ان کو اربوں، کھربوں کی ضبط شدہ رقمیں بمع گیارہ سالوں کے سود کے واپس کر دی گئیں۔ بی اے کی ڈگری ختم کی شرط کر دی گئی۔ اس کی جان بخشی اور ظالمانہ ملک دشمن پالیسیوں کو جاری رکھنے کے وچن بیرونی طاقتوں کی سرپرستی میں طے کیے گئے۔ بینظیر صاحبہ کو قتل کروایا گیا۔ اس کے مجرم ہی اس کا فائدہ الیکشنوں میں حاصل کر کے عوام الناس کو گمراہ کر کے ممبران منتخب ہو کر حکومتی پنڈال میں پھر پہنچ گئے۔ غریب عوام کی پارٹی میں تمام نامور جاگیردار اور سرمایہ دار پاکستان پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے۔ تمام پارٹی کے بنیادی ورکروں کا نام مٹا دیا گیا۔ انھوں نے اسمبلیوں میں بیٹھ کر امریکہ کے زیر سایہ ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ لگائی جمہوریت کے کرپٹ نظام کی روشنی میں آپس میں خرید و فروخت کر کے مشاورتیں، وزارتیں، سفارتیں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیراعظم، صدر پاکستان کے عہدوں کی خرید و فروخت کے سودے طے کیے۔ ایک دوسرے کے ساتھ دھوکہ بازی، فریب اور جھوٹی سیاسی شطرنج کی بازی کھیلی۔ قرآن پاک پر ہاتھ لگا کر جھوٹ بولنے والے ملک کے مجرم ملک کے حکمران بن گئے۔ ملک اور ملکی عوام کی سربراہی، اقتدار، حکومت بدترین مخدوش لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچانے والے کون ہیں؟ جمہوریت کے سیاسی مجرم رہنماؤں کو عوام اب اچھی طرح پہچان چکی ہے۔ تمام ملکی سیاستدان ایک ہی مجرم ٹولہ کے افراد ہیں جو سولہ کروڑ عوام کو سرعام بار بار دھوکہ دیتے اور حکومتیں بناتے اور لوٹتے چلے آرہے ہیں۔ مغربی جمہوریت، اسکے نظام حکومت، اسکے الیکشنوں، ملکی وسائل، خزانہ پر حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ ملکی عوام انکی رعیت، ملک انکی ملکیت، عوام انکے ووٹر، قیدی، غلام محکوم بن چکے ہیں۔ عوام کو اب تمام سیاسی مجرموں کو فارغ کر کے اہل وطن مسلم امہ کو قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

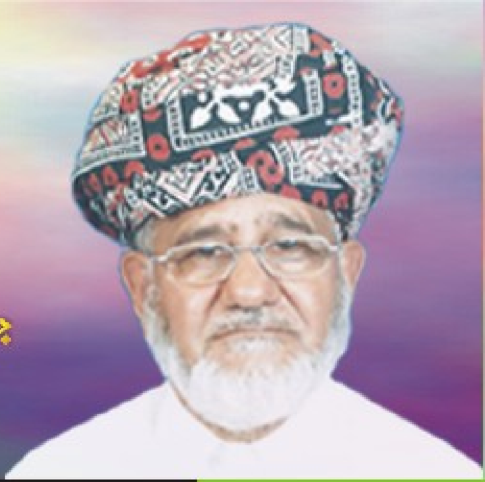

۵۔ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے جس طرح لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے دینی مدارس کے طلبا، طالبات اور معلمات کے خلاف ٹی وی اور تمام سرکاری مشتہری کے اداروں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے بے بنیاد، جھوٹے الزامات لگا کر اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد بنا دیا۔ ان کی مسجد اور تعلیمی ادارے مسجد حفصہ کو جدید اسلحہ کا ڈیمپ اور افغانستان اور دوسرے ممالک کے دہشت گردوں کا ٹریننگ سنٹر بنا کر رکھ دیا۔ اس طرح اسلام اوراس کے طلبا اور طالبات کے کردار و تشخص کی مشتہری کی کہ دشمن تو کجا اپنے بھی ان سے نفرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ دینی مدارس کے طلبا، طالبات، معلم و معلمات اور دین محمدی ﷺ کی امت کا دنیا کے سامنے ایک ایسا نا مناسب کردار و تشخص ملکی آئین توڑنے ملکی غدار، ملک دشمن ایک فوجی ڈکٹیٹر اوراس کے دہشت گرد سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے میڈیا کے ذریعہ پیش کیا۔ جس نے مسلمانوں اور دین محمدی ﷺ کے پیروکاروں اور دین محمدی ﷺ کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا کردار مسخ کیا، دوسرے ان کو دنیائے عالم کے سامنے دہشت گرد، خودکش حملہ آور، انسانیت کے دشمن اور دینی درسگاہوں کو دہشت گردی کے ٹریننگ سنٹر بنا کر پیش کر دیا۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اوراس کے اقتدار پرست مجرم حکومتی ٹولہ کے ہاتھ لگ چکا تھا انہوں نے امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کی ملک دشمن، دین کش زبان ملک کے تمام ذرائع ابلاغ اور ٹی وی کے منہ میں رکھ دی گئی۔ جمہوریت کے مجرم حکومتی دہشت گردوں نے اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے سولہ کروڑ عوام کو دہشت گرد اور ملک دشمن بنا دیا۔

۶۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف ایک مسلم کش امریکی ایجنٹ کے روپ میں ایک بدترین ملک دشمن بے رحم درندہ حکمران بن کر ابھرا۔ کیا یہ سیاسی، مذہبی سیاسی جماعتوں کے چودہ رہنما بتائیں گے کہ پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر اہلِ وطن کو ایک بہت بڑا دھوکہ دے کر اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، مشیر و وزیر، سپیکر و سفیر، وزرائے اعلیٰ و گورنر، وزیر اعظم اور صدر مملکت کے عہدے وقف کر دیے۔ ہارس ٹریڈنگ کے جرائم سے اکٹھے کیے ہوئے مجرموں کی اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے حقوق نسواں کا استحصالی مجرمانہ قانون پاس کروالیا۔ اسی طرح پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے لیے ملک کی لامتناہی افواج کا راستہ کھول لیا۔ اس کے بعد ۴۹ فیصد غاصب حکمرانوں اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ان کی ہی مستورات کا مزید حکومتی اخراجات کا بوجھ سولہ کروڑ عوام پر ڈال دیا۔ مخلوط حکومت مخلوط مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کی حکمرانی سے انھوں نے ملک کے وسائل ذرائع آمدن تجارتی ادارے، ملکی خزانہ پر ایک خوفناک شب خون مارا اور ملکی معیشت لوٹنے کا دروازہ کھول لیا۔

مخلوط معاشرے کے ذریعے قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف ملک کو ریڈ لائٹ ایریا بنا کر رکھ دیا۔ پاکستان کو مغربی تہذیب عریانی فحاشی بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کا گہوارا بنا دیا۔ گلی محلوں، شہروں، سرکاری دفتروں میں مساج سنٹر کھول دیے گئے۔ اس معاشی، معاشرتی اور دینی نظامِ حیات کو ختم کرنے والوں کے خلاف لال مسجد اور مسجد حفصہ کے طلبا، طالبات نے کھل کر اس فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کی مخالفت کی۔ یہ احتجاج کم وبیش چھ ماہ تک جاری رہا۔ حکمران ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے حقائق کو چھپاتے، ان کو بین الاقوامی دہشت گرد بناتے رہے۔ جب یہ تحریک زور پکڑنے لگی تو فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکمرانوں نے ان کی مسجد اور تعلیمی ادارے حفصہ اور ان کی رہائش گاہوں کو پولیس، رینجرز کے ذریعے ان کا گھیرا تنگ کر دیا۔ ان کی بجلی سوئی گیس اور ہر قسم کی خوراک بند کر دی۔ حتیٰ کہ ان کا پانی بھی بند کر دیا۔ ٹی وی اور تمام ذرائع ابلاغ کے اداروں نے ان کی مسجد اور مدرسہ کو عالمی دہشت گردوں کا بین الاقوامی مرکز بنا دیا۔ پھر فوج کے ذریعے طلبا، طالبات، ان کے معلم ومعلمات کا نو دن تک قتال جاری رکھا۔ ان کی لاشوں کو فاسفورس بموں اور دوسری جدید ٹیکنیک کے ذریعے جلاتے رہے۔ کم وبیش چار ہزار معصوم، بیگناہ، نفاذِ اسلام کی بات کرنے والے طلبا، طالبات کا قتال اور انکا نام ونشان مٹا کر رکھ دیا۔ فطرتی تقاضا تھا کہ اس المیہ پر تمام ملک کے عوام فوج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ فوجی افسران کا قتال جاری کر دیا۔ عوام کے انمول فوج جیسے سرمائے کو اس بدخو، بدبخت اور بے دین انسانی قاتل فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے اتحادی مجرم حکومتی ٹولہ نے فوج کی عزت وحرمت کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ لوگ فوج سے نفرت کرنے لگے۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر کا حقوق نسواں کے نام سے غیر آئینی پاس کیا ہوا قانون اسی مجرم ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کا ملکی خزانہ لوٹنے کا قانون نہیں! کیا ان جرائم کو یہی مغربی جمہوریت کا مجرم ڈاکو، رہزن، استحصالی ٹولہ اور طبقہ کبھی ختم کرے گا۔ ہرگز نہیں! یہ تو سولہ کروڑ محکوم عوام کا معاشی خون پیتے رہیں گے! اب عدلیہ ہی تمام حکومتی مجرموں کے این آر او کے تحت معاف کیے گئے جرائم کا فیصلہ کرے گی۔

۷۔ اس سے قبل امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے افغانستان جیسے برادر ہمسائے ملک پر بغیر کسی وجہ کے طاقت کے نشہ میں گم ورلڈ آرڈر اور اپنی حاکمیت کی تکمیل کی خاطر جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ کر دیا۔ ایک فوجی آمر، اس کے مجرم حکومتی ساتھیوں نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو اپنے ملک کی سرزمین کو جنگی طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیدی۔ اہلِ وطن کو دھوکہ دینے کا مرتکب ہوا۔ امریکیوں سے مل کر افغانستان کی معصوم، بے گناہ عوام کے ساتھ ایک انسانیت سوز قتال کا جرم اور ظلم کیا۔ افغانستان کے پانچ چھ لاکھ انسانی جانوں کا قتال ہوا۔

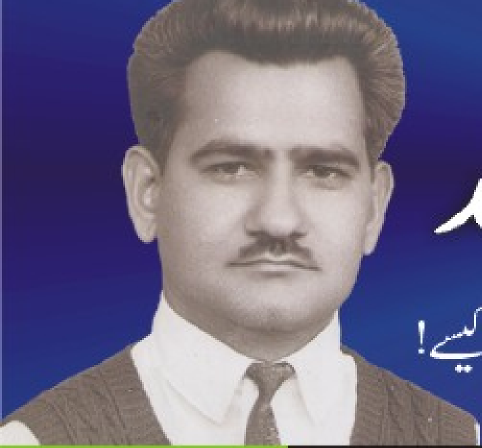

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بے شمار افراد کے اعضا فضا میں اڑتے رہے۔ لاتعداد معصوم، بے گناہ بچے بوڑھے، مرد و زن معذور ہوئے۔ افغانی حریت پسندوں کو جو وہاں سے بھاگ کر پاکستان کی حدود میں آتے ان کو امریکیوں کے حوالے کرتے، وہ ان کو پنجروں میں بند کر کے اپنی جیلوں میں منتقل کر دیتے۔ یہ ملی، ملکی اور انسانیت کے قاتل کا مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا وزیر اعظم شوکت عزیز دونوں اسلام دشمن لوگ تھے جو ایک مخصوص مشن پر مغربی طاقتوں نے پاکستان پر مسلط کیے تھے۔ آج بھی وہ انسانی قاتل اور ملک دشمن رہزن جو پاکستان میں مختلف کیسوں میں درکار ہیں، مغرب کی گود میں بیٹھے، شاہی محل خرید کر عیش کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کا پیدا کیا ہوا افغانستان کا المیہ پاکستان کی عوام اور افواج کے درمیان ایک نفرت کا سبب بن چکا ہے۔

۸۔ اس سے قبل ایک فوجی بد بخت ڈکٹیٹر جنرل یحییٰ خان آیا۔ اس نے اور اس کے حکومتی ٹولہ نے مشرقی پاکستان کو الگ کر دیا۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا گیا۔ چار وزرائے اعلیٰ چار گورنرز، چار سپیکر چار اسمبلیاں بنا گیا۔ مشرقی مغربی پاکستان کے ۸۷ ایم این اے، ۱۴ وزیروں، چار مشیروں کی جگہ ۱۹۰۰ ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، لاتعداد مشیروں، وزیروں اور اَن گنت مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج کو ملکی معیشت پر نسل در نسل ان مجرم حکمرانوں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی نسلوں کے حوالے کر گیا دوسرا یہ بد بخت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف آیا جس نے حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق کے نام پر شاہی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات اور ان کی نسلوں کو ملک کے ۵۱ فیصد وسائل، ذرائع آمدن، ملکی خزانہ ان کے حوالے کر گیا۔ اس کے علاوہ جمہوریت کے مخلوط نظامِ حکومت کے ذریعے مرد و زن کے ملاپ سے جنسی آزادی دے کر قرآن حکیم کی دینی تہذیب اور اسلامی معاشرہ کو ختم کر گیا۔ اس کے بعد موجودہ حکمرانوں نے قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف اس مجرمانہ نظام کو ختم کرنے کی بجائے ملکی خزانہ لوٹنے، بدکاری پھیلانے کا عمل اسی طرح جاری رکھا۔ حکومتی ٹولہ نے جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت اہلِ وطن کے جسد پر ایک معاشی اور معاشرتی کینسر بنا دیا ہے۔ ان عیاش مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ملک کو جرائم کدہ بنا دیا ہے۔

۹۔ کیا موجودہ حکمران جو فوجی ڈکٹیٹر کے ساتھ ڈیل کر کے حکمران بنے ہیں، اس کی بطور بی ٹیم کام کر رہے ہیں اہل وطن کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ طالبان کی شکل میں امریکہ کے سی آئی اے، انڈیا کے را اسرائیل کے موساد کے خطرناک تربیت یافتہ جدید اسلحہ سے لیس دہشت گرد ایجنٹوں کے ذریعے سوات اور شمالی علاقہ جات اور پورے پاکستان میں ریموٹ کنٹرول اور خودکش حملوں کے ذریعے معصوم عوام کا قتال کون کروا رہا ہے۔ اسلحہ اور طالبان کن کے پکڑے جا رہے ہیں۔

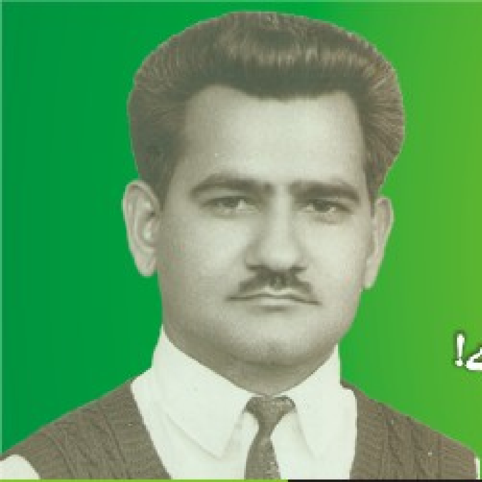

کیا امریکی ڈرون حملے اور افواج پاکستان قتال عوام کا کر رہی ہیں یا امریکی سی آئی اے، را، موساد کے طالبان کا کیا جا رہا ہے۔ کیا تمیں لاکھ انسان دہشت گرد تھے جنھوں نے جان بچانے کے لیے فوجی ڈکٹیٹر کے عہد میں ہجرت کی۔ کیا ہجرت کی اذیتیں امریکی طالبان نے اٹھائی ہیں۔ کیا امریکی طالبان کے گھر، بستیاں نیست و نابود کی جا رہی ہیں۔ کیا ہمارے حکمران فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی طرح اپنے عوام کو فتح کر سکیں گے۔ کیا واشنگٹن کے ایجنٹ صدر زرداری اور رحمان ملک وزیر داخلہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور شوکت عزیز کا نعم البدل نہیں ہیں۔ کیا لال مسجد اور سوات کے عوام کے قتال سے ملک امن کی آغوش میں چلا گیا تھا۔ کیا پولیس رینجر اور افواج پاکستان سولہ کروڑ عوام کو خودکش حملوں سے بچا سکیں گے۔ کیا تمام سیاسی مجرم رہنما اس انسانی قتال پر اسی طرح خاموشی اختیار کیے رکھیں گے۔ کیا تمام پولیس، رینجرز، افواج ان حکمرانوں کے تحفظ کے لیے وقف رہے گی۔ کیا بلٹ پروف گاڑیاں ان کی حفاظت کر سکیں گی۔ یہ امریکہ کی انسانیت سوز جنگ کب تک لڑتے رہیں گے۔ کیا یہ حکومتی جرائم اِسی طرح جاری رہیں گے۔ کیا پاکستانی عوام اور افواج کی جنگ اسی طرح جاری رہے گی۔ کیا خانہ جنگی سے ملکی معاشیات کو ختم کر کے ملک اور ایٹمی قوت اغیار کے حوالے کر دی جائے گی۔ کیا یہ حکومتی ٹولہ اس مشن کی تکمیل کر رہا ہے۔ کیا اس طرح ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ رک جائے گا۔ فطرت کا خوفناک نشتر چلنے والا ہے۔ ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ! قومی حکومت تشکیل دو! خانہ جنگی کو فوری طور پر بند کرو اعلیٰ صفات اور بہترین اہلیت کے سادہ، مختصر اور سلیس زندگی بسر کرنے والے ضرورت کے مطابق مختصر اہل بصیرت اور اہل اہلیت افراد کو نظام مملکت سپرد کرو۔ ان کو ایک عام محنت کش، ہنرمند، کسان کے مطابق ضروریات حیات مہیا کرو۔ ٹرانسپورٹ کی سہولتیں ایک عام شہری جیسی مہیا کر دو۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ اپنے لوازمات کو از خود درست کر لے گا۔ کیا ایسا کرنا ممکن نہیں!

۱۰۔ کیا حکمران رجعت پسند، شر پسند، طالبان، دہشت گرد کے الفاظ کو استعمال کر کے اپنے عوام کو ملک دشمن بنا کر اپنی فوج اور امریکہ کے ڈرون حملوں سے پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کا قتال کروا نہیں رہے۔ کیا یہ عمل فوج اور عوام کے درمیان نفرت کا سبب نہیں۔ فوج کی عزت و حرمت کو نہ روندو۔ اس کی تذلیل نہ کرو۔ عوام اور فوج کبھی ان کو معاف نہیں کریں گے۔ کیا ہمارے حکمران بتانا پسند فرمائیں گے، جب ملک میں جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت تمام مجرموں کے قتال کے کیس، لوٹے ہوئے خزانہ کے ۵۶ ارب کے کیس بمع سود کے ہر مجرم کو معاف اور بیرون ممالک سیاسی رہنماؤں کے سرے محلوں اور سوئس بنکوں کے کیس ختم کر دیے جائیں۔ جب فوجی ڈکٹیٹر جان بچانے کے لیے امریکہ کی توسط سے ایک خفیہ ڈیل کے تحت حکومت این آر او کے مجرموں کے حوالے کر کے بھاگ جائے۔ اس ڈیل سے استفادہ کرنے والے مجرم حکمرانوں اور بگوڑے سیاسی، فوجی مجرموں کے خلاف کیسے کوئی قانونی کاروائی کر سکتے ہیں۔ یہ صرف سولہ کروڑ عوام کو بیوقوف بنائے جا رہے ہیں۔ عدلیہ اگر اس پر خاموش رہتی ہے یا ٹالمٹول سے کام لیتی ہے تو عوام کو عدلیہ کو بھی مجرموں کی لسٹ شامل کرنے میں کوئی روک نہیں سکتا۔ عوام کو اور عدلیہ کو جاگنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ ملک مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکمرانوں کا جرائم کدہ بن چکا ہے۔ ملک کے قلم کاروں، کالم نویسوں، تنقید نگاروں، میڈیا سے منسلک اہل دانش اینکروں اور قلمی جہاد کرنے والے صحافیوں اور صحافت کے میدان میں تمام جہاد کرنے والے احباب کو حقائق کی روشنی میں جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کے حکمرانوں اور امریکی ٹولہ کے ابلیسی دہشت گردوں کو امریکی اور پاکستانی عوام اور دنیائے عالم کے سامنے ننگا کرنا اور ان کا ظلم والا ہاتھ روکنا، اہلِ وطن عوام کا شعور بیدار کرنا، عوام کے خلاف ملکی جنگ کو ختم کروانا، ان کا طیب فریضہ ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلامی جمہوریت، اسلامی نظامِ مملکت اور اسلامی نظامِ حیات کو بحال کروانا ان مجرم حکمرانوں کے لیے موت کا سندیسہ ہے جس سے یہ بچ نہیں سکتے۔ ملک میں اتنا بڑا انقلاب اِن کی مجرمانہ کاوشوں، سولہ کروڑ عوام کے معاشی قتال کا نتیجہ ہے۔

۱۲۔ ملّت کے سولہ کروڑ افراد کو ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا۔ ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کروانا اور اسلام کا نفاذ کروانا ان دانشوروں اور اہل بصیرت ملّت کے افراد کا بنیادی فریضہ ہے۔ تاکہ جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرمانہ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے غاصب قوانین کو ختم کیا جاسکے جمہوریت کے استحصالی حکمرانوں سے چھینے ہوئے وسائل، تصرفانہ شاہی اخراجات، سرکاری مراعات لوٹا ہوا خزانہ، ملکی اقتدار ان مجرموں سے واپس لیا جاسکے۔ سولہ کروڑ عوام کو ان کے معاشی، معاشرتی قتال سے بچایا جاسکے۔

۱۳۔ ملک کا امورِ سلطنت ان مجرموں کی بجائے دینِ محمدی ﷺ کے مطابق جمہوری طریقہ انتخاب کی روشنی میں مجلس شوریٰ کے ممبران کا چناؤ عمل میں لانا اہلِ وطن کی بنیادی ضرورت ہے تاکہ ملک کی قیادت امین اور اعلیٰ اہلیت والے ہاتھوں میں پہنچ سکے۔ جمہوریت کے ممبران اور مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ اور اس کے طریقہ کار میں ایسا ہی فرق ہے جیسے اسلام اور کفر میں موجود ہے۔ الیکشن اور سلیکشن میں فرق صرف اتنا سا ہے کہ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مطابق معاشی اور معاشرتی استحصالی ٹولہ کے مجرم افراد کو بذریعہ الیکشن چننے کے پابند بنا لیے جاتے ہیں۔ جس سے یہی مجرم بار بار منتخب ہوتے ہیں لیکن دینِ محمدی ﷺ میں عوام مکمل آزاد ہوتے ہیں ان کو ایسے نمائندہ کو چننا ہوتا ہے جو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، اخلاق حمیدہ کے قریب ترین ہوتے ہیں۔ کوئی فرقہ پرست وہابی یا اہل حدیث یا سنی یا شیعہ مولوی یا کوئی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے منشوروں کا سیاسی فرقہ پرور اس سلیکشن کے چناؤ میں اپنی اجارہ داری قائم نہیں رکھ سکتا۔ انھی سولہ کروڑ عوام نے ان کو الہامی، روحانی طریقہ کار کی روشنی میں جمہوریت کی اصل روح کے مطابق مجلس شوریٰ کے نمائندہ کو چننا ہوتا ہے۔ فرقہ پرست مولوی اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے منشوروں کے فتنہ سے ملّت کو نجات مل جاتی ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

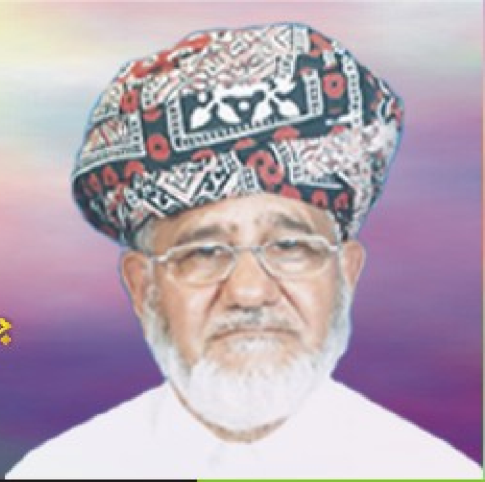

۱۴۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مطابق حلقہ انتخاب میں ممبران کے چناؤ کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما اپنا اپنا امیدوار کھڑا کرتے ہیں۔یا کوئی بھی سرمایہ دار، جاگیردار شخص الیکشن کی فیس جمع کروا کر اپنا نام ازخود الیکشن کے لیے درج کروا لیتے ہیں۔جبکہ مجلس شوریٰ کے حلقہ انتخاب میں کوئی شخص اپنا نام ممبران کے چناؤ کے لیے پیش نہیں کرسکتا۔نہ ہی کوئی دوسرا شخص کسی دوسرے شخص کا نام سلیکشن کے لیے تجویز کرسکتا ہے۔نہ کوئی سیاسی جماعت ہوتی ہے نہ ہی کوئی سیاسی رہنما۔ نہ کوئی فرقہ پرست مولوی ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی فرقہ پرستوں کا فتنہ۔عوام ازخود اعلیٰ دینی خوبیوں کے وارث کا چناؤ کرتے ہیں۔

۱۵۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے رہنما اپنی اپنی سیاسی جماعتوں کے امیدوار کھڑے کرتے ہیں جو صاحب حیثیت جاگیردار، سرمایہ دار ہوتے ہیں۔جن کے پاس وافر دولت ہو، الیکشن کے شاہی اخراجات برداشت کرسکتے ہوں۔لیکن مجلس شوریٰ کے ممبران کی سلیکشن کے لیے اہل حلقہ کے عوام کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ایسے افراد کا چناؤ کرتے ہیں جن کی زندگی کا کردار و تشخص نبی کریم ﷺ کے اخلاق حمیدہ اور اسوۂ حسنہ کے قریب ترین ہو۔امانت و دیانت، اخوت ومحبت، عدل وانصاف اور سادگی کا پیکر اور امور سلطنت چلانے کی اعلیٰ اہلیت کا وارث ہو۔

۱۶۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے رہنما ایسے امیدوار کھڑے کرتے ہیں۔جن کے پاس وافر تعداد میں مادی وسائل، مین پاور یعنی افرادی قوت موجود ہو، لیکن مجلس شوریٰ کے ممبران کے چناؤ کے لیے ایسی افرادی قوت اور مادی وسائل کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ عوام سادہ وسلیس اور دینی اہلیت کی خوبیوں کے وارث کا چناؤ کرنے کے پابند ہوتے ہیں اس چناؤ پر کوئی خرچ نہیں ہوتا۔

۱۷۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے رہنما ایسے امیدوار کھڑے کرتے ہیں۔جو چرب زبان، ذرائع ابلاغ پر پورا کنٹرول رکھتے ہوں۔عوام کو جھوٹے وعدے، فریب، دھوکہ دینے، حق تلفی کرنے، ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے کے ماہر ہوں۔لیکن مجلس شوریٰ کے ممبران ان کے متضاد کردار کے مالک، عادل، انسانی حقوق وفرائض کے آشنا اور ہر قسم کی آلودگی سے مبرا، طیب تشخص کے مالک ہوتے ہیں۔وہ انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے ہیں۔خوف خدا ان کی زرہ ہوتی ہے۔

۱۸۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے رہنما اپنی جماعت کی شہرت کی بنا پر ٹکٹ ایسے امیدواروں کو فروخت کرتے ہیں جو خود بھی ووٹوں کے خرید وفروخت، دھاندلی، غنڈہ گردی اور الیکشنوں میں کامیابی کے حصول کے لیے ہر قسم کے جرائم کے ماہر ہوتے ہیں اس کے برعکس مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں نہ کوئی سیاسی رہنما ہوتا ہے اور نہ کوئی امیدوار ہوتا ہے۔

۱۹۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے رہنماؤں کے امیدوار جو الیکشن جیت کر ایم پی اے، ایم این اے بنتے ہیں۔ وہی اپنے حلقہ کے پانی، بجلی، گیس، تعمیرات کے محکمہ جات، پٹواریوں، تھانوں کی رشوت، کرپشن کے ریٹ مقرر کرتے ہیں سرکاری سطح پر اس رشوت، لوٹ مار سے اکٹھی کی ہوئی دولت سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ جو کوئی اہلکار اونچ نیچ کرے اس کو تبدیل یا معطل کروا دیتے ہیں۔ کوئی سرکاری اہلکار یا فرد ان کے سامنے چوں چراں نہیں کر سکتا۔ لیکن مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں کوئی شخص کسی کا نام سلیکشن کے لیے پیش نہیں کرتا۔ اہل حلقہ کو اپنا نمائندہ از خود اعلیٰ دینی صلاحیتوں کی بنا پر چننا ہوتا ہے۔ اس لیے معاشرے میں کرپشن، رشوت یا کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہوتی۔ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے فتنہ سے بچ جاتے ہیں۔ اب انسانیت اور اعتدال و مساوات کے نظام کے خوگر بن جاتے ہیں۔

۲۰۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے طبقاتی رہنما، حلقہ انتخاب میں ایسے اعلیٰ طبقہ کے امیدواروں کے ناموں کا چناؤ کرتے ہیں جو معاشی اور معاشرتی طور پر اعلیٰ صلاحیتوں کے وارث ہوتے ہیں۔ اس اعلیٰ ٹولہ کے سیاسی نمائندوں کا الیکشن کا دنگل ہوتا ہے۔ جو بہترین معاشی، معاشرتی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے وہ کامیابی سے ہمکنار ہو کر ممبر اسمبلی بن جاتا ہے۔ اس جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے طبقاتی شاہی رہنماؤں اور منتخب ہونے والے طبقاتی اعلیٰ امیدواروں کے ٹولہ کی تعداد کم وبیش چھ ہزار کے قریب ہے جو الیکشن میں حصہ لیتے اور جیت کر ملک کے سولہ کروڑ عوام کو نکیل ڈال کر جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ جو ملکی وسائل، مال و دولت خزانہ کی ملکیت کے قارون اور مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کی فکر کے افلاطون بن کر اس مجرمانہ نظامِ حکومت کو جاری رکھتے ہیں۔ طبقاتی تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی حکومتی نظام اِن کی صلاحیتوں کا محور ہوتے ہیں۔ مجلس شوریٰ کے نظام سلیکشن میں نہ کوئی طبقاتی رہنما ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی طبقاتی امیدوار کھڑا کیا جاتا ہے۔ اہلِ وطن معاشی اور معاشرتی جیسی مادی صلاحیتوں کی برتری یا کسی قسم کی معاشرتی طبقاتی برتری کو نہیں بلکہ انسانی فطرتی، دینی خوبیوں اور اعلیٰ صلاحیتوں والے کردار و تشخص کو چنتے ہیں۔

جس سے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم رہنماؤں اور مجرم ممبران کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکومتی شاہی ٹولہ کو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ راس نہیں آتا اور سولہ کروڑ عوام جو اس کے نفاذ کی بات کرتے ہیں ان کو دہشت گرد بنا دیا جاتا ہے۔ جمہوریت اور اس کا مجرم سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر ٹولہ اہلِ وطن کے سامنے ننگا ہو چکا ہے انسانی قتال ان کو بند اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام ان کو نافذ کرنا ہوگا۔ سولہ کروڑ طالبان ان کا گھیرا تنگ کیے بیٹھے ہیں۔ یہ کب تک دہشت گردوں اور خودکش حملہ آووں اور ڈرون حملوں سے معصوم عوام الناس کا قتال جاری رکھیں گے۔ یہ کب تک شیعہ سنی لیڈران کا قتال جاری رکھیں گے۔ یہ کب تک فرقہ پرستی کے فتنہ کو ہوا دیتے رہیں گے۔ عوام ان کو سمجھ چکے ہیں اور یہ نوشتہء وقت اب پڑھ چکے ہیں۔

۲۱۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے طبقاتی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان پر مشتمل حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ملک پر مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا عریانی فحاشی بے حیائی بدکاری زناکاری کا قانون قرآن حکیم کا نہیں۔ یہ دین کش قانون اسمبلیوں کے اٹھارہ، انیس سو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں سے پاس کروا کر سرکاری سطح پر محمد الرسول اللہ ﷺ کی اُمت کے سولہ کروڑ افراد، ان کی نسلوں پر قرآن حکیم کی تعلیمات نظریات کے خلاف بالجبر مسلط کر رکھا ہے۔ جمہوریت کے حکومتی ٹولہ نے سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو یرغمال بنا کر حقوق نسواں کے نام پر ایک استحصالی مجرمانہ قانون پاس کیا اور اپنے ہی شاہی استحصالی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ملک کے تمام حکومتی عہدے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، مشیر و وزیر، سفیر و وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر و صدر پاکستان اور ملک کے تمام مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری مراعات یافتہ اعلیٰ عہدے ججز، آئی جی، کمشنرز، سیکٹریز اور افواج پاکستان کے تمام شاہی اعلیٰ عہدے ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف قانون سازی کے ذریعے ان کی وراثت بنا دیے۔ کیا یہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف ایسا کرنے کے مجاز تھے۔ کیا سولہ کروڑ عوام نے ان کو ریفرنڈم کے ذریعے ایسا کرنے کی اجازت دی تھی۔ موجودہ حکمرانوں نے اس قانون کو جوں کا توں جاری کر رکھا ہے۔ پہلے ۴۹ فیصد مردوں کی شکل میں چھ ہزار حکومتی مجرم ٹولہ کے مجرم ملک کو لوٹتے اور اب ان کی ۵۱ فیصد مستورات اس جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت میں داخل ہو کر تمام شاہی اخراجات، محل، ایوان، تنخواہیں، سرکاری بُلٹ پروف گاڑیوں، اَن گنت سہولتیں اور ملکی وسائل اور سرکاری خزانہ کی لوٹ مار میں شامل ہو چکی ہیں۔ تمام حکومتی ایوان او سرکاری دفاتر مغربی تہذیب کے مطابق ہمہ وقت ریڈ لائیٹ ایریا اور مساج سنٹروں میں بدل چکے ہیں۔

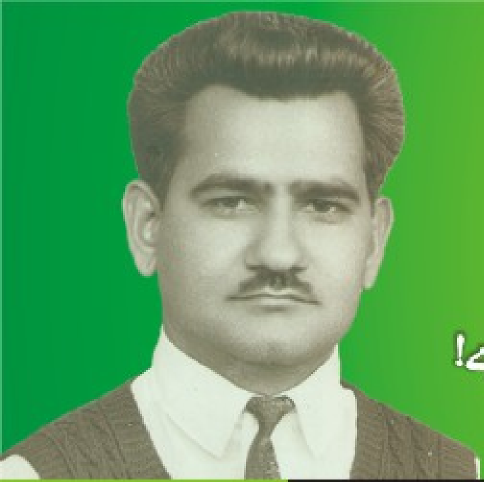

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکمران ٹولہ کا حکومتی شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری ملازمین کو خوش رکھنے اوران سے ظلم کروانے کے لیے ان کی ترقیوں، ان کی شاہی تنخواہوں، ان کی شاہی سہولتوں میں بے پناہ اضافہ کیے جارہا ہے۔جیسے ملکی خزانہ، ملکی وسائل اور سولہ کروڑ عوام کی دولت ان کے اباجی کی ملکیت ہے۔ان حکومتی مجرموں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ان مجرموں کے مطابق ان الیکشنوں کے جیتنے کے بعد پانچ سال تک ہر قسم کے معاشی، معاشرتی جرائم کرنے کے حقوق حاصل کر چکے ہیں۔وہ عوام کو ایک رہزن کی طرح لوٹے جارہے ہیں۔ایک طرف مجرم حکومتی ٹولہ اوران کے مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی اخراجات دوسری طرف سولہ کروڑ عوام الناس کو ملکی وسائل اور خزانہ سے ایک پائی تک نہ ملنے کا المیہ ایک ناسور کی شکل اختیار کر چکا ہے۔جمہوریت کا یہ تمام شاہی سرکاری نظامِ حیات، اس کے حکومتی ٹولہ اوراس کے مراعات یافتہ طبقہ کے لیے وقف ہے۔شاہی سرکاری نظامِ حیات کو، ان مجرم حکمرانوں نے سولہ کروڑ عوام الناس کے لیے ایک شجر ممنوع قرار دے رکھا ہے۔انھوں نے ملک کے تمام وسائل اور ملکی خزانہ کو اپنی ملکیت بنانے کے بعد ان حکومتی شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے ملک کو ۷۹ ارب ڈالر کا مقروض بنا رکھا ہے۔اڑھائی سو ارب ڈالر ان کے بیرون ممالک میں بنکوں اور ملکیتوں کی شکل میں پڑا ہے۔ملک سب کا ساجھا گھر ہے۔ان کے استحصالی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اوران شاہی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے مجرموں کا نہیں اس لیے یہ ٹولہ اور طبقہ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ سے گریزاں ہیں۔اس کا تدارک صرف مجلس شوریٰ کے جمہوری نظام مملکت کے ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے جس کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا یہ قتال کیے جارہے ہیں اوراپنی حکومتی رٹ ہر جائز وناجائز طریقہ مسلط رکھنا چاہتے۔

۲۲۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب میں سیاسی جماعتوں کے ٹولہ کے رہنماؤں کا یہ حق فائز ہوتا ہے کہ حکومتی سیاسی جماعت کے منتخب ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، مشیر، وزیر اور تمام اعلیٰ حکمران جتنی جی چاہے رشوت، کرپشن، کمیشن سے رقم اکٹھی کر لیں۔ملکی وسائل، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ کو اپنی ملکیتوں میں بدل لیں۔ہر قسم کے جرائم کو قانون بنالیں۔لیکن مجلس شوریٰ کے نظام مملکت میں ایسا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔

۲۳۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب کے منتخب ایم پی اے، ایم این اے، کو جاری ہونے والے سرکاری خزانہ سے فنڈوں کی لوٹ مار کی تو بات ہی نہ کرو۔کس طرح تمام سرکاری خزانہ جمہوریت کے منتخب صوبائی، قومی اسمبلیوں، سینٹ کے ممبران کی ذاتی ملکیت بن جاتا ہے مجلس شوریٰ کے منتخب نمائندے ایسا کوئی کام نہیں کر سکتے جس سے ایسے معاشی، معاشرتی جرائم پنپ سکیں عوام ان کے ہر عمل کو چیک کرتے ہیں اوراس کا فوری تدارک ہوتا ہے۔

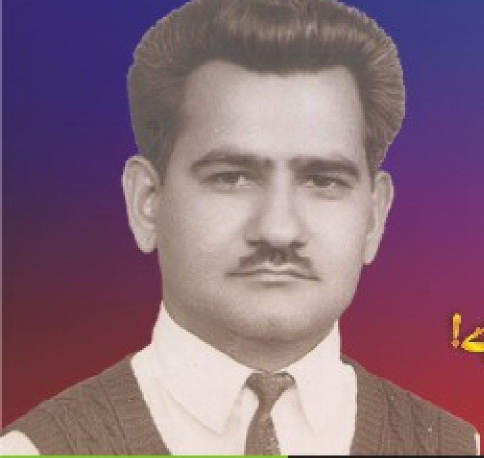

۲۴۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشن کے حلقہ انتخاب کے منتخب ملک بھر کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کا اسمبلیوں میں پہنچ کر مشاورتوں، سفارتوں، وزارتوں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدرِ پاکستان کے چناؤ کے لیے جمہوریت کی مجرمانہ ہارس ٹریڈنگ شروع کر لیتے ہیں۔ حکومتی عہدوں کی بولیاں اور سودے طے پاتے ہیں۔ ملکی خزانہ سے ان جمہوریت کے مجرموں کی خرید و فروخت جاری رہتی ہے۔ اس طرح مجرم حکمران جرائم پر مشتمل حکومتیں بناتے رہتے ہیں۔ لیکن مجلس شوریٰ کے ممبران کے پاس ایسا مجرمانہ طریقہ کار اور سسٹم نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ ایسا کرتے یا کر سکتے ہیں۔

۲۵۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے الیکشنوں کے حلقہ انتخاب کے منتخب ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ سیاسی مجرموں کے پاس اقتدار ہو یا مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر کی قیادت ہو۔ جمہوریت کا یہی چودہ سیاسی جماعتوں کا غاصب ٹولہ اور اس کے رائج الوقت استحصالی نظامِ حکومت کے الیکشنوں کے ذریعے سولہ کروڑ عوام ان میں سے ہی عوامی نمائندے چننے کے پابند ہوتے ہیں جو الیکشن جیت کر ملک پر حکمرانی کرتے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی سیاسی اور فوجی قیادتیں الیکشنوں کے ذریعے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے مجرم آمروں کا دنگل کرواتی رہتی ہیں۔ جو بدترین کردار کے مالک ہوتے ہیں وہ منتخب ہو کر اسمبلیوں کے پنڈال میں پہنچ جاتے ہیں۔ پاکستان کا یہ حکومتی ٹولہ پاکستان کو جرم کدہ میں بدلتا جا رہا ہے۔ جس کا تدارک صرف مجلس شوریٰ کا نظام مملکت ہے۔ جس سے یہ حکومتی ٹولہ خائف ہے۔

۲۶۔ جمہوریت کی سیاسی اور فوجی قیادت کا ٹولہ ۱۹۴۷ سے ملک میں ایسے استحصالی قوانین و ضوابط مرتب کرتا چلا آ رہا ہے جو اس ٹولہ کے اقتدار اور اس کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جن کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کے حقوق غصب کیے جاتے ہیں۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا کر اس وقت کے مغربی پاکستان کے حصے ۳۹ ایم این اے، سات وزیر، دو مشیر آتے تھے۔ مغربی پاکستان کو پاکستان بنانے کے بعد ایک وفاقی حکومت اسی طرح قائم رہی چار صوبوں کے چار وزرائے اعلیٰ، چار سپیکر، چار گورنرز، سینکڑوں ایم پی اے، ایم این اے سینیٹرز کی تعداد کم و بیش اٹھارہ، انیس سو اور وزیر و مشیر کی تعداد چار پانچ سو تک پہنچ چکی ہے۔ چار سپریم کورٹ کے ججز، چار ہائی کورٹس کے ججز، چار چیف سیکریٹریوں اور ان کے ماتحت ہزاروں اور اب لاکھوں مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج ملک پر مسلط کر دی گئیں ہیں۔ جو سولہ کروڑ عوام اور اس کی معاشی اور معاشرتی زندگی کو کینسر بن کر چمٹ چکی ہیں۔ جن کے اخراجات برداشت کرنے کی خاطر چالیس ارب ڈالر قرضہ حاصل کیا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

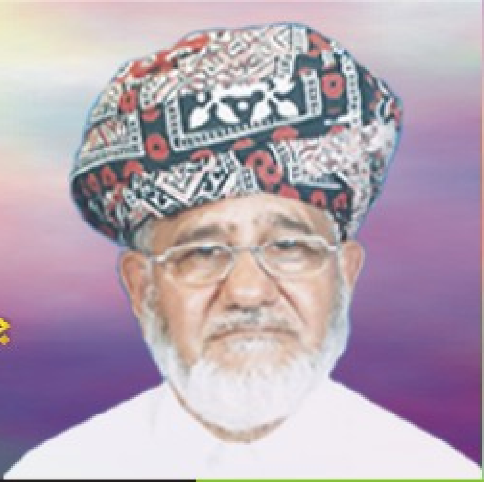

جس پر نو ارب سود ادا کیا گیا ہے۔ اصل چالیس ارب ڈالر قرضہ ابھی واجب الادا ہے۔ اس کے بعد حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد انھی کی مستورات کو ملک کی تمام اسمبلیوں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، مشیر و وزیر، سفیر و سپیکرز، وزیر اعلیٰ و وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے حکومتی عہدے وقف کر دیے گئے۔ تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے لاکھوں عہدے اِن کی اور ان کی اولادوں کی ملکیت بنا دیے گئے۔ جتنی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکمرانوں کی تعداد بڑھتی گئی اتنے ہی جرائم پھیلتے گئے۔ اتنے ہی کرپشن، رشوت، سفارش، کمیشن، لوٹ مار، سرکاری شاہی اخراجات کے جرائمی ناسور پھیلتے گئے۔ ان کے خلاف بات کرنے والے سولہ کروڑ عوام دہشت گرد بنا دیے گئے۔ سولہ کروڑ عوام کو بیروزگاری، فاقہ کشی، تنگ دستی، غربت، افلاس جیسی بیماریوں، خودکشیوں اور خودسوزیوں کے لامتناہی عذاب میں مبتلا کرتے گئے۔ سولہ کروڑ عوام ان کے ذاتی پاکستانوں اور ان کی ملکیتوں، ان کی عیش و عشرت کی زندگی کو دور سے دیکھنے پر مجبور ہوتے گئے۔ عوام کی توجہ بدلنے کے لیے امریکی حکم کے مطابق افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے کا عمل جاری کر لیا گیا

۲۷۔ پاکستان جیسے عظیم ملک کو سیاسی اور فوجی ٹولہ کے حکمرانوں نے ایک جرائم کدہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ جس میں بار بار مجرم حکومتیں قائم ہوتیں اور مجرم حکمران بنتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے ضمیر ناپاک ہو چکے ہیں۔ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا لذتِ شوق ہی انھوں نے ختم کر دیا ہے۔ اب مستی شوق کہاں سے دستیاب ہو گی۔ نگاہ بلند نگاہ کرگس میں بدل چکی ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف کی حکومت پر شب خون مارا۔ اس کو قید کیا، پھر ملک بدر کر دیا۔ اپنی حکومت بنانے کے لیے سیاسی مجرموں کو ساتھ ملایا۔ ان کے تمام معاشی جرائم اور قتال کے کیس معاف کیے۔ ان کی معاونت کے عوض جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اقتدار میں شامل کیا ۔ جب مشرف کے ملک دشمن امریکی عزائم کھل کر سامنے آئے تو عوام فوجی ڈکٹیٹر اور اس کی تیار کی ہوئی ملک دشمن مجرمانہ جمہوری حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۸۔ اس نے ملک بدر سیاسی مجرموں کے ساتھ اپنی جان بچانے کے لیے ایک ڈیل کی۔ بےنظیر اور نواز شریف واپس ملک آئے۔ بےنظیر صاحبہ کو قتل کروا دیا گیا۔ امریکہ کے اشارے پر آصف علی زرداری کے ساتھ ایک خفیہ ڈیل کی۔ نواز شریف کو مسترد کیا گیا۔ کیونکہ وہ امریکہ اور پرویز مشرف کی ذاتی دشمنی کی بنا اور ان کے سیاسی معیار پر پورا نہیں اُتر سکتا تھا۔ آصف علی زرداری کے تمام لوٹ کھسوٹ کے کیس معاف کر دیے۔ تمام قتل کے کیس معاف کیے۔ سرے محل کا کیس معاف کیا۔ ۵۶ ارب کی ضبط شدہ رقم واپس کی۔ اس پر گیارہ سالوں کا سود سرکاری خزانہ سے ادا کیا۔ اس کو ایم این اے بنانے کی خاطر بی اے کی ڈگری کو ختم کر کے اس کے لیے بنیادی تعلیم میٹرک کی گئی۔ بےنظیر کو قتل کروا کر اس کو پیپلز پارٹی کا چیئرمین بنایا گیا۔ اس کی خاطر ملک کے تمام سیاسی مجرموں کو گیارہ سالوں کے عرصہ کے نظریہ ضرورت کے تحت تمام لوٹ مار اور قتال کے کیس معاف کر دیے گئے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

تمام سیاسی مجرم پھر پاکستان کے حکمران بن بیٹھے۔ پہلے فوجی ڈکٹیٹر اور سیاسی حکومتی مجرم فارغ ہوئے۔ سولہ کروڑ عوام چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اوران کے اجتماعی جرائم سے آشنا ہو چکے ہیں۔ وہ ان بیشتر مجرم حکمرانوں کو امریکی ایجنٹ، ملک اور اسلام دشمن تسلیم کرتے ہیں۔ خونی انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے۔ سولہ کروڑ عوام طالبان، دہشت گرد فوج کے ساتھ نہیں ان کے ساتھ دست و گریباں ہو چکے ہیں۔ فوج ان کے پیدا کردہ بیرونی دہشت گرد ایجنٹوں سے پنجہ آزما ہے

۲۹۔ عوام ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ نہ ملاں عمر کا اور نہ اسامہ بن لادن کا۔ نہ طالبان کا اور نہ القاعدہ کا، نہ ہی صوفی محمد کا۔ نہ فرقہ پرست مجرم سیاسی مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا اور نہ ہی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ کا۔ کیا ہمارے ملک کے حکمران، عدلیہ کے ممبران قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، ضابطہ حیات اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ، حسن خلق، شورائی جمہوری نظام اور اس کے سلیکشن کے طریقہ کار سے آگاہ نہیں ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ عوام اپنے یونین کونسل کے حلقہ انتخاب کے دینی اور دنیاوی اہلیت کے لوگوں سے آشنا نہیں ہوتے۔ کیا وہ سادہ و سلیس زندگی کے وارث، امانت و دیانت، عدل و انصاف کرنے والے افراد کی زندگی کی پہچان نہیں رکھتے۔ کیا وہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کے مجرم رہنماؤں، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، ایم کیو ایم دوسری سیاسی جماعتوں کے مجرمانہ نظامِ حیات سے آشنا نہیں ہیں۔ اگر وہ ان کو پہچان سکتے ہیں تو وہ یقین جانیے سولہ کروڑ افراد میں سے اچھے برے لوگوں کو بھی پہچان سکتے ہیں۔ مجلس شوریٰ کے نظام کی روشنی میں درست ممبران کا چناؤ حلقہ انتخاب سے بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں۔

۳۰۔ چار مذہبی سیاسی فرقہ پرست جماعتوں کے رہنما اور دس سیاسی جماعتوں کے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے رہنماؤں کا دائرہ تنگ ہو چکا ہے اب ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کا وقت سولہ کروڑ عوام کو سلام پیش کر رہا ہے۔

۳۱۔ حکمرانوں کے پاس جان بچانے کے لیے اب کوئی اور کسی قسم کا نعم البدل نہیں ہے۔ وقت کروٹ بدل چکا ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم سیاسی فوجی رہنماؤں کا احتساب جاری ہو چکا ہے۔ ان کی ملکیتیں، ان کے وسائل، ان کے بنک بیلنس، ان کے شاہی محل، ان کی بلٹ پروف قیمتی گاڑیاں، ان کا لوٹا ہوا قومی خزانہ جو انھوں نے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے عوام الناس سے چھین رکھا ہے۔ وہ بحق سرکار ضبط ہونا ہے۔ ان کے گلے میں ان کے اقتدار کے این آر او کے جرائم کا پھندہ پڑنا ہے۔ یاد رکھو! خاک میں دب کر بھی شہیدوں کا خون سوز حیات کی آبیاری کرتا ہے۔ رشد و ہدایت کا چشمہ جاری ہونا ہے۔ خیر کا دیپ جلنا ہے۔ جانب منزل قافلے نے چلنا ہے۔ پاکستان زندہ باد ہونا ہے۔

۳۲۔ یا اللہ ملت کو یہ دن جلد دکھا۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ا۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا ہارس ٹریڈنگ سے اکٹھے کیا ہوا سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ نے اقتدار کے نشے میں دھت **ملک** میں اَنت مچا دی۔ لال مسجد اسلام آباد کے سات ہزار طلبا طالبات، معلم و معلمات میں سے کم و بیش چار ہزار معصوم، بے گناہ، طلبا طالبات، معلم و معلمات کا فوج کشی کر کے نو دن تک قتال کرواتے رہے۔ آخر کار ان دین محمدی ﷺ کے حکومتی مجرموں نے اس لال مسجد کو فتح کر لیا۔ ان لال مسجد والوں کا جرم یہ تھا کہ انھوں نے **ملک** میں حقوق نسواں کے نام پر فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری، **ملک** میں اعتدال و مساوات کو کچلنے اور ۹۹.۹ فیصد مستورات کے بنیادی حقوق سلب کرنے اور ۰.۱ فیصد حکمران ٹولہ کی مستورات کے عیش و عشرت اور شاہانہ طرز حیات مہیا کرنے کے خلاف آواز اٹھائی۔ انھوں نے قرآن کے تحت ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کے نفاذ اور اعتدال و مساوات کی بات کی۔ مجرم فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکمرانوں نے ٹی وی، تمام تشہیر اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کے خلاف غلط، بے بنیاد، لغو الزامات لگا کر ان کی شہرت کو روندا۔ ان کی درس گاہ کو طالبان دہشت گردوں، خودکش حملہ آوروں کا ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایک بین الاقوامی مرکز بنا کر رکھ دیا پھر پولیس رینجر فوج کے ذریعے ان کا گھیراؤ کیا۔ ہر قسم کی خوراک اور پانی بند کیا۔ بجلی، گیس کے کنکشن کاٹ دیے۔ پھر فوج کشی کر کے ان کا قتال جاری کر دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم سیاسی حکمرانوں کے خلاف عوام چیختے رہ گئے۔ ان معصوم، بے گناہ بچے بچیوں جنھوں نے اسلام کے نفاذ کی بات کی اِن کی لاشوں کو جدید اسلحہ اور فاسفورس بموں سے نو دن تک جلاتے رہے۔ **ملک** میں انارکی پھیلا دی۔ وہاں سے دہشت گردوں کے ٹریننگ سنٹر کا کوئی نشان نہ ملا کوئی ملکی یا غیر ملکی دہشت گرد لال مسجد سے زندہ یا مردہ حالت میں نہیں پکڑا گیا۔ فوج کے خلاف ایک نفرت انگیز سازش کا آغاز کیا۔ اسی دوران فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو اس کے مجرم سیاسی حکمران ساتھیوں نے تاحیات صدر بنانے کے نعرے بلند کیے۔ اس سانحہ کے بعد مشرقی علاقہ جات کے علاقہ کے عوام فوجی ڈکٹیٹر اور حکومتی ٹولہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے لال مسجد کی طرح سوات اور شمالی علاقہ جات کے افراد کو نشانہ عبرت بنانا شروع کر دیا۔ غیر ملکی ایجنسیوں کے عناصر بھی اس میں شامل ہوتے گئے۔ امریکہ کے اشاروں پر فوج کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر نے وہاں کے عوام کا اجتماعی قتال جدید اسلحہ سے کروانا جاری کر دیا ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے کے ایجنٹوں نے وہاں کی عوام کا قتال جاری کر دیا۔ امریکہ نے بھی اس ڈکٹیٹر کے اشارے پر طالبان کے نام پر ڈرون حملے شمالی علاقہ جات کے عوام الناس پر شروع کر دیے۔ اس طرح فوجی ڈکٹیٹر اور امریکہ نے افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ بنا کر رکھ دیا۔

یہ سب کچھ کیوں ہوا اور کن اشاروں پر ہوا کوئی چھپی ہوئی بات نہیں! اسی دوران شمالی علاقہ جات میں ایک سازش کے تحت ہندوستان کی را، امریکہ کی سی آئی اے، اسرائیل کی موساد کے غیر ملکی تربیت یافتہ دہشت گرد بمع امریکی اور ہندوستانی کثیر جدید اسلحہ سے لیس پاکستان کی حدود میں داخل ہوئے اور عوام الناس کا قتال جاری کر دیا۔ اس طرح حکمرانوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو ختم کرنے کے لیے ہر قسم کا حربہ استعمال کیا۔ حکمرانوں اور امریکیوں نے وہاں انسانیت سوز اجتماعی قتال شروع کرا دیا۔ ڈرون حملوں، فضائی حملوں اور توپوں کے گولوں سے اس تحریک کو ختم کرنے کے لیے تمام کوششیں ناکام ہوئیں۔ ہر قسم کے جرائم کو طالبان کے کھاتے میں ڈالا اور اس کو وجہ بنا کر بڑی بے رحمی سے وہاں کے عوام کا قتال جاری کر دیا۔ تیس لاکھ عوام ہجرت کر کے ملک کے مختلف شہروں میں پھیل گئے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ روکنے کے لیے افغانستان کی جنگ کا دروازہ پاکستان میں کھول دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ اور امریکہ نے پاکستانی فوج کو ایک بدترین خانہ جنگی کی جنگ میں دھکیل دیا۔ اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے وہاں کے اسلام پسند رہنماؤں اور عوام الناس کا قتال جاری کر دیا۔ پاکستانی عوام اٹھ کھڑے ہوئے اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے فوجی ٹولہ کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جس کی سزا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ کو غیر قانونی طور پر آئین توڑنے، تمام مجرم ججوں کو غیر آئینی فوجی ڈکٹیٹر کی حکومت کو آئینی حکومت تسلیم کرنے کی سزا بھگتنا ہوگی۔ ان ججوں اور حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے تمام فیصلوں کو منسوخ کرنا ہوگا۔ ان کے جرائم کے کیسوں کی دوبارہ سماعت کرنی ہوگی۔ ان کے این آر او کے کیس، تمام دوسرے آٹھ سالہ مجرمانہ نظامِ حکومت چلانے کے کیس۔ ملکی خزانہ لوٹنے کے کیس۔ ملک کی سلامتی کے خلاف غلط پالیسیاں مسلط کرنے کے کیس آزاد عدلیہ کے روبرو عدالتوں میں پیش کرنے ہوں گے۔ کسی مجرم کا بچ نکلنا ممکن نہیں ہوگا فطرت کا کمال یہ ہے کہ تمام مجرم جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکمران اور اپوزیشن رہنما بنے بیٹھے ہیں۔ این آر او کا پھندہ ان کے گلے میں ڈل چکا ہے۔

۲۔ فوجی حکومت ختم ہوئی۔ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت تمام پہلے ملک بدر مجرموں کے قتال اور معاشی جرائم کے کیس فوجی ڈکٹیٹر نے ایک ڈیل کے تحت ختم کیے۔ تمام ملکی، ملی مجرم نئے سرے سے امریکی سازش کے تحت ایک خفیہ ڈیل کے ذریعے حکمران بنے۔ ملک کے نئے مجرم حکمرانوں نے فوجی حکومت کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ساتھی حکومتی مجرم ٹولہ کے کسی ایک مجرم کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا۔ بینظیر کے قتل کا کیس ختم کر دیا گیا۔ یہ قتل مجرموں کو حکومت کی منزل تک پہنچا گیا۔ مرتضیٰ بھٹو اور دوسرے تمام قتل کے کیس بھی ختم کر دیے گئے۔

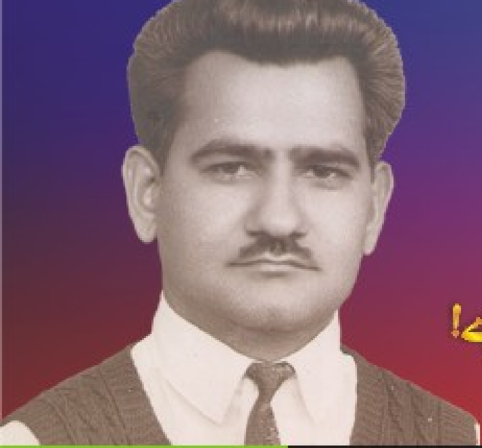

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

سرے محل جیسے تمام کیسوں کا نام ونشان مٹا دیا سوئس بنکوں میں ضبط شدہ چھپن ارب روپیہ واپس اور اس پر گیارہ سال کا سود حکومت کے خزانہ سے ان مجرموں کو ادا کیا گیا۔ بی اے کی ڈگری ختم کر کے ایک میٹرک پاس کو حکمران بنا دیا گیا۔ تمام سیاسی مجرموں اور فوجی ڈکٹیٹر کے درمیان ایسی ڈیل طے پائی کہ کوئی نیا یا پرانا ایک بھی سیاسی مجرم این آر او کے خلاف آواز اٹھانے کے قابل ہی نہ رہا۔ ۱۹۴۷ء سے ان مجرم سیاسی حکمرانوں کے شاہی ٹولہ نے جمہوریت کا استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت ملک وملّت پر مسلط کر رکھا ہے۔ ان رہزنوں، لٹیروں، قاتلوں کے ملک دشمن ٹولہ کی ملک پر اجارہ داری قائم ہے۔ کیا چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما سولہ کروڑ عوام کو بتا سکیں گے کہ ملک وملّت کے مجرم وہی ہیں یا کوئی اور ہے۔ حکمران ہوں یا اپوزیشن کے لیڈران وہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ٹولہ کے مجرم ہیں۔ انھوں نے قرآن حکیم کو جمہوریت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں بدل کر دین محمدی ﷺ کی وحدت کو ریزہ ریزہ کر نہیں دیا۔ انھوں نے ہی ملّت کے سولہ کروڑ افراد کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ملّت کی جمعیت کو بکھیر کر رکھ نہیں دیا ہوا۔ انہوں نے ہی حرم شریف اور قرآن حکیم کی حرمت کے سولہ کروڑ رکھوالوں کو سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں الجھا کر ان کا قتال جاری نہیں کر رکھا تمام سیاسی اور حکومتی مجرم ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن، مال ودولت اپنے شاہانہ تصرف میں لاتے اور اپنی ذاتی ملکیتوں میں بدلتے آ نہیں رہے۔ ان کا احتساب ایک آئینی فریضہ ہے۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کا ایک ہی نعرہ اور ایک ہی دستور ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا ان کی دینی ذمہ داری ہے۔ ملّت کی نجات اسی میں ہے۔

۳۔ پاکستان کے چودہ سیاسی رہنما بتانا پسند فرمائیں گے کہ صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، گورنر ہاؤسز، وزیر ہاؤسز، مشیر ہاؤسز، سفیر ہاؤسز سندھ ہاؤسز، فرنٹیر ہاؤسز، بلوچستان ہاؤسز، پنجاب ہاؤسز، کشمیر ہاؤسز، بے شمار ریسٹ ہاؤسز، مساج ہاؤسز، گیسٹ ہاؤسز کنونشن ہالوں، اسمبلی ہالوں کا فرعونی جال ملک میں ان کے علاوہ کن مجرموں نے بچھا رکھا ہے۔ کیا یہ حکمران بتا سکیں گے کہ وفاقی حکومت کے وزیروں کی تعداد ۷۰ کیوں اکٹھی کی ہوئی ہے۔ کیا یہ رپورٹ ڈاکٹر فرخ کے مطابق درست نہیں ہے کہ ایک وزیر مملکت کے روزانہ کے اخراجات کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ ملکی خزانہ سے ہر مجرم کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یعنی تیس لاکھ روپیہ ماہوار ہر وزیر کے اخراجات بنتے ہیں۔ تمام صوبوں کے ایم پی اے، ایم این اے، مشیروں، وزیروں، سپیکروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں کے اخراجات بھی شامل کر لو۔ ان کے علاوہ ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی فوج کی تعداد نہ پوچھوں اور نہ ہی ان کی شاہی طبقاتی شاہانہ تفاوتی تنخواہوں، شاہی سرکاری بے شمار سہولتوں، ان گنت انمول سرکاری گاڑیوں، سرکاری ڈرائیوروں، سرکاری پٹرول،

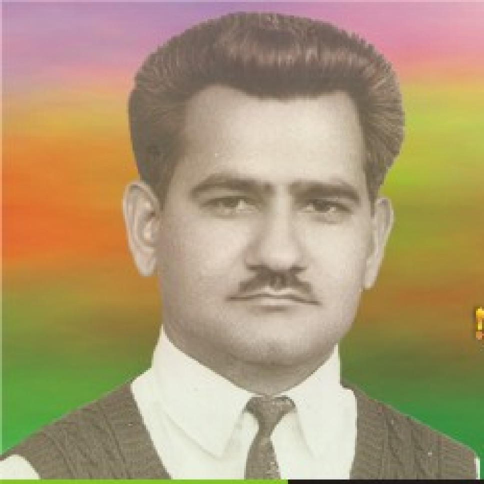

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

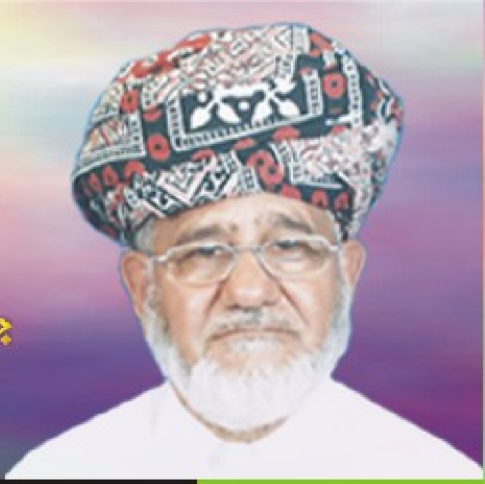

گن مینوں، شاہی پروٹوکول سٹاف، ان کی لامتناہی شاہانہ مراعات، ان کے حکومتی سرکاری عہدوں کا اضافہ، ان کی شاہی تنخواہوں کا اضافہ، ان کے تمام شاہی اخراجات کا بجٹ کون برداشت کرتا ہے۔ کیا ان حکومتی مجرموں کے شاہی اخراجات کو ختم کر کے ایک عام آدمی کے اخراجات کے مطابق حکومتی خزانہ سے ادا کر کے بقایا رقم ملک کی اجتماعی ترقی پر صرف نہیں کی جا سکتی۔ ان کے برعکس عوام الناس میں سے کسی ایک فرد کو ملکی خزانہ سے ایک پائی تک نہیں ملتی۔ ان کی خاطر سولہ کروڑ عوام ہی نے ملکی خزانہ مہیا کر کے خود اس معاشی عدل کش چتا میں جلنا ہوتا ہے۔ کیا یہ حکم خداوندی ہے۔ کیا چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما بتانا پسند فرمائیں گے کہ ملک کا تمام خزانہ کن کے تصرف میں آتا ہے۔ ملکی خزانہ جو ان کے تصرفانہ اخراجات سے بچ جاتا ہے اس کو قرضوں کی شکل میں آپس میں کون تقسیم کر لیتا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، اندرونی بیرونی تجارتی ادارے، فلور ملیں، شوگر ملیں، گھی ملیں، سیمنٹ فیکٹریاں، سٹیل ملیں، ہر قسم کا کاروبار جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے ذریعے ان چودہ سیاسی رہنماؤں، ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹروں، وزیروں، مشیروں، پارلیمنٹ سیکریٹریوں، سفیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان یا ان کے رشتہ داروں کی ملکیتیں ہیں۔ ملکی خزانہ ان کی پاکٹ منی جو شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں کی نذر ہو جاتا ہے جو خزانہ بچ جاتا ہے وہ اُن کی ملکیتوں میں بدلنے کا نظام اور سسٹم کن سیاسی مجرم رہنماؤں نے مسلط کر رکھا ہے۔ کیا یہ تمام استحصالی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حیات دین محمدی ﷺ کا مظہر ہے یا نمرود، فرعون، شداد، ہامان، یزید کا! کیا سولہ کروڑ عوام کو کوئی مراعات دی گئی ہیں۔

۴۔ کیا سولہ کروڑ کسانوں کے کھیتوں کی پیداوار اور انتیس فیصد محنت کشوں، ہنر مندوں کی پیدا کردہ مصنوعات کو نظام ٹیکس کے ذریعے چھین لینے کے لیے یہ ملک بنایا تھا۔ کیا عوام الناس میں سے کوئی ایک فرد بھی ان کے حکومتی ایوانوں محلوں کے عبر تکدوں میں داخل ہو سکتا ہے۔ کیا ملکی وسائل، خزانہ، آئی ایم ایف کے قرضوں سے عام آدمی اِن کی طرح ایک پائی بھی حاصل کر سکتا ہے! کیا یہ ملک انگریز کے پروردہ جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور غداروں کے لیے ہی بنایا گیا تھا کیا یہ ملک انگریز کی محکوم عوام کو ان کے تیار کردہ جمہوریت کے آمرانہ مجرمانہ نظامِ حکومت ان کے استحصالی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکمرانوں کے لیے بنایا تھا۔ کیا پاکستان سے صرف انگریز کو نکال کر ان سیاسی مجرموں اور انگریزوں سے بدتر قاتل فوجی ڈکٹیٹروں، ان کی جمہوریت کے نظام اور حکمرانی کے لیے بنایا تھا۔ ان مجرموں کا احتساب ضروری ہو چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۔ کیا مشرقی اور مغربی پاکستان سیاستدانوں کے دولخت کرنے کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک چار صوبوں کے چار وزرائے اعلیٰ، بے شمار وزیر و مشیر، چار گورنر، چار مزید اسمبلیاں اور ان کے ممبران، چار سپیکر، چار ڈپٹی سپیکروں کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک سینیٹرز کی اضافی فوج بھرتی کرنے کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک مشرقی مغربی پاکستان کے ۷۸ ایم این اے، چودہ وزیروں، چار مشیروں کی بجائے صرف پاکستان کے لیے انیس سو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، بے شمار مشیروں، اَن گنت وزیروں، چار وزرائے اعلیٰ، چار گورنروں، چار سپیکروں کے حکومتی عہدوں کے اضافی حکمرانوں کے لیے بنایا گیا تھا۔کیا یہ ملک لاکھوں مراعات یافتہ شاہی ماسٹر مائنڈ انتظامیہ اور عدلیہ کے طبقہ کے ظلم و جبر کی پالیسیاں مرتب کرنے کے لیے بنایا تھا۔کیا پاکستان ملکی معیشت پر قبضہ اور عوام الناس کو محکوم بنانے والے حکومتی ٹولہ اور طبقہ کے لیے بنایا گیا تھا۔کیا ملک ان مجرم حکمرانوں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری سجے سجائے ایوانوں، خوبصورت ڈیکوریشن سے مزین محلوں، شاہی بود و باش، بے شمار گن مینوں، اَن گنت بیٹ مینوں کی عزت نفس کی تذلیل کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک ان معاشی دہشتگردوں کی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کی تعمیرات کے لیے بنایا تھا۔کیا یہ ملک ان تاجر حکمرانوں، بلیکیوں، سمگلروں، ذخیرہ اندوزوں کی مانگ اور سپلائی کا توازن بگاڑ کر مہنگائی کی سرنجوں سے معاشرے کا معاشی خون چوسنے اور پینے کے لیے بنایا تھا۔خوف خدا کرو! ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرو۔ورنہ سولہ کروڑ دہشت گردوں سے تم بچ نہیں سکتے۔وہ تمہارے گھروں میں گھس چکے ہیں

۶۔ کیا یہ ملک خدا اور رسول ﷺ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کی بے حرمتی کے لیے بنایا تھا۔کیا جو افراد اسلام کے ضابطہ حیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کی بات کریں، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کو روکنے کی بات کریں، ان کو دہشت گرد کہنا مناسب ہے۔کیا جو حکمران حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی مجرم حکومتی اسمبلیوں کے مجرمانہ فراڈ اور دھوکہ کے ذریعے اپنے ہی حکومتی چھ ہزار ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز کے عہدے مہیا کر دیں ان کے علاوہ اپنے ہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے لیے ملک کے تمام مراعات یافتہ لاکھوں سرکاری شاہی عہدے وقف کر لیں اور آپس میں بانٹتے جائیں۔پورے ملک میں ان چھ ہزار حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے علاوہ کسی ایک خاتون کو بھی اس نظامِ حکومت کا ممبر نہ بنانا۔کیا یہ مجرمانہ طبقاتی نظامِ حکومت ملکی عوام کا معاشی قتل نہیں کرتا اور یہ کھلی دہشت گردی نہیں ہے۔کیا یہ این آر او کا کیس نہیں ہے۔اب مجرموں کو تحفظ کون اور کیسے دے گا۔میڈیا آزاد ہے؟

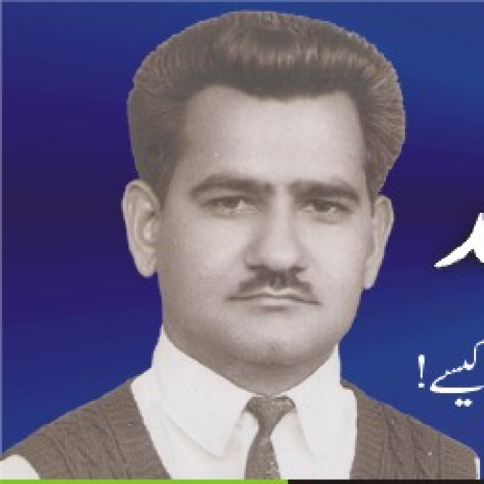

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ کیا یہ **ملک** صرف حکومتی ٹولہ کا ہے۔ اسی طرح الیکشنوں اور ملکی اقتدار پر بھی اسی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط رہے گی۔ ان کے خلاف آواز اٹھانے والے عوام کو دہشت گرد بنا کر ان کا انفرادی اور اجتماعی قتال کرنا ان کا روزمرہ کا پیشہ بنا رہے گا۔ کیا ان کا ظلم و جبر کے ذریعے اپنی حکمرانی کو قائم رکھنے کے سوا اور کوئی مقصد ہے۔ **ملک** کے عوام ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نافذ العمل کرنے کی بات کرتے ہیں اور یہ حکمران عوام الناس کو گمراہ اور بیوقوف بنانے کے لیے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس سوال کو اٹھانے والوں کو دہشت گرد، رجعت پسند شر پسند بناتے چلے آ رہے ہیں۔ اب سولہ کروڑ اہلِ وطن دہشت گرد بن چکے ہیں کیا فوجی ڈکٹیٹر جہاں جی چاہتا ہے اپنی اور غیر ملکی ایجنسیوں کے دہشت گردوں سے ریموٹ کنٹرول سے حملے کروا کر اس علاقہ کے عوام کو طالبان اور بدترین دہشت گرد نہیں بنا دیتا۔ ڈرون حملوں سے عوام کا قتال کروانا اس کا روزمرہ کا کھیل بنا نہیں رہا۔ کیا اب بھی تمام سیاسی رہنماؤں کا اپنے حکمرانوں اور امریکی قتال کے خلاف خاموش رہنا ایک مجرمانہ المیہ نہیں ہے۔

۸۔ کیا عوام کو اصل صورتحال سے آگاہ کرنا ان کا فرض نہیں ہے۔ یوں پتہ چلتا ہے کہ امریکہ اور دوسری مغربی سپر پاورز نے اپوزیشن کا منہ بند کر رکھا ہے اور رحمان **ملک** کو شاباش دے رکھی ہے۔ رحمان **ملک** جی! ہوش کے ناخن لو۔ تم غلط اور بے بنیاد خبریں سنانے کے عادی ہو چکے ہو۔ تم ایک دہشت گرد مارنے کے لیے علاقے کے علاقے تباہ کروا رہے ہو۔ عوام الناس کو شر پسند بنا کر حکمرانی کب تک کرتے جاؤ گے۔ عوام سے معافی مانگ لو، ان جرائم سے باز آ جاؤ۔ سولہ کروڑ عوام ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کرنے والے دہشت گردوں سے ٹیبل پر بیٹھ کر اس مسئلہ کا حل نکال لو۔ ورنہ پرویز مشرف بنتے دیر نہیں لگتی۔ فوج سولہ کروڑ عوام کے سپوت ہیں اور دوسری طرف سولہ کروڑ عوام ہیں۔ ان کو آپس میں نہ لڑاؤ باز آ جاؤ۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ۱۹۴۷ء سے لیکر ۱۹۷۳ء تک **ملک** کا مجرم سیاسی اور فوجی حکمران ٹولہ ۲۶ سال تک **ملک** کا آئین تیار کرتا رہا اور ۱۹۷۴ء سے لے کر آج تک ۳۷ سالوں سے یہ آئینِ پاکستان یعنی اسلام کے نفاذ کو یہ مجرم ٹولہ سبوتاژ کیے جا رہا ہے۔

۹۔ جنرل کیانی اور اس کے کور کمانڈروں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ کہ وہ اس خانہ جنگ کو ختم کرنے میں اپنا اہم رول ادا کریں۔ ٹیبل پر بیٹھ کر شمالی علاقہ جات اور سولہ کروڑ اہلِ وطن، محبِّ وطن افراد اور ان کی نسلوں کے مطالبات اور خواہشات کے مطابق ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کا نفاذ کروا جائیں۔ اس آئین کے نفاذ سے تمام معاشی اور معاشرتی حکمرانوں کے درج ذیل جرائم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تمہارا نام سولہ کروڑ عوام اور آنیوالی نسلوں کے لیے وردِ زبان بنا رہے گا۔ سمجھو تو!

۱۰۔ کیا پاکستان ان جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے سیاستدانوں اور فوجی ڈکٹیٹروں کے لیے بنایا تھا تاکہ وہ ملی مجرم مشرقی اور مغربی پاکستان کو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے جرائم کی وجہ سے الگ کر دیں۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا لیں اور اپنی حکومتی استحصالی فوج کی تعداد کو اپنی مرضی کے مطابق بڑھا لیں۔ اس پھیلاؤ سے ملکی وسائل، خزانہ چاٹتے جائیں۔

۱۱۔ کیا پاکستان انگریز کے مفتوحہ ملک اور اس کی محکوم عوام کو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکمرانوں اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی انتظامیہ اور عدلیہ کے استحصالی حکومتی اداروں جن کے ذریعے وہ ہندوستان کی عوام کو محکوم، غلام، قیدی اور ان کے بنیادی حقوق سلب کرتا تھا، کے لیے بنایا گیا

۱۲۔ ان کے لیے حاصل کیا تھا یا ان کے استحصالی معاشی اور معاشرتی جرائم کا تدارک کرنے، غلامی اور محکومی کی زنجیریں توڑنے اور اسلام کے نفاذ کی خاطر حاصل کیا تھا۔

۱۳۔ کیا پانچ لاکھ انسانوں نے جام شہادت ان کے جمہوریت کے نظام تعیش کے لیے نوش کیا تھا۔

۱۴۔ کیا جن پانچ چھ لاکھ مسلمان خواتین کو ہندوؤں سکھوں نے یرغمال بنایا تھا اور وہ اِن کی اولادوں کو جنم دے چکی ہیں ان کی عصمت وعفت کو جمہوریت کے مجرم سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکمرانوں کے لیے لٹایا گیا تھا۔

۱۵۔ کیا پاکستان ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکمرانوں ہی کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر مشیر، سپیکر، وزیر اعلیٰ، گورنر وزیر اعظم، صدر پاکستان بنانے اور ان کی ہی ۵۱ فیصد مستورات کو ملک کے تمام شاہی مراعات یافتہ عہدے سولہ کروڑ عوام پر حکومت کرنے، خزانہ لوٹنے اور قرآن حکیم کی تعلیمات اور نظامِ حیات کو ختم کرنے کے لیے بنایا تھا۔

۱۶۔ کیا پاکستان وفاقی حکومت کے ستر وزیروں کی فوج کے لیے اور ان کے ساتھ بے شمار شاہی مراعات یافتہ حکومتی طبقہ کی افواج کے لیے بنایا تھا تاکہ وہ سولہ کروڑ عوام کے حقوق غصب کرتے رہیں۔

۱۷۔ کیا پاکستان کے وزیروں پر روزانہ ایک لاکھ اخراجات خزانہ سے خرچ کرنے کے لیے بنایا تھا

۱۷۔ کیا پاکستان کے وزیروں پر روزانہ ایک لاکھ اخراجات خزانہ سے خرچ کرنے کے لیے بنایا تھا

۱۸۔ کیا سولہ کروڑ عوام کو ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ایک روپیہ خزانہ سے مہیا نہ کرنے کے لیے بنایا تھا

۱۹۔ کیا پاکستان کا صدر مملکت شاہی کشکول لیکر اپنے سرکاری چالیس پچاس کے شاہی ٹولہ کو لے کر دنیا کے تمام ملک سے بھیک مانگنے کے لیے بنایا تھا۔

۲۰۔ کیا ان شاہی منگتوں کے لیے وہاں کے شاہی ہوٹلوں میں جہاں ہر قسم کی عیاشانہ ضروریات حیات مہیا کی جاتی ہیں۔ان کے شاہی اخراجات ملکی خزانہ سے ادا کرنے کے لیے بنایا تھا۔

۲۱۔ اگر ایک وزیر کے پاس سے گولی گزر جائے تو اس حکومتی ٹولہ کی خاطر بے شمار بلٹ پروف انمول قیمتی گاڑیاں خریدنے کے احکام جاری کرنا حکمرانوں کا وطیرہ بن نہیں چکا۔ دوسری طرف اپنی افواج اور امریکہ کے ڈرون حملوں سے شر پسندوں کا نام دے کر سینکڑوں معصوم، بے ضرر بچے بچیوں، مستورات اور اہلِ وطن کا قتال کروانا ملک وملت پر ظلم عظیم کا دور جاری نہیں! چشم آدم کب تک یہ المیہ دیکھتی رہے گی کب تک حکمران لاشوں کی قیمت وصول کرتے رہیں گے ۔ کیا ڈرون حملے، ہوائی حملے، اور توپوں کے گولے طالبان کو تلاش کر کے ختم کرتے ہیں ۔ کیا ان مظلوم، مجبور، زخم خوردہ، اپنے ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں اپنے پیاروں کی اموات سے دو چار لوگوں سے پشاور، راولپنڈی، لاہور کراچی یا جی ایچ کیو یا اسلام آباد یا حکومتی شاہی ایوان یا کوئی ملک کا حصہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔کیا اس خانہ جنگی میں کاروبار اور ملکی معاشیات تباہ نہیں ہو رہے۔ کیا روس معاشی تباہی کے باعث ٹوٹ نہیں گیا تھا۔ کیا یہ حکومتی ٹولہ ملک کو اغیار کے خلاف کوئی جنگ لڑے بغیر ملک اور ملکی ایٹمی قوت اسلامی دنیا کے دشمنوں کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔اہلِ وطن کے دیدہ وروں، جان نثاروں قلم کاروں، کالم نویسوں، ٹی وی کے تنقید نگاروں کو جاگنا ہوگا ملت کی رہنمائی کی طیب عبادت کا فریضہ ادا کرنا ہوگا۔کاشب بیداروں کو ظلمت کدہ میں روشنی کی بات کرنی ہوگی۔اپنی عوام کو بیدار اور اصل حقائق سے آگاہ کرنا ہوگا۔یا اللہ تعالیٰ جی ہم پر رحم فرماؤ۔آمین

بابا جی عنایت اللہ

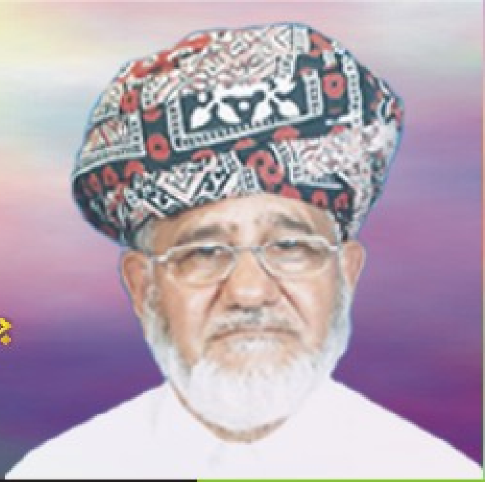

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۲۔ کیا عوام سمجھتے نہیں ہیں کہ امریکہ کی زیرِ قیادت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے پسند کے سیاسی مجرموں سے ڈیل کر کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہء ضرورت کے جرائم سے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرموں کی نئی حکومت بنائی ۔ پاکستان کے مجرم حکمرانوں اور امریکہ کے بین الاقوامی جمہوریت پسند دہشت گردوں کے زیرِ سایہ موجودہ حکومت امریکی مقاصد کے حصول کے لیے وجود میں آئی ۔ امریکہ نے فوجی ڈکٹیٹر سے اپنے مقاصد پورے کیے ۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو بحال کروایا ۔ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کو سبوتاژ اور ختم کرنے کے لیے سولہ کروڑ عوام کا قتال کرنا جاری کر رکھا ہے ۔ امریکہ کے لیے یہ نظریاتی جنگ عراق، افغانستان، ایران اور پاکستان میں جیتنا ان کا نصیب نہیں ۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے اپنے زرخرید غیر ملکی دہشت گردوں سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں بم دھماکے کروا کر پاکستان کی عوام اور اسلام کے نفاذ کا نام لینے والوں کو چن چن کر ختم کر رہے ہیں ۔ ملک کے سولہ کروڑ نام محمد ﷺ جپنے والی ملت جہاد اور شہادت کے ازلی و ابدی نظامِ حیات کی افادیت سے آشنا ہے ۔ اب وہ وقت دور نہیں کہ عراق، ایران، افغانستان، ترکی اور پاکستان کے عوام اکٹھے ہو کر مغربی اجارہ داری کو ختم کرنے، اپنے عوام الناس کا قتال روکنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھے ہو کر صرف ان کو ایک وارننگ دیں گے ۔ لڑائی یا جنگ اچھی چیز نہیں ہے ۔ ان سے سامانِ تعیش خریدنا ختم اور تجارت کا رخ چین، روس کی طرف موڑ لیں گے ۔ امریکہ اور اس کے اتحادی ان مسلم ممالک سے گوریلا جنگ جیت نہیں سکتے ۔ نہ ان کی عوام جنگ چاہتی ہے اور نہ ان ممالک کے عوام ان کو بین الاقوامی دہشت گردی کی اجازت دیتے ہیں ۔ نہ چین ایسا چاہتا ہے اور نہ ہی روس اور روسی ریاستیں اور نہ ہی ہندوستان ان مغربی ممالک کے ورلڈ آرڈر کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں ۔ نہ ہی امریکی عوام اپنے حکمرانوں اور ماسٹر مائنڈ طبقہ کی عیاشی کی خاطر اپنی افواج کا قتال چاہتے ہیں ۔ افواجِ پاکستان ملک و ملت کی آن اور شان ہے ۔ افواجِ پاکستان کے سربراہوں کو بتانا ضروری ہے کہ اب صرف فوج ہی نہیں بلکہ سولہ کروڑ مرد و زن کی ٹرینڈ گوریلا فوج ان کا ہراول دستہ ہے ۔ اگر انڈیا کی را، امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کی موساد اپنے ٹرینڈ ایجنٹ پاکستان میں داخل کر کے پاکستان کے حکومتی ٹولہ کی کمزوری کی وجہ سے عوام الناس کا قتال کروا رہے ہیں تو ان کو فوری طور پر بند کر دینا ہوگا ۔ دنیا کے امن کے لیے ایک اچھا شگون ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ دنیائے عالم کو امن کی دولت سے مالا مال کریں ۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان کا تمام مال ومتاع، تمام وسائل، تمام ملکی اور غیر ملکی قرضے۔ آئی ایم ایف کے چالیس ارب ڈالر پہلے اور ۳۸ ارب ڈالر موجودہ قرضے کن کی شاہانہ زندگی گزارنے اور کن کے نظامِ حکومت کے اخراجات کے تصرف میں آتے ہیں۔ کن کی ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، تجارتی اداروں اور ملکیتوں میں بدلتے جاتے ہیں۔ ساڑھے نو ارب ڈالرز کی کثیر رقم کا سود ان چودہ سیاسی رہنماؤں یا ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹروں، مشیروں، وزیروں، سفیروں، پارلیمانی سیاسی عہدیداروں، وزرائے اعلیٰ، گورنروں، وزیر اعظم یا صدر پاکستان کے استحصالی ٹولہ نے ادا کیے ہیں۔ کیا چودہ سیاسی حکومتی رہنما ملّت کو آگاہ کریں گے کہ ملک کا تمام مال ومتاع، وسائل، ذرائع آمدن ان کے علاوہ تمام ملکی اور غیر ملکی قرضے، ہر قسم کی غیر ملکی کثیر مالی امداد، علاوہ ازیں ۷۸ ارب ڈالرز کے آئی ایم ایف کے قرضے کن رہزنوں نے لوٹے ہیں۔ ملی امانتوں پر شب خون مارنے والے کون مجرم ہیں۔ سولہ کروڑ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجبور محکوم عوام الناس کے ساتھ ظلم کرنے والے کون مجرم ہیں۔

۲۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر اسمبلی میں بیٹھ کر قانون سازی کے ذریعے معاشی، معاشرتی قتال کے قوانین اپنی آفادیت اور عیاشانہ زندگی گزارنے، عوامی معاشی خون چوسنے کے لیے، رشوت، کمیشن، کرپشن کے ذریعے لوٹ مار مچانے کے لیے حسب خواہش مرتب کرتے ہیں۔ انتظامیہ عدلیہ کا خریدا ہوا ابلیسی جوہر ادراک اور افواج کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ پولیس، رینجرز اور افواج پاکستان کی سپاہ کے ذریعے ان قوانین وضوابط کی سختی سے پابندی کرواتے ہیں۔ اس ظلم وجبر کے خلاف آواز اٹھانا، لوٹ مار کی نشاندہی کرنا اعتدال ومساوات اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنا ایک حُب الوطن کے لیے باعث رسوائی اور تباہی بن چکا ہے۔ اہلِ وطن سولہ کروڑ عوام الناس کو ان چودہ سیاسی استحصالی، رہنماؤں اور غاصب فوجی ڈکٹیٹروں کے احکام کے مطابق ٹی وی، دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے دہشت گرد، طالبان، رجعت پسند بنا کر جدید اسلحہ سے ان کو کچلنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں پاکستانی سولہ کروڑ عوام، ملک کے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے محکوم، غلام، قیدی اور باغی بن چکے ہیں ان کو نوشتہء وقت پڑھ لینا چاہیے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

یا اللہ ملک وملّت کی کشتی کو منجدھار سے نکال دے!

۳۔ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے بنیادی حقوق کو چھیننے، ان کی آواز کو دبوچنے، ان کو کرش کرنے کے لیے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مسلط کردہ، انتظامیہ، عدلیہ کا جابر، قاتل ابلیسی نظام جو انگریز نے ایک مفتوحہ ملک کی عوام کو محکوم رکھنے کے لیے مسلط کیا تھا اسی طرح جاری ہے۔ اب اس کو چلانے والے جمہوریت کے شاہی ٹولہ کے عیاش اور بے رحم مراعات یافتہ شاہی طبقہ سے منسلک انتظامیہ، عدلیہ کا خریدا ہوا جوہڑ ادراک اور ابلیسی فوجی ڈکٹیٹر اس سے منسلک اعلیٰ ارکان کے حکومتی اختیارات کی بات نہ کرو ان کے دس پندرہ لاکھ سرکاری دفاتر اور رہائشیں، ان کی شاہی طبقاتی تنخواہیں، لاکھوں کی تعداد میں شاہی سرکاری گاڑیاں، سرکاری ڈرائیور، پٹرول کے اخراجات کا ذکر کرنا بھی جرم ہے ان کے تحفظ کے لیے گن مینوں کی افواج، سرکاری گاڑیوں، جدید وائرلسوں، بے شمار ٹیلیفون، اَن گنت سرکاری نچلے درجہ کے سٹاف کے اخراجات کی بھی بات مت پوچھو۔ یہ جمہوریت کے مجرمانہ غاصب نظامِ حکومت کا شاہی جابر حکومتی مجرم ٹولہ اور اسی نظام اور سسٹم کا مراعات یافتہ شاہی انتظامیہ، عدلیہ اور فوجی ڈکٹیٹروں کا استحصالی طبقہ ملک کے عوام کی زبان کھینچنے اور اس پر تشدد کرنے کے لیے مسلط ہے۔ جمہوریت کا چھ ہزار سیاسی معاشی حکومتی دجالی ٹولہ ملک کے سولہ کروڑ عوام کے معاشی خون سے ہولی کھیلتے، معاشرتی طور پر اپاہج بناتے، خود عیش وعشرت محلوں اور شاہی ایوانوں میں زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں۔ بقول ڈاکٹر فرخ، ایک وزیر کے کم از کم ایک لاکھ روزانہ کے اخراجات ملکی خزانہ سے عوام الناس کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ دوسری طرف جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کا حکمران ٹولہ عوام الناس کو تنگ دستی، بیروزگاری مہنگائی، بے پناہ ٹیکسوں، یوٹیلٹی بلوں کے اضافوں کی وجہ سے دو وقت کی روٹی سے محروم کرتا چلا آرہا ہے مجبور ومحکوم عوام بھوک اور ننگ سے تنگ آکر اپنی اولادوں کو فروخت کرنے اور خودسوزیاں وخودکشیاں کرنے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔ عوام نے ان عیاشوں کے ایوانوں کے دروازے دیکھ لیے ہیں یہ ہزاروں راستے پولیس، رینجرز، فوج کے ذریعے بند کروالیں سولہ کروڑ بھوک سے مرنے والے دہشت گرد، رجعت پسند، طالبان ان معاشی اور معاشرتی دجالوں کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ وفاقی حکومت کے ۷۰ وزرا کی فوج وفاقی حکومت میں بھرتی کر کے ملکی خزانہ کو ان کی ملکیت بنا دینا ان غاصبوں کا وطیرہ ہے۔ اسی طرح تمام صوبوں میں معاشی درندوں پر مشتمل وزیروں کی فوج ملک میں اُت مچائے جا رہی ہے۔ جب فوجی ڈکٹیٹر کی حکومت ختم ہوئی تو اس وقت ۲۶۵ گاڑیاں وزیراعلیٰ پنجاب کے لان میں کھڑی تھیں۔ وہ بھوکی ننگی عوام کی ملکیت تھیں اور غنڈہ گردوں کے پاس تھیں۔

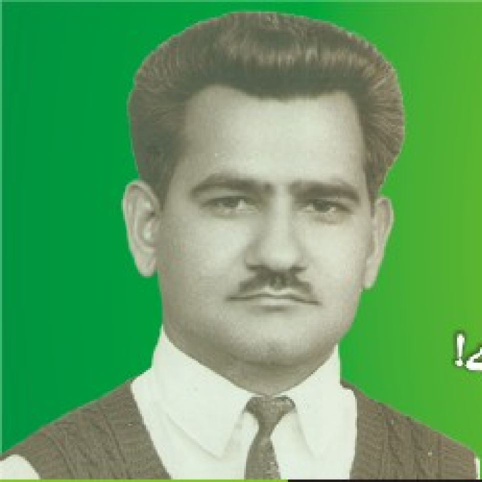

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا حکمران ٹولہ مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلوں کو جمہوریت کے حکومتی مذہب کے طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی اداروں کے ذریعے ان کی تہذیب کو ہندوازم کے طبقات میں بدلتا جارہا ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکوت باطل ضابطہ حیات، غاصب نظامِ حیات کا استحصالی طبقاتی کردار و تشخص تیار کرتا ہے۔ جس سے مسلم اُمہ، اس کی نسلوں کو براہمن و شودر، حاکم و محکوم، آقا و غلام، صدر و گن مین، ڈکٹیٹر و بیٹ مین کے استحصالی کلچر میں کنورٹ کیے جارہے ہیں۔

۵۔ حکمران ٹولہ جمہوریت کا نظامِ حکومت چلانے کے لیے اس کے نظریات، ضابطہ حیات، اس کے طبقاتی تعلیمی نصاب کی تعلیم و تربیت سے طبقاتی شاہی حکومتی سکالر تیار کرتا اور ان کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کو قیدی، غلام، محکوم بناتا چلا جاتا ہے۔

۶۔ ملک میں سودی معاشی نظام کے نرسری سے لیکر پی ایچ ڈی تک کے معاشی دانشور تیار کرتے ہیں جو ملک کا معاشی نظام چلاتے ہیں۔ جس کے ذریعے یہ قرضہ جات حاصل کرتے ہیں۔ ملکی خزانہ لوٹتے اور اپنی ملکیت بناتے چلے جاتے ہیں۔ ہر روز این آر او کا نیا مجرمانہ نظام بناتے اور عوام الناس کا استحصال کرتے جاتے ہیں۔

۷۔ اسی طرح جمہوریت کے مجرمانہ سیاسی نظام کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم سیاسی رہنما انھی طبقاتی تعلیمی اداروں سے نرسری سے لیکر پی ایچ ڈی تک کے سیاسی سکالر تیار کرتے چلے آرہے ہیں۔

۸۔ انتظامیہ اور عدلیہ کے ماسٹر مائنڈ برٹش لا، انڈین لا، امریکن لا، جیوری پروڈینس کے مغربی تعلیمی نصاب اور طبقاتی شاہی تعلیمی اداروں سے حکومتی مراعات یافتہ طبقہ کے شاہی عیاش استحصالی ارکان تیار کرتا ہے جو ملک کا انتظامیہ اور عدلیہ کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ کے مجرموں کے ہر جرائم کا تحفظ کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیا انتظامیہ کا ادارہ جھوٹے کیس تیار کرنے کے جرائم کا بانی نہیں ہے۔ کیا عدلیہ کے منصف بارہ بارہ سال تک این آر او کے مجرموں کے کیسوں کو التوا میں رکھتے اور سرکاری خزانہ سے شاہی مراعات اور شاہی تنخواہیں وصول کرتے، شاہانہ زندگی گزارتے چلے جاتے ہیں۔ اس طرح ایک عدلیہ کا منصف تاحیات کروڑوں کا قانونی جرم جاری رکھتا ہے۔ کیا ایسے تمام منصف این آر او کے مجرم نہیں!

۹۔ پاکستان میں مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مذہب کا حکومتی نظام کلچر ہے جو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف ایک فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری اور جنسی آزادی کا گھناؤنا مجرمانہ نظامِ حکومت ہے۔ کیا جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت قرآن حکیم کی تعلیمات چادر اور چاردیواری کا استحصالی نظامِ حکومت نہیں ہے۔ جس سے بے دین معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ قبل ازیں پاکستان میں مستورات کے لیے الگ تعلیمی نظام جاری تھا جو ختم کر دیا گیا ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط حکومت جمہوریت کے جرم کدہ کی سیڑھی نہیں جس کے ذریعے ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر جمہوریت کے مجرم حکومتی ٹولہ نے اپنی ہی مستورات کو حکومت اور مراعات یافتہ طبقہ میں شامل کر لیا ہے۔ کیا ۴۹ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ نے ۵۱ فیصد مستورات کو حکومت اور مراعات یافتہ طبقہ میں شامل کر کے ملک کے وسائل، خزانہ اور سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کی محنت و مشقت کی کمائی پر شب خون مار نہیں لیا ہے۔ کیا سولہ کروڑ عوام کی مستورات میں سے کسی ایک کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ کیا یہ معاشی جرائم کا سب سے بڑا این آر او کا کیس نہیں ہے! کیا اس سرکاری طبقاتی، ڈبل سے بھی دوگنا زیادہ بجٹ کے اضافی لوٹ مار کے معاشی جرم کو روکا نہیں جا سکتا۔ کیا جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی معاشی نظام اور طبقاتی معاشرتی ضابطہ حیات، طبقاتی حکمران اور طبقاتی محکوم معاشرہ تیار نہیں کرتا۔ کیا ملک کے سولہ کروڑ عوام کا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے تعلیمی اداروں سے تیار کیا ہوا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے کردار و تشخص کا نام اسلامی کلچر ہے۔ کیا جمہوریت کے جرم کدہ کے مجرم سیاسی رہنما قرآن حکیم اور نبی کریمؐ کے احکام کی بے حرمتی کے مجرم اور جمہوریت کے کفر کے ایجنٹوں کا رول ادا کر نہیں رہے۔ یہ نقاط خوابیدہ ملّت کو آگاہی کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ شرارے کفر کو خاکستر کرنے اور الجھی ہوئی ملّت کی رہنمائی کے تقاضے پورے کرنے کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں۔ خوابیدہ ملّت کو بیدار کرنا ہر اہل حق کا طیب فریضہ ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

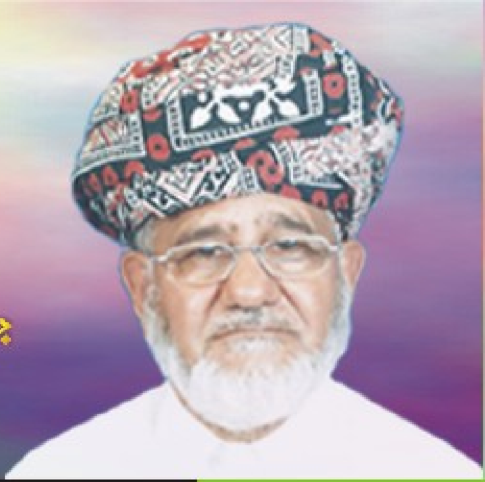

۱۰۔ کیا پاکستان کے چودہ سیاسی جماعتوں کے حکومتی رہنماؤں کا ٹولہ، میر سپاہ، انتظامیہ، عدلیہ کا مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ اہلِ وطن مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کو بتا سکیں گے کہ کیا جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت قرآن حکیم کے نظامِ حکومت کا نعم البدل ہے۔ یا اس کو ختم کرنے، اس کی تہذیب کو کچلنے اور صفحہ ہستی سے مٹانے کا ابلیسی مجرمانہ نظامِ حکومت ہے جو سولہ کروڑ اہلِ وطن پر مسلط ہے۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی اطاعت کرنے کے بعد ہم قرآن حکیم کے باغی اور حضور نبی کریم ﷺ کے گستاخ، بے ادب بن نہیں جاتے۔ اس کا مجرم کون ہے! کیا احکام حق سے بے وفائی اور قرآن حکیم سے بغاوت مسلمانوں کا شیوہ بنا نہیں دیا گیا۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکمرانوں نے ایسا کرنے پر سولہ کروڑ اہلِ وطن اور ان کی نسلوں کو مجبور بنا نہیں رکھا ہے۔

۱۱۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے مجرم حکمران اہل اسلام کو دین محمدی ﷺ کا منکر بنا کر جمہوریت کے کردار و تشخص میں بدلتے جا نہیں رہے۔ کیا اہلِ وطن ملّت اسلامیہ کے فرزندان جمہوریت کے کفر کے ضابطہ حیات میں تبدیل نہیں کیے جا رہے۔ کیا اہلِ وطن، صاحب بصیرت علما، مشائخِ کرام، ملک کے اساتذہ کرام اور دینی ادارے چلانے والے تمام آئمہ کرام، دینی سکالر، روحانی پیشوا اپنی آرا سے رہنمائی فرمائیں۔

۱۲۔ کیا جمہوریت کے غاصب مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے استحصالی نظامِ حیات اور اس کے استحصالی مجرم حکمرانوں سے نجات پانا وقت کی بنیادی ضرورت نہیں ہے۔ اہل گلستان کو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کو ختم کرنا اور نظام مملکت چلانے کے لیے خوابیدہ ملّت کو جگانا ہوگا۔ تاکہ ملک میں خانہ جنگی کو روکا اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کا نفاذ کیا جا سکے۔ یا اللہ ملک وملّت پر رحم فرما۔ اہلِ پاکستان کی کشتی کو منجدھار سے نکالنے کا کوئی راستہ عطا فرما۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ کیا کوئی شخص اس فطرتی اصول سے اجتناب کر سکتا ہے کہ اگر مسلم معاشرہ کو قرآن حکیم جیسے الہامی صحیفہ، اس کے نظریات، اور اس کے عقیدہ کی تعلیمات، اس کے قانونی، عدلی، اخلاقی، الہامی، روحانی معاشی اور معاشرتی اقدار کے تعلیمی نصاب سے محروم کر دیا جائے۔ اس کی جگہ مسلم معاشرے کو جمہوریت جیسے کسی دوسرے متضاد عقائد، نظریات، ضابطہ حیات معاشی اور معاشرتی اقدار اور نظام عدل و انصاف کے تعلیمی نصاب کی تعلیم و تربیت کی جائے تو اس معاشرے کی شکل، ہیت، کردار اور تشخص کونسا تیار ہوگا۔ تو لامحالہ وہ نظریاتی ملّت، قوم، ملک اور نظریاتی ریاست کے عوام احکام الٰہی کے منکر اور ان سے بیوفائی کے مرتکب ہوں گے۔ قلبی مصیبتوں، روحانی اذیتوں، ذہنی کرب، معاشی اور معاشرتی تضاد کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔ پاکستان اور اس کی عوام رائج الوقت جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور دین محمدی ﷺ کے تضاد کی عبرتناک چتا میں جل رہی ہے۔ جس کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔

۲۔ پاکستان کے سولہ کروڑ افراد اور ان کی نسلیں اپنی زندگی قرآن حکیم کی دینی تعلیمات، دینی عبادات، دینی نظامِ حیات، دینی اخوت و محبّت، دینی اخلاقیات اور اسوہِ حسنہ کی روشنی میں گزارنا چاہتے ہیں دین محمدی ﷺ کے اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے نظام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن ملک و ملّت کے جمہوریت پسند چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ان کے ایم پی اے، ایم این اے سینیٹرز، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کا ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور فوجی ڈکیٹروں کا مجرم طبقہ سولہ کروڑ عوام کو مجلس شوریٰ کے نظام سلطنت کی بجائے جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی زنجیروں میں مقید رکھنا چاہتا ہے۔ ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور ملکی خزانہ کو جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے لوٹ مار جاری رکھنا چاہتا ہے۔ ملک کا دہشت گرد شاہی حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ اپنے عیش و عشرت اور تصرفانہ نظامِ حیات اور آمرانہ نظامِ حکومت کو کسی قیمت پر ترک کرنا نہیں چاہتا۔ حکومتی اختیارات کی بنا پر وہ حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ملک میں آکاس بیل کی طرح پھیلتا اور سب کچھ چاٹتا جا رہا ہے۔ جو خزانہ بچ جاتا ہے اس کو اپنی ملکیتوں میں بدل لیتا ہے۔ ملکی معاشیات پر ان کی مکمل اجارہ داری مسلط ہے اور بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ سولہ کروڑ عوام کو ملکی خزانہ سے ایک پائی تک نہیں دی جاتی۔ عوام الناس دو وقت روٹی اور ضروریاتِ حیات کی محرومی کی وجہ سے ایک اذیت ناک زندگی سے دوچار، بیروزگاری اور فاقہ کشی کی وجہ سے خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے پر مجبور کر دی گئی ہے جبکہ ملکی خزانہ، ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ہر قسم کی پیداوار اور مصنوعات حکومتی ٹولہ کی ملکیت بنتے جاتے ہیں۔

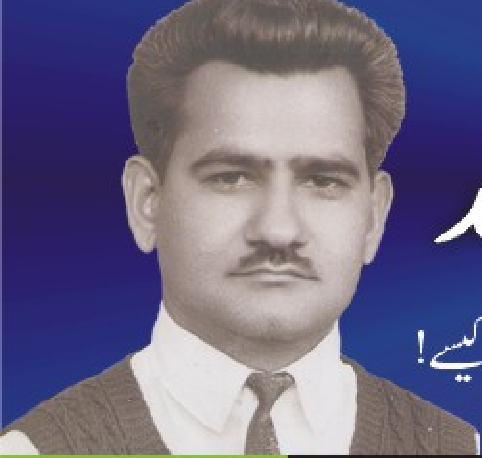

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ٹیکسوں کا بوجھ اور بلوں میں بے پناہ اضافے اور مہنگائی کی اذیتیں ملّت کو سول نافرمانی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ اسی وجہ سے ملک انارکی کی آگ میں جل رہا ہے۔ اہلِ وطن کا دین اسلام ہے اور ۱۹۷۳ء کا آئین بھی اسلامی ہے۔ لیکن ابلیسی حکمران اسلام اور اسلامی آئین کے باغی بن چکے ہیں۔ یہ کب تک اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان یا دہشت گرد بنا کر ان کا قتال جاری رکھیں گے۔ احکام حق سے دور اور غیر اسلامی نظامِ حیات کی پابندی کرواتے رہیں گے۔ ان کے دن گنے جا چکے ہیں۔

۳۔ جمہوریت کے حکومتی شاہی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی زندگی کا مشن ایک ہے۔ وہ ہر قیمت پر ملک کے سولہ کروڑ عوام کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ہر سطح پر ان کے حقوق غصب کرنے، ان کو محکوم بنانے، اقتدار پر قابض رہنے، حکومتی بالادستی کا تاج پہننے، شاہی محلوں کی تعیش کی زندگی گزارنے، زر، زن اور زمین پر قابو پانے اور جنسی کھیل کھیلنے، ملک کی تجارت پر قابض رہنے، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں، سرمایہ داری نظام پر مکمل کنٹرول رکھنے، جاگیرداری سسٹم سے زمین مافیہ کی کمانڈ کو اپنے قبضۂ قدرت میں رکھنے، ملک کو ایک قید خانے میں بدلنے جمہوریت کا غاصب اور مارشل لا کے جبر کا حکومتی نظام اور سسٹم مسلط کرنے پر قادر مطلق بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ اسلام اور اسلامی آئین کے نفاذ سے گریزاں ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاستدانوں، فوجی ڈکٹیٹروں، مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی منزل اقتدار اور حکومت کا حصول ہے۔ سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ ایک جان اور دو قالب ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے لیے بے ضرر اور عوام الناس کے حقوق چھیننے اور استحصالی نظام مسلط کرنے اور عوام پر غاصبانہ نظامِ حکومت جابرانہ طریقہ کار کو مسلط کرنے کے مجرم ہیں۔ قرآن حکیم کی نظریاتی وحدت کو جمہوریت کے منشوروں اور عوام کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں میں بکھیرنا اِن کی حکومتی حکمت عملی ہے۔ حکومتی ٹولہ کی زندگی کا نصب العین ملک میں عدم معاشی، معاشرتی مساوات کا نظام اور سسٹم مسلط کرنا، سولہ کروڑ عوام الناس کو استحصالی کلچر کی زنجیریں پہنانا، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت، مال و دولت اور ملکی خزانہ اپنی ملکیت بنانا، اس کو اپنے شاہانہ تصرف میں لانا، اقتدار اور حکومت کو مستقل بنیادوں پر قابو رکھنا ان کی یکجہتی اور حکومتی حصول کی فطرتی بنیاد ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ملک میں اسلام کا نفاذ عمل میں لانا ہوگا جو اس بیماری کا واحد علاج ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو بیدار ہونا اور جاگنا ہوگا۔

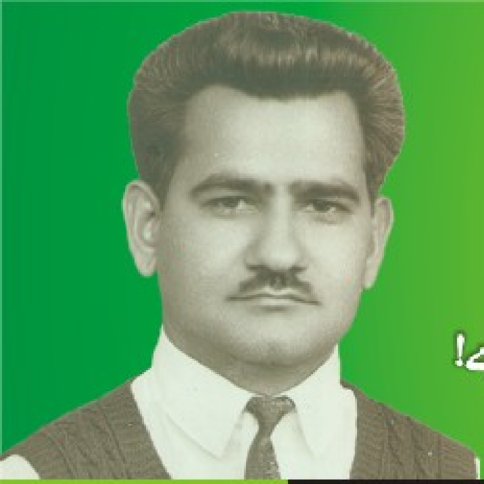

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں حکمرانوں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں، رہزنوں، لٹیروں، کے شاہی ایوانوں۔ ان کے سرکاری صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، گورنرز ہاؤسز، سپیکرز ہاؤسز، اسمبلی ہالز، چیف سیکٹری ہاؤسز، لاتعداد سیکرٹریوں، چیف جسٹس ہاؤسز، سپریم کورٹس بلڈنگز، اٹھارہ لاکھ انتظامیہ، عدلیہ کے شاہی دفاتر، ان کے شاہی سرکاری محلوں، اٹھارہ لاکھ سرکاری گاڑیوں، ان کے شاہی وردیوں میں ملبوس ڈرائیوروں، گن مینوں، ان کے اعلیٰ سرکاری حکمرانوں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ اور ان کے خدمت گذار سرکاری اعلیٰ ملازمین اور ان کی عیش وعشرت کے نظامِ حیات کا نام پاکستان نہیں ہے۔

۵۔ پاکستان تو ستر فیصد کسانوں، تیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور سفید پوش لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے کلمہ گو عوام کا ملک ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے عدل و انصاف سے محروم سولہ کروڑ بھوکے ننگے افراد کا ملک ہے۔ ان کے علاوہ یتیموں، بیواؤں، بیروزگاروں، بوڑھوں محتاجوں، ننگے پاؤں، ننگے جسموں، ننگے سروں، ضروریات حیات سے محروم کیے ہوئے انسانوں کا ملک ہے آسمان کے سائے تلے زندگی کے ایام گزارنے والے بیروزگاروں، خوراک سے محروم خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے مظلوم ومجبور، محکوم و بےبس اہلِ وطن کا بھی ملک ہے۔ جمہوریت کی حکومت کے چھ ہزار استحصالی مجرم ٹولہ اور سولہ کروڑ عوام کا ساجھا گھر ہے۔ یہ کسی حکومتی ٹولہ یا ان کے سرکاری مراعات یافتہ طبقہ کی وراثت یا ملکیت نہیں ہے۔ لیکن حکومتی ٹولہ اور ان کے سرکاری مراعات یافتہ طبقہ نے پاکستان کو اپنی ملکیت بنا رکھا ہے۔

۶۔ ملک کے سولہ کروڑ مسلمانوں کی جمعیت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے ضابطہ حیات کی وحدت میں مضمر ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک یعنی نوے سال انگریز نے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے قانونی شکنجوں کے ذریعے ایک محکوم ملک وقوم کو معاشی اور معاشرتی اذیتوں سے دوچار رکھا۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک ملک کے غداروں، غاصبوں، رہزنوں، مجرموں نے ملک کو لوٹا۔ جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ نے جمہوریت کا دین کش استحصالی پھندہ عوام الناس کے گلے میں ڈالے اس طرح بےرحمی سے ان کو گھسیٹتا چلا آ رہا ہے۔ وہ ایک اذیت ناک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے سولہ کروڑ عوام کو یہ حکمران ٹولہ طالبان، رجعت پسند دہشت گرد بنا کر ان کا قتال کیے جا رہا ہے۔ عوام بیدار اور ان کے ظلم وجبر سے بیزار ہو چکے ہیں۔ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر کی کرسی بچانے کی خاطر اس کے اشارے پر امریکہ نے افغانستان کی جنگ پھیلا کر پاکستان کے اندر داخل کر دی ہے۔ عوام کو چوکس ہونا ہوگا۔

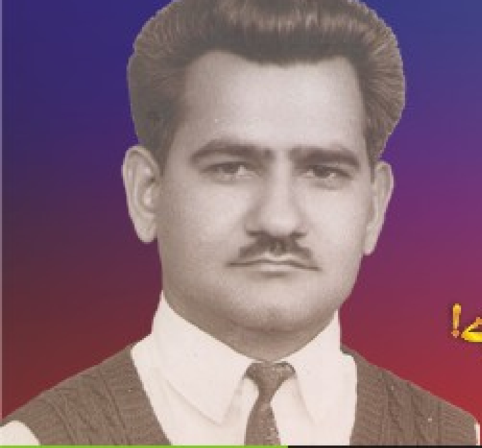

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ اسلام دشمن فوجی ڈکٹیٹر اور مجرم حکمران ٹولہ نے امریکہ کے ساتھ مل کر پاکستان کی عوام جو اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ان کو طالبان، دہشت گرد کہہ کر قتال جاری کروا دیا عوام نے اس مجرم فوجی اور سیاسی ٹولہ کو ختم کیا۔ امریکی ڈیل کے تحت فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کو بچانے، اپنی اجارہ داری قائم رکھنے کی خاطر ایک نیا نظریہ ضرورت کے مجرموں کا ٹولہ حکمران بنا دیا۔ بہتر تھا کہ موجودہ حکمران انسانی قتال کو جاری رکھنے کی بجائے خود ساختہ دہشت گردوں کے ساتھ بات چیت کا دروازہ کھولتے۔ ٹیبل پر بیٹھ کر یہ مسئلہ حل کر لیتے۔ لیکن ان حکمرانوں نے بھی امریکی اشارے پر وہی قتال کا عمل جاری رکھا۔ فوجی ڈکٹیٹر ہوں یا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے آمر ہوں۔ یہی چھ ہزار حکومتی مجرموں کا استحصالی ٹولہ سولہ کروڑ اہلِ وطن افراد اور ان کی نسلوں کو دہشت گرد، طالبان رجعت پسند از خود بنا کر ان کا قتال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ واقعات و حالات ان مجرم سیاسی رہنماؤں اور ان کے ابلیسی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہء ضرورت کے جمہوریت کے استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ تمام مجرم سیاسی رہنما، تمام مجرم فوجی ڈکٹیٹر ان کے اتحادی حکمران اپنا نامہ اعمال اپنے ہاتھوں میں لیے عوام الناس کی عدالت میں کھڑے ہیں۔ این آر او کے جرائم کا پھندہ ان کے گلے میں فٹ آچکا ہے۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں!

۸۔ حکمرانوں نے اپنے آپ کو اپنے محلوں میں پابند کر کے پولیس، رینجرز اور فوج کے ذریعے اپنے محلوں کو جانے والے تمام راستوں کو بند کر رکھا ہے۔ پولیس، رینجرز اور فوج کب تک اِن کی حفاظت کرتی رہے گی۔ ان کے لیے بہتر ہے کہ وہ تمام لوٹی ہوئی دولت اور ناجائز طریقوں سے اکٹھی کی ہوئی وراثتیں فوری طور پر جمع کروا دیں۔ ملکی خزانہ سے عیاشانہ زندگی گزارنے کے جرائم ختم کر دیں۔ کب تک ایک لاکھ روزانہ اخراجات کرنے والے وزیر اس ملک کے عوام کا معاشی قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک ۷۰ وزیروں کی فوج وفاقی حکومت کو چمٹی رہے گی۔ کب تک تمام کے تمام ایم پی اے وزیر و مشیر بنتے رہیں گے۔ کب تک صوبوں کا استحصال اور نفرت کی چتا جاتے رہیں گے۔ کب تک یہ مال و دولت کے حصول کی خاطر دست و گریباں رہیں گے۔ کب تک عوام کا امریکہ سے مل کر اجتماعی قتال کرنے والے حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ طالبان کی گولیوں سے بچتے رہیں گے۔ کب تک صدر مملکت ان وزیروں کے لیے نو کروڑ کے زرمبادلہ کی بُلٹ پروف گاڑیاں خرید کر ان کی جانوں کو بچاتے رہیں گے کب تک امریکہ کی پالیسی کے تحت حکومتی ٹولہ عوام کو دہشت گرد، رجعت پسند، مذہب پرست، انتشار پرست اور طالبان کا نام دے کر ان کا قتال کرواتا رہے گا۔

بابا جی عنایت اللہ

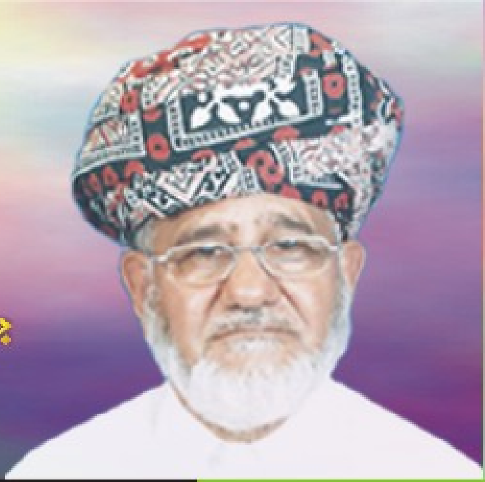

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکمرانوں کا قرآن حکیم جیسے الہامی صحیفہ کی تعلیمات سے سولہ کروڑ عوام کو محروم کرنا ایک گناہ عظیم اور جرم عظیم نہیں!

کب تک حکومتی ٹولہ چھتیس لاکھ اہلِ وطن کو ہجرت کی اذیتوں میں مبتلا رکھتا جائے گا۔ کب تک حکومت ٹولہ اپنی سپاہ اور اپنی ہی عوام کا قتال ایک دوسرے سے کرواتا رہے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ عوام اور فوج کی لاشوں کی حقیر سی قیمت امریکہ سے وصول کرتا رہے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ ملکی معیشت کو خانہ جنگی کی تباہ کاریوں کا ایندھن بناتا رہے گا۔ کب تک چالیس پچاس عیاش حکومتی احباب کو ساتھ لے کر صدر مملکت بیرون ممالک امداد و خیرات کی بھیک مانگتے پھریں گے۔ کب تک صدر مملکت چالیس پچاس بھکاریوں کے شاہی ٹولہ کو برطانیہ، امریکہ اور دوسرے ممالک کے انمول شاہی اخراجات والے ہوٹلوں میں ٹھہراتے اور دادِ عیش دیتے رہیں گے۔ کب تک ان کے شاہی اخراجات پاکستانی خزانہ سے ادا ہوتے رہیں گے۔ کب تک لُٹیرے، رہزن، این آر او کے مجرم حکومت بھی کریں گے اور اپنے کیس بھی ختم کرواتے جائیں گے۔ کب تک چودہ سیاسی جماعتوں کا قرآن حکیم کے منحرف رہنماؤں کا مجرم حکومتی ٹولہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو پاکستان پر مسلط رکھتا جائے گا۔ کب تک صوفی محمد، مولوی عمر، اسامہ بن لادن، چاروں فرقہ پرست ملکی سیاسی اسلامی جماعتوں کو رجعت پسندوں، طالبان کا نام دے کر قرآن حکیم کے نظریات اور تعلیمات کو پس پشت ڈالتے رہیں گے۔ کب تک ان کو ختم کرنے کی بجائے قرآن حکیم کے نظریات، ضابطہ حیات۔ اعتدال و مساوات، امانت و دیانت، اخوت و محبت، احترام انسانیت، خدمت انسانیت، اسوہِ حسنہ، حسن خلق سے سولہ کروڑ مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو محروم کیے جائیں گے۔ ان کو روکنا ضروری ہے کہ وہ مزید ملک و ملّت کو نقصان پہنچا نہ سکیں۔ اگر جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں پر مشتمل چودہ سیاسی مجرم فرقے الیکشن لڑ کر حکومت چلا سکتے ہیں تو چار مذہبی سیاسی فرقوں کے عوام مل کر نظام مملکت کیوں چلا نہیں سکتے۔ یہ تو فرقہ پرستوں کو ختم کرنے کی بجائے قرآن حکیم کی سرکاری سرفرازی کو ختم کیے جا رہیں۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ مانگنے والوں کو طالبان، رجعت پسند اور دہشت گرد کہنا ایک جرم ہے۔ سولہ کروڑ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کے مجرم حکومتی ٹولہ سے بیزار اور بیدار ہو چکے ہیں۔ ان کو ان معاشی، معاشرتی دہشت گردوں سے نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ ملک میں خانہ جنگی کا مجرمانہ قتال بند کریں۔ پاکستان کے اہل بصیرت اسلام پرست افراد کو اکٹھا کریں۔ ٹیبل پر بیٹھ کر اس خانہ جنگی کو ختم کریں۔ قرآن حکیم کی روشنی میں اسلام اور ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کریں۔ ورنہ کوندتی بجلیاں تمہارے آشیانوں کو خاکستر کرنے کے لیے بیتاب کھڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملک و ملّت کو محفوظ فرمائیں اور حکومتی ٹولہ کو راہ ہدایت بخشیں۔ آمین

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان میں ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک انگریزوں کا مسلط کیا ہوا جمہوریت کا نظامِ حکومت جاری ہے۔آج بھی پاکستان اور اس کے عوام اسی طرح سیاستدانوں اور انگریزوں کی بجائے ان سے بدتر فوجی ڈکیٹٹروں کے حکومتی ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ طبقہ کی گرفت میں زندگی کی لا متناہی اذیتوں میں تڑپتے، پھڑ کتے بدترین حالات سے دوچار ہیں۔ پاکستان جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ کی ملکیت اور سولہ کروڑ عوام ان کے قیدی، غلام، محکوم اور مجرم بن کر رہ گئے ہیں۔حکمران ٹولہ چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما، ان کے اسمبلیوں کے ممبران، ان کے ممبر ومشیر، وزیر وسفیر، وزیر اعلیٰ و گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان جمہوریت کے اس استحصالی نظامِ حکومت کی مجرمانہ حکمت عملی کی روشنی میں سولہ کروڑ عوام پر حکومت کرتے اور ان کا معاشی، معاشرتی، دینی قتال کرتے، حقوق کو چھینتے اور ظلم و جبر کرتے چلے آرہے ہیں۔ان کا تدارک ملّت کی بنیادی ضرورت ہے

۲۔ آج بھی فوجی ڈکیٹٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے جلیاں والے باغ کی طرح انسانی قتال کا عمل لال مسجد اسلام آباد اور ملک کی تمام مساجد کے معصوم و بے گناہ ہزاروں، لاکھوں دینی طلبا، طالبات کا جاری کر رکھا ہے۔آج بھی قرآن حکیم کی تعلیمات اور اس کے کلچر کو ختم کرنے کے لیے سوات اور مشرقی علاقہ جات میں طالبان کے نام پر معصوم و بے گناہ مسلمانوں کا قتال جاری ہے تیس لاکھ انسان اسلام کے نفاذ کی بات کرنے اور جمہوریت کے خلاف آواز اٹھانے کے جرم کی وجہ سے اپنی بستیوں سے نقل مکانی کرنے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔آج بھی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم اور جابر حکمران ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ جرائم سے اقتدار تک رسائی حاصل کرنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔آج بھی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہزن، لُٹیرے، معاشی اور معاشرتی قاتل رہنما قرآن حکیم کے نظریات کو ختم کرنے اور انسانی حقوق کو پامال کرنے حکومت اور اقتدار کے حصول کی خاطر ایک دوسرے سے گلے مل چکے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اور قرآن حکیم کے الہامی ضابطہ حیات پر جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ممبران، ان کے نظریات، ضابطہ حیات پر سرکاری بالا دستی اسی طرح مسلط ہے۔اقتدار کی نوک پر سولہ کروڑ مسلم امہ، ان کی نسلوں کو احکام حق کی بے حرمتی کا مجرم بنائے جا رہے ہیں۔

۳۔ آؤ مل کر ان عوامل و محرکات کا کھوج لگائیں جس سے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا یہ مجرم حکومتی ٹولہ تیار ہوتا ہے۔ کس طرح امور سلطنت پر قابض ہوتا ہے۔ مجرمانہ معاشی، معاشرتی تحفظات کی قانون سازی کرتا ہے۔ اپنی محکوم انتظامیہ عدلیہ کے ذریعے اس کو سولہ کروڑ عوام پر مسلط کرتا ہے۔ حکومتی ٹولہ اپنے سرکاری مراعات یافتہ طبقہ کے ذریعے قرآن حکیم، اس کے نظریات، تعلیمات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے اور اس کی تہذیب کو ختم کرتا چلا آ رہا ہے۔ یہ ٹولہ اسلام اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نفاذ سے عملی طور پر انکاری ہو چکا ہے۔ آؤ مل کر یہ معلوم کریں کہ ہارس ٹریڈنگ جمہوریت کا کیسا حکومتی مجرمانہ طریقہ کار ہے جس سے جرائم جنم لیتے، پروان چڑھتے، مجرم حکومت کرتے اور اپنے جرائم کے نشان مٹاتے رہتے ہیں۔ عوام کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں۔

۴۔ اہلِ وطن کیوں نہ آگاہی حاصل کریں کہ نظریہ ضرورت کا قانون جمہوریت کی کس معاشی اور معاشرتی بیماری کا نام ہے، اس موضی مرض میں کون مبتلا ہوتے اور کن کے خونِ جگر سے شفا پاتے ہیں۔ سولہ کروڑ مسلمانوں کو کیوں نہ بتایا جائے کہ جمہوریت قرآن حکیم کے ضابطہ حیات اور نظامِ حیات کا کینسر ہے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت تمام ملکی لٹیروں، رہزنوں، معاشی، معاشرتی قاتلوں، ہر قسم کے جرائم پیشہ مجرموں کی پناہ گاہ بن چکا ہے۔ اہلِ وطن کے خاص و عام کو کیوں نہ آگاہ کیا جائے کہ جمہوریت کے مجرم سیاسی رہنما قرآن حکیم کے نظریات کی وحدت کو سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے مجرم ہیں۔ اہلِ پاکستان کے عوام کو کیوں نہ واضح کیا جائے کہ ملّت کی جمعیت کو جمہوریت کی جماعتوں میں تقسیم کرنے سے ملی وحدت ختم کرتے جاتے ہیں۔ جمہوریت کا استحصالی ٹولہ ملک کے اقتدار پر اجارہ داری قائم کرتا ہے۔ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور انتظامیہ اور عدلیہ کے اداروں پر قابض ہو جاتا ہے مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ کے طبقہ کو شاہی سرکاری سہولتیں دے کر ان کے ذریعے ملکی خزانہ کو ملکیت اور عوام کو محکوم بنا کر ان کا معاشی اور معاشرتی قتال کرتا رہتا ہے۔ عوام سے سکتِ احتجاج بھی چھین لیتا ہے۔

۵۔ ملّت اسلامیہ کے اہل بصیرت افراد کا فرض بنتا ہے کہ وہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور خاص کر مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے وضاحت طلب کریں!

الف۔ کیا کڑوے اور میٹھے سمندر کے پانی کا ذائقہ اور تاثیر ایک جیسی ہوتی ہے۔

ب۔ کیا اسلام اور جمہوریت کا مجرمانہ ضابطہ حیات اور استحصالی نظام حیات ایک ہی ہے یا ان دونوں میں فرق اور تضاد موجود ہے۔

پ۔ کیا جمہوریت کی مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت قرآن حکیم کی تہذیب کا حصہ ہے یا چادر و چاردیواری اور اس کے عصمت وعفت کے پاکیزہ اصول وضوابط کا کینسر ہے۔

ت۔ کیا جمہوریت کی سیاست استحصالی نظامِ حیات کو فروغ دیتی ہے یا قرآن حکیم کے عادلانہ نظامِ حیات کی آبیاری کرتی ہے۔ اس کا جواب چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اہلِ پاکستان کو دیں۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے یہ مجرم رہنما قرآن حکیم کے باغی اور ملّت کو کفر میں مبتلا کرنے کے مجرم نہیں ہیں۔

ٹ۔ کیا جمہوریت کا طبقاتی تعلیم نظام، طبقاتی معاشرہ تیار نہیں کرتا۔ جس سے طبقاتی معاشی تقسیم اور طبقاتی حکومتی نظام جنم لیتا ہے۔ حاکم ومحکوم کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔

ث۔ کیا یہ طبقاتی نظام تعلیم قرآن حکیم کی تعلیمات کا حصہ ہے یا اس کے خلاف کھلی جنگ ہے۔

ج۔ کیا حکمرانوں نے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے نظریات کا استحصالی طبقہ کا انتظامیہ اور عدلیہ کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے ارکان کو تیار کرنے کا طبقاتی تعلیمی نصاب، طبقاتی تعلیمی ادارے اور مغرب کے قانونی دانشوروں کا تیار کیا ہوا قانونی تعلیمی نصاب برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کی سرکاری بالادستی مسلط کر نہیں رکھی۔ کیا ان اداروں پر ان کی اجارہ داری نہیں ہے۔ قرآن حکیم کے نظریات، اس کے تعلیمی نصاب پر جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے کفر کے نظام کی سرکاری بالادستی مسلط کر کے قرآن حکیم کی بے حرمتی نہیں کی ہے۔ سولہ کروڑ مسلم اُمہ، اِن کی نسلوں کو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے کفر کی اطاعت کا پابند نہیں بنا رکھا۔

ج۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاسی جماعتوں کے رہنما بتانا پسند فرمائیں گے کہ جب انفرادی اور اجتماعی زندگی کا تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، تعلیم و تربیت، علم و عمل سرکاری طور پر تابع فرمان جمہوریت ہو۔ اس کے تیار کردہ سکالروں کو سرکاری سرفرازی حاصل ہو تو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے اور ان سے تیار کیا ہوا کردار و تشخص کہاں سے تیار ہوگا۔ قرآن حکیم کے سکالر کہاں سے دستیاب ہونگے جو ملک کا نظام مملکت چلائیں گے کیا یہ حکمران قرآن حکیم کے باغی اور گستاخ نہیں ہیں۔ کیا انھوں نے اسلامی ریاست میں عوام الناس سے ان کا دین و ایمان چھیننے کا عمل جاری نہیں کر رکھا۔ کیا ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے مجرم ہیں یا یہ حکومتی ٹولہ مجرم ہے۔

۶۔ یاد رکھو! یہ درد و کرب سے بھرپور کسی اذیت زدہ انسان کے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے الفاظ ہیں جو اسلام اور بنی نوع انسان کے زخموں کے سفیر ہیں جو تقرب الٰہی کے راستوں پر چراغاں کرنے میں مصروف ہیں۔ جو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ظلمت کدہ اور اس کے مسالچیوں کی تاریکیوں کو نور ہدایت سے منور کرنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔

۷۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے نظریات کا مجرم ہدی خوان ٹولہ دین محمدی ﷺ کا لباس پہن کر ملت اسلامیہ اور بنی نوع انسان کو مزید دھوکہ دینے کے قابل اب نہیں رہا۔ اس کی عیاری کی قوت سلب ہو چکی ہے۔ وہ ننگے ہو چکے ہیں۔ اس جمہوریت کے ٹولہ میں جو اہل ایمان ہیں۔ جن کی سمجھ میں یہ بات آ چکی ہے۔ ان کے لیے یہی صبح کاذب ہی صبح صادق کا نور ہے۔ اس قافلہ کے لوگوں کو ان تمام باطل اور تباہ کن حالات و واقعات سے نکلنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھا ہونا ہوگا۔ ملّت کی جمعیت کو بحال کرنا ہوگا دین محمدی ﷺ کی روشنی میں ایسا نظام مملکت تیار کرنا ہوگا جس سے ملک و ملّت کے ہر فرد کو معاشی اور معاشرتی عدل مہیا ہو سکے۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے بنیادی حقوق ہر کس و عام کو ایک جیسے مہیا کرنے کے اسباب میسر ہوں۔ انسانی حقوق کو ایسے احسن طریقہ سے ادا کیا جائے کہ اقوام عالم اور بنی نوع انسان عش عش کر اٹھیں۔ تہذیبی قافلہ کا گلستان ادب و خدمت، اخوت و محبت، عفو و درگزر، انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کے پیغمبری آداب کی خوشبوؤں سے مالا مال ہو اللہ تعالیٰ بھولی ہوئی ملّت کو راہ راست کی منزل کا مسافر بنائیں۔ اس منزل کا تعین ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت اسلام کے نفاذ سے ہی ہو سکتا ہے۔ یا اللہ ہمیں ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ العمل کرنے کی توفیق عطا فرما آمین۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

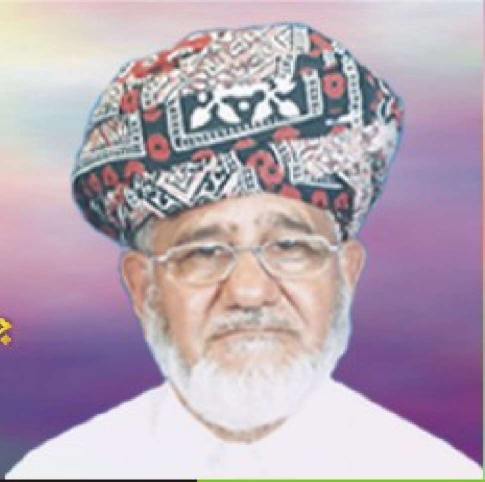

پاکستان کے سیاستدان، فوجی ڈکٹیٹر، حکمران ایک ٹولہ کے مختلف مجرمانہ روپ ہیں
ان کے حکومتی مقاصد ایک، ان کا جمہوریت کا استحصالی نظام ایک۔ وہ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کے معاشی اور معاشرتی قاتل ہیں

ا۔ پاکستان کا سیاسی، فوجی ڈکٹیٹر حکمران مجرم ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کا طبقہ ذرائع ابلاغ اخبارات، رسائل، ٹی وی اور مشتہری کے ذریعے ملکی، ملی مسائل کو غلط انداز میں پیش کرتے اور حقائق کو عوام الناس سے چھپاتے چلے آ رہے ہیں چونکہ ذرائع ابلاغ اور مشتہری کے اداروں پر حکمرانوں کی مکمل اجارہ داری ہے۔ عیاری، مکاری، مکروفریب اور مختلف سیاسی چالوں سے یک طرفہ بڑی ریاکاری سے حقائق کو مسخ کرتے ہیں۔ انھوں نے معصوم، بے گناہ اسلام پسند عوام کا قتال جاری کر رکھا ہے اپنے مخالفین کو مجرم اور اپنے مجرمانہ اعمال و کردار کو معصومیت کا لباس پہنانا حکمرانوں کا وطیرہ بن چکا ہے۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کے خلاف جھوٹے، بے بنیاد الزامات لگانا، سچائی کے برعکس واقعات کو پریس کے ذریعے شائع کرنا، ٹی وی سے مشتہر کرنا، اپنے اقتدار اور مقاصد کے حصول کی خاطر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنا، ان کے حقوق سلب کرنا، ان کی آواز کو طاقت کے ذریعے دبانا، اپنے اقتدار کا تحفظ کرنا حکمرانوں کی سیاست کا حصہ بن چکا ہے ۱۹۴۷ء سے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمران ۱۹۷۳ء تک ملک کو بغیر آئین کے چلاتے رہے۔ اسلام کے نفاذ اور عوام کے بنیادی حقوق کو ادا کرنے سے گریزاں رہے۔ ۱۹۷۳ء میں اسلام کی روشنی میں آئین مرتب ہوا۔ اس کے بعد آج تک وہ اس کے نفاذ سے گریزاں ہیں۔ جو بھی ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتا ہے۔ اس کو رجعت پرست، شر پرست، طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر ان کا قتال جاری کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح حکمران ٹولہ نے ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ طالبان اور غیر طالبان بنا کر عوام کو نشانہ عبرت بنایا جا رہا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کا مجرم حکومتی ٹولہ اپنے اقتدار کے تحفظ کی خاطر ایک مرکز پر اکٹھا ہو چکا ہے۔ ان مجرموں کے مقاصد کی منزل ایک ہے۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو انھوں نے دہشت گرد بنا رکھا ہے۔ ویسے تو ان کو چاہیے تھا کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ فوری طور پر عمل میں لے آتے لیکن وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ تو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی بقا کے لیے سولہ کروڑ اسلام پرست عوام کو رجعت پسند، طالبان، دہشت گردی کا مجرم بنا کر ملک میں خانہ جنگی جاری کیے بیٹھے ہیں جو امریکہ، انڈیا، اسرائیل جیسی اسلام دشمن عالمی طاقتوں کو عراق، افغانستان جیسا قتال کا گھناؤنا کھیل کھیلنے، ان کے زیر سایہ اقتدار اور حکومت پر قابض رہنے کا عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ پاکستانی سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلیں نہ رجعت پسند ہیں نہ طالبان، نہ ہی مغرب کی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم سیاسی رہنماؤں یا ان کے مجرم حکومتی ٹولہ کے عقیدت مند ہیں۔ حکومتی ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ مشرقی پاکستان کی طرح فوج اور عوام میں نفرت کا بیج بو کر اس کی آبیاری کیے جا رہا ہے۔ عوام ایسا نہیں چاہتے۔ وہ تو صرف ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں۔ حکومتی ٹولہ اس کا مراعات یافتہ عیاش طبقہ قرآن حکیم کی صداقت کا پھندہ اپنے گلے میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

۲۔ مشرقی پاکستان میں جمہوریت کے سیاسی، فوجی حکمرانوں کے استحصالی نظامِ حکومت ان کے ظلم و جبر، عدم مساوات اور عدل و انصاف کو ختم کرنے کی پالیسی وجہ انتشار بنی جو بغاوت کا رخ اختیار کر گئی۔ غلط اور استحصالی پالیسوں اور ظالمانہ نظامِ حکومت کا تدارک کرنے، اس کا درست حل تلاش کرنے کی بجائے مجرم حکمرانوں نے پولیس، رینجر کی طاقت کو استعمال کیا۔ جب حالات قابو سے نکل گئے تو پھر فوج کشی تک نوبت پہنچی۔ آپس کی چپقلش کی وجہ سے دشمنوں نے حالات سے فائدہ اٹھایا۔ ہندوستان نے امریکہ کے اشارے پر اپنی فوج مشرقی پاکستان میں داخل کر دی۔ اس دور کے طالبان یعنی مکتی باہنی نے ہندوستان کی فوج سے مل کر پاکستانی فوج کو شکست دی اور اس کے نوے ہزار فوجی قیدی بنا لیے۔ عوام الناس کا قتل عام ہوا۔ سیاستدان اور حکمران چن چن کر قتل کیے گئے۔ پاکستان کے سیاسی رہنماؤں اور فوجی ٹولہ کے مجرم حکمرانوں نے اس المیہ سے سبق سیکھنے کی بجائے ایسا کرنا انھوں نے اپنا حق سمجھ لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک آج بھی خاک و خون میں ڈوبا ہوا ہے۔ افواج محاذ پر لڑتی ہے۔ ان کی غلط پالیسیوں نے پشاور، لاہور، راولپنڈی، ڈی جی خان، کراچی غرضیکہ پورے ملک کو محاذ بنا رکھا ہے۔ ان مجرموں کی وجہ سے سولہ کروڑ عوام، پولیس، رینجر اور افواج کی سپاہ کا قتال جاری ہے۔ کب تک پولیس، رینجرز اور فوج ان حکمرانوں کا تحفظ اور عوام کا قتال کرتی رہے گی۔ یہ جنگ حکمران ٹولہ جیت نہیں سکتا اور نہ ہی بچ سکتا ہے۔ اہل قلم، تجزیہ نگار اہل بصیرت دانشوروں کو ملک و ملت کی حفاظت کا اہم رول ادا کرنا ہو گا۔ یا اللہ ان کو شہرِ یثرب ﷺ کے گلستان کے تحفظ کی توفیق عطا فرما۔ آمین

۳۔ مغربی طاقتوں نے پاکستان کے خلاف افغانستان کو ایک عالمی فوجی چھاؤنی بنا لیا ہے۔ دراصل پاکستان کی سرزمین میں حکمرانوں کے استحصالی نظامِ حکومت کے انتشار نے ملک کو تباہی کی طرف دھکیل رکھا ہے۔ ان ناعاقبت اندیش مجرم حکمران ٹولہ کی وجہ سے ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد امریکی کی سی آئی اے کے تیار کیے ہوئے دہشت گرد ہماری فوج سے دست و گریباں ہیں۔ ملک نازک گھڑی سے گزر رہا ہے حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ امریکی پالیسی کو اپنا کر عبرتناک حالات سے ملک کو دوچار کر چکا ہے۔ اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان بنا دیا۔ امریکہ اور اس کے بیرون ممالک کے دہشت گرد ایجنٹوں اور حکمرانوں نے جدید اسلحہ سے شمالی علاقہ جات میں اسلام پرست عوام کا اجتماعی قتال شروع کر دیا اور اپنے فوجی بھی ان کو ختم کرنے کے لیے اس قتال میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان حالات سے تنگ آ کر شمالی علاقہ جات کے تیس لاکھ عوام ہجرت کر کے ملک کے دوسرے علاقہ جات میں پہنچ چکے ہیں۔ کتنے ہی مارے گئے کتنے ہی اپاہج ہوئے اس کا حساب کون دے گا۔ یہ قتال کس کے کھاتہ میں درج ہو گا۔

امریکہ اور پاکستانی حکمرانوں کی اس جنگی حکمت عملی سے ملکی حالات اور معاشیات کا کیا حال ہو چکا ہے وہ بھی کسی سے چھپا نہیں۔ اب یہ جنگ پھیل چکی ہے اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ! ٹیبل پر بیٹھ کر اپنے شمالی علاقہ جات اور ملکی برادر عوام سے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کا نفاذ کر کے اس مسئلہ کو حل کر لو۔ اے حکمرانوں! سولہ کروڑ اہلِ وطن عوام کو شرپسند اور طالبان کا نام دے کر ان کا قتل کب تک جاری رکھو گے۔ وہ بھی تمہارے تمام تحفظات کے حصار کو توڑ کر تمہارے محلوں اور ایوانوں تک پہنچ جائیں گے۔ یہ نظریاتی جنگ امریکہ، اس کے اتحادی اور پاکستانی حکمران ٹولہ کسی طرح بھی جیت نہیں سکتا۔ تم عوام الناس کا اجتماعی قتال کر سکتے ہو۔ تمہاری توپوں کے گولے۔ امریکہ کے ڈرون حملے اور بندوق کی گولی۔ نہ ہی تم دہشت گردوں کو تلاش کر سکتے ہو اور نہ ہی ختم کر سکتے ہو۔ تم عوام کا اجتماعی قتال کر سکتے ہو لیکن اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے دہشت گردوں کا نہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ فوج اور اہلِ وطن کو آپس میں لڑانا حکمرانوں کے لیے نہ بہتر ہے اور نہ ہی ملکی عوام کے لیے۔ جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کا حکمران ٹولہ کی پالیسی سے ملک ریت کی دیوار بن چکا ہے۔ ملک کا ریزہ ریزہ ہونا اس عمل کا فطرتی تقاضا ہے۔ اس مسئلہ کا حل ٹیبل پر بیٹھ کر تلاش کر لیں یہ بہتر ہوگا۔

۴۔ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق قرآن حکیم کے دستور کے خلاف ملک میں نہ کوئی قانون سازی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کوئی مغربی جمہوریت کی اسمبلیوں کا پاس کردہ معاشی، معاشرتی اور دینی استحصالی قانون ملک و ملّت پر نافذ العمل ہو سکتا ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے خلاف مارشل لا کے فوجی سیاسی ملکی غدار اور ملک دشمن حکومتی ٹولہ کا قانون سازی کرنا اور این آر او جیسا مجرمانہ قانون نافذ العمل کرنا، ملک کا المیہ اور سب سے بڑا جرم ہے۔ یہ کیسا قانون ہے کہ جس کے تحت ملک کے تمام مجرموں کو انکے معاشی معاشرتی ڈاکے ہلیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی اداروں، ملکی ملکیتوں پر اقتدار و حکومت کی گن پوائنٹ پر قابض ہونا، ملکی وسائل، ملکی خزانہ لوٹنا، سوئس بنکوں میں لوٹا ہوا دو سو ارب ڈالرز سے زیادہ ان مجرموں کی ملکیت بنا دینا، انکے ہر قسم کے قتال کو معاف کرنا، ملکی آئین توڑنا، ملکی غداری کا مرتکب ہونا، نو سال تک ملک پر فوج کی گن پوائنٹ پر بالجبر حکومت کرنا ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنا، امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کو اپنے برادر ملک افغانستان پر حملہ کیلئے شمسی ایربیس مہیا کرنا، پاکستان کو امریکہ کی فوجی چھاؤنی بنانا، چھ سات لاکھ معصوم بیگناہ افغانستان کے عوام کا قتال کروانا، بلوچستان کے نواب بگٹی، اسکے رفقا اور بے نظیر کا قتل کروانا، افغانی، پاکستانی عوام اور عارفہ صدیقی کو دہشت گردوں کا نام دے کر امریکہ کے حوالے کرنا، یہ سب ایسے جرائم ہیں جو قابل معافی نہیں۔

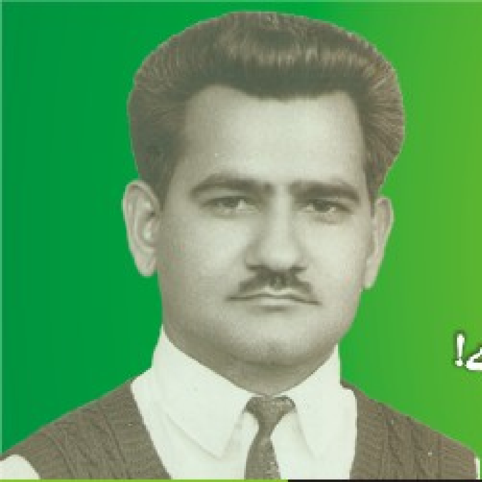

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

روس کی شکست کے بعد مولانا عمر کا افغانستان میں اسلامی نظام مملکت کا نفاذ، اسکا افغانستان کو اسلامی تہذیب کا گہوارا بنانا مغربی جمہوریت کے بوسیدہ استحصالی، مادہ پرست فلاسفرز کے تخلیق کردہ نظریات کی شکست امریکہ کے ماسٹر مائینڈ تھنک ٹینک کی بین الاقوامی سطح پر حکومتی اجارہ داری پر ضرب کاری تھی جو انکو برداشت نہ ہو سکی۔ امریکہ اور اسکے مغربی ممالک کے اتحادی ٹولہ نے افغانستان جیسے غیر ترقی یافتہ ملک پر حملہ کر کے اہل کتاب تمام پیغمبران کی امتوں اور انکی الہامی کتابوں کی تعلیمات، اخلاقیات، نظریات اور ان سے تیار ہونے والی تہذیب اور نظام حیات کی سرفرازی انکو قبول نہ ہے۔ یہ جنگ تمام اہل کتاب پیغمبران، انکے الہامی نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کے کروڑوں پیروکار ایک طرف ہیں۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے مادہ پرست فلاسفرز کے تخلیق کردہ نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کا قلیل سا چند ہزار افراد پر مشتمل مغربی جمہوریت کا ماسٹر مائینڈ تھنک ٹینک حکومتی ٹولہ دوسری طرف ہے۔ پاکستان کے ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں مادہ پرست فلاسفرز کے تخلیق کردہ مغربی جمہوریت، اسکے نظام الیکشن، انکے اسمبلی ممبران کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات اور انکے مخلوط طبقاتی تعلیمی اداروں کے تیار کردہ ایم پی اے، ایم ایم اے، سینیٹرز، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، سپیکرز، سفیر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی سکالروں، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے دانشوروں کی اجارہ داری مسلط ہے۔ انکا تخلیق کردہ استحصالی نظامِ حکومت، انکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی گرفت میں ہے۔ پاکستان میں موجودہ خانہ جنگی قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین اور اسلام کے خلاف جنگ ہے۔ اہل بصیرت، اہل دل سیاستدانوں اور سیاسی ورکروں کے لیے غور فکر کا لمحہ ہے۔ خدارا آپ اپنے آپ اور اپنی نسلوں کو، اپنی سولہ کروڑ عوام اور ملک و ملت کو تباہ ہونے سے بچا لیں۔ اللہ تعالیٰ اہلِ وطن کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔

الف۔ کیا سیاسی جماعتوں اور مذہبی فرقہ پرست سیاسی اسلامی جماعتوں کے رہنما بتانا پسند فرمائیں گے کہ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت قرآن حکیم کے نظامِ مملکت کے مطابق یا منافی ہے؟

ب۔ کیا جمہوریت کے حکومتی ممبران اور اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے امورِ سلطنت کے ممبران کے چناؤ کے طریقہ کار میں کوئی مطابقت ہے۔ کیا جمہوریت کا الیکشن کا طریقہ کار اسلامی یا غیر اسلامی ہے۔ اسکا جواب حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اہل وطن مسلم امہ کو دیں۔؟

پ۔ کیا مغربی جمہوریت کے حکومتی طریقہ انتخاب یا الیکشن کے لیے امیدوار اپنا نام خود پیش نہیں کرتا۔ کیا اسلامی جمہوریت کا نظام یا اسلام اس طریقہ کار کی اجازت دیتا ہے یا اسلام حلقہء انتخاب کے افراد کو پابند بناتا ہے کہ وہ اپنا نمائندہ کا چناؤ از خود کریں۔؟

ت۔ کیا مغربی جمہوریت کے طریقہ انتخاب میں صرف سرمایہ دار، جاگیردار، اعلیٰ مادی وسائل، بے پناہ مال و دولت، ملوں، فیکٹریوں، کارخانوں کے مالک، سمگلنگ، بلیک مارکیٹنگ کے تاجر، ڈاکو، رشوت خور، کمیشن خور، ملکی خزانہ کے رہزن اور استحصالی شاہی ٹولہ کے چھ ہزار مجرمان اور ان کی اولادیں ہی مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں شاہی اخراجات برداشت کرنے کی وجہ سے حصہ لے سکتی ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مغربی جمہوریت کے طریقہ انتخاب پر چھ ہزار معاشی معاشرتی دہشت گردوں کی اجارہ داری قائم ہے اور ۱۶ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں ان الیکشنوں، حکومتی ایوانوں، ملکی وسائل اور خزانہ سے محروم کردی گئی ہیں۔ اس مغربی جمہوریت کی حکمرانی کے حصول کے لیے صرف یہی بنیادی خوبیاں اور یہی مادی اہلیتیں درکار ہوتی ہیں۔ ان مادی وسائل کی خوبی اور مال و دولت کی اعلیٰ اہلیت کی بنا پر یہ مادہ پرست استحصالی ٹولہ پاکستان پر نسل در نسل سولہ کروڑ عوام پر بالجبر حکومت کرتا چلا آ رہا ہے۔ انھوں نے اس طریقہ کار سے عوام الناس کو سیاسی جماعتوں اور انکے منشوروں میں تقسیم کرکے ملت کی جمعیت کو ریزہ ریزہ کر رکھا ہے۔ ۱۸ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا قیدی، غلام، مجبور اور محکوم بنا رکھا ہے۔ مسلم امہ کو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت اور اسلامی جمعیت کی بحالی کیلئے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے پرچم تلے اکٹھا ہونا ہوگا۔

ٹ۔ اس کے برعکس اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت ممبران کا چناؤ کا طریقہ کار قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی کے مطابق نبی کریم ﷺ کے اسوہِ حسنہ، حسن خلق، اخلاق حمیدہ کے قریب ترین، سادہ و سلیس، قلیل ضروریات کے مالک افراد، امانت و دیانت، اخوت و محبت، اعتدال و مساوات، ایثار و نثار، عفوو درگذر اور عدل و انصاف کے قریب ترین زندگی کے وارث اور اعلیٰ اہلیت کے افراد کا چناؤ یا انتخاب عمل میں لانا ہر فرد کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس سے اعلیٰ انسانی خوبیوں کے وارث اور بہترین اوصاف کے مالک انسان دوست افراد کا چناؤ عمل میں آتا ہے اسلامی نظام مملکت کے مطابق کوئی راشی، بد دیانت، رہزن، لٹیرہ، بے حیا، شرابی، زانی اور ابلیسی صفات کا کوئی فرد اس نظام میں داخل نہیں ہوسکتا۔

بابا جی عنایت اللہ

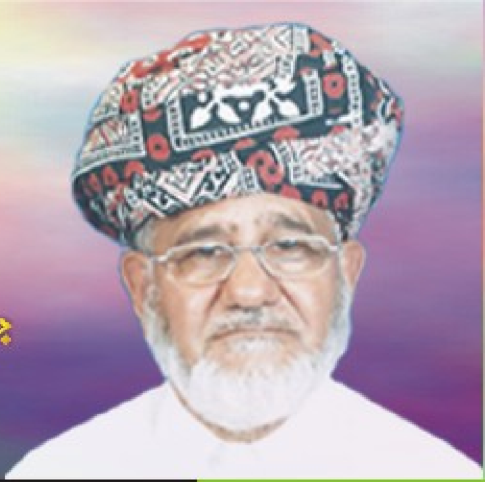

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

ث۔ کیا یہ درست نہیں ! کہ مغربی جمہوریت کے ذریعہ فرعونی خصلت کے افراد اور دین محمدی ﷺ کے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے تحت پیغمبران کے بہترین دینی اوصاف کے مالک افراد کو امورِ سلطنت سونپا جاتا ہے۔

ج۔ کیا یہ درست نہیں کہ مغربی جمہوریت کے طرز حکومت سے ملّت کو سیاسی رہنماؤں کی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کا ایک ہی منشور ہے۔ اس کو کوئی سیاسی رہنما یا فوجی ڈکٹیٹر بدل نہیں سکتا۔ مغربی جمہوریت ملّت کو منشوروں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ مسلم اُمہ کو قرآن حکیم کے منشور کا باغی اور منکر بنا کر رکھ دیتی ہے۔ مسلم اُمہ کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی منافقت کی زندگی پر گامزن کر دیتی ہے۔ کیا یہ درست نہیں ! کہ پاکستانی مسلم امہ کی دینی جمعیت اور نظریاتی وحدت کو مغربی جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے نظریات اور منشوروں میں بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ ملّت سیاسی فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔

چ۔ کیا یہ درست نہیں ! کہ جمہوریت کا طریقہ انتخاب مادی وسائل، افرادی قوت کا ایک بدترین آمرانہ نظام ہے۔ فرض کرو ایک ایم این اے کے حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں اس حلقہ میں چودہ سیاسی جماعتوں کے نمائندے انتخاب میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ لے کر الیکشن جیت کر قومی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری تیرہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے ۸۰ ہزار ووٹ حاصل کیے ہیں۔ وہ ان ۸۰ ہزار مختلف سیاسی جماعتوں سے منسلک افراد کا نمائندہ کیسے کہلا سکتا ہے۔ اس طرح حلقہ انتخاب کے ۸۰ ہزار افراد پر ایک آمر مسلط ہو جاتا ہے۔ تمام ملک کے آمر قومی اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں اور ایک آمروں کا حکومتی ٹولہ ملک پر مسلط ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت اور لوٹ کھسوٹ جیسے جرائم جنم لیتے اور ہر دور انھی مجرموں کا ہی دور حکومت ہوتا ہے۔ جو ملک و ملّت کو معاشی، معاشرتی المیہ کے کینسر میں مبتلا کرتے آ رہے ہیں۔

ح۔ یہی اسمبلی کا حکمران ٹولہ ایک ڈمی سی اپوزیشن بنا کر اسمبلی کے ذریعے ہر قسم کے قرآن حکیم کے خلاف قوانین پاس کرتے، بڑی مہارت سے مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ افراد پر مسلط کرتے چلے آ رہے ہیں یا مجرم فوجی ڈکٹیٹر آرڈیننس کے تحت احکام پاس کرتے رہتے ہیں جو نہ دین محمدی ﷺ اور نہ ہی انسانی فلاح پر مشتمل ہوتے ہیں۔ طبقاتی حکومتی نظام انھی اسمبلیوں کے مجرم ممبران کا تیار کردہ ہے۔ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت انھی مجرم اسمبلیوں کے رہنماؤں کا دین محمدی ﷺ کے خلاف کثرت رائے سے پاس کردہ قانون ہے۔ ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنانے کا مجرمانہ فعل انھی اسمبلیوں کے استحصالی ممبران کے نصیب کا حصہ بن چکا ہے۔ لعنت کا طوق قیامت تک ان کے گلے میں پڑ چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

خ۔ علاوہ ازیں ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ہی ٹولہ کی مستورات کو مخلوط حکومت کا حصہ بنانا انھی دین کش غاصب اسمبلی ممبران کی حکومتی طاقت کا مظہر ہے۔ ملک میں حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو تمام ملک میں پھیلانا اور ملکی معیشت کو لوٹنا، آئی ایم ایف کے قرضوں کا اجرا کروانا، اپنا اور اپنے مراعات یافتہ عیاش طبقہ کے اخراجات برداشت کرنا ملک وملّت کا مقدر انھی اسمبلیوں کے دہشت گرد، مجرم ممبران نے ہی بنا رکھا ہے۔ ان جرائم کے بارے میں ان کے خلاف بات کرنا اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے، اعتدال و مساوات کا نظام قائم کرنے، ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں کو حکومتی ایوانوں تک رسائی کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد کا الزام لگا کر ان کا قتل کرنا انھی کا روزمرہ کا وطیرہ ہے۔ ملکی دولت کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ نگل جانا انھی مجرم اسمبلیوں کے قوانین کا حصہ ہے۔ نظریہ ضرورت کے تحت تمام معاشی اور معاشرتی قاتلوں کو تمام جرائم معاف کرنا، پھر حکومتیں پیش کرنا انھی اسمبلیوں کی گھناؤنی حکومتی تجارت کا حصہ ہے۔ ملک کے تمام وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی تجارت پر یہی اسمبلی ممبران قابض ہوتے جاتے ہیں۔ ملکی خزانہ ان کی تنخواہوں اور شاہی سرکاری سہولتوں کے اخراجات پر خرچ ہوتا رہتا ہے۔ مشاورتیں، وزارتیں اور تمام حکومتیں انھی اسمبلیوں کے مجرموں کے ذریعے خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں ایک دوسرے کے تمام معاشی اور معاشرتی جرائم انھی اسمبلیوں کے ذریعے ختم کیے جاتے ہیں۔ اسمبلیاں ملک کے جرائم کدہ بن چکی ہیں۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ایم پی اے، ایم این اے سینیٹرز، وزیر، مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، سپیکر، گورنر وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی ایوانوں پر قابض ہو چکے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام جو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ وہ اس ابلیسی استحصالی ٹولہ کے گستاخ، بے ادب، باغی، رجعت پسند، طالبان، دہشت گرد اور مجرم بن چکے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام کے نزدیک مغربی جمہوریت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ان کا مجرم ہے۔ جو ملک اور ملکی معیشت پر قابض ہے۔ ان کے ظلم و جبر کی وجہ سے عوام الناس اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے، ایک دوسرے کے قاتل بن چکے ہیں۔ ان جرائم کا تدارک ملک وملّت کی سلامتی کی ضمانت ہے۔

د۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم سیاسی رہنما اور ان کے مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنما ہمیشہ اس نقطہ کو اسلام کے نفاذ کو وجہ رکاوٹ پیش کرتے ہیں کہ کونسی مذہبی سیاسی فرقہ کی جماعت کے مطابق اسلام کا نفاذ عمل میں لائیں۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت میں تو چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے منشور موجود ہیں۔ اگر چودہ فرقوں کے منشوروں کی ایک حکومت بن سکتی ہے تو چار فرقوں کے ایک ہی قرآن حکیم کے آئین، منشور، نظریات، تعلیمات، کی حکومت نہ بننے کا جواز و اعتراض کیسا ہے۔ ان مجرموں کے پاس قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کو روکنے کا اب کوئی جواز نہیں ہے

۵۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم سیاسی رہنماؤں نے ملک و ملّت کے ساتھ دھوکہ کر کے مسلم اُمہ کو مغربی جمہوریت کے چودہ غیر اسلامی نظریاتی منشوروں کے فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ سولہ کروڑ عوام ان چھ سات ہزار ملکی مجرموں اور فوجی ڈکٹیٹر مجرم حکمرانوں سے وہ تمام ملکی خزانہ اور ملکی ملکیتیں اس وقت تک واپس نہیں لے سکتے جب تک وہ ان تمام سیاسی جماعتوں کو چھوڑ کر ۱۹۷۳ء کے آئین کو نافذ العمل کرنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھے نہیں ہو جاتے۔ تمام سیاسی مجرم رہنما، تمام مغربی جمہوریت پسند مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاستدان اور فوجی ڈکٹیٹر ننگے ہو چکے ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر کے خلاف کیسے کاروائی کر سکتے ہیں جبکہ یہ تمام مجرم فوجی ڈکٹیٹر کی این آر او کی ڈیل کے برابر کے مجرم ہیں۔ فوجی ڈکٹیٹر کے زیر سایہ یہی سیاسی مجرم مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے جرائم کی حکومتیں مسلط کرتے ہیں۔ ہر فوجی ڈکٹیٹر کے زیر سایہ یہی مجرم سیاستدان حکمرانی کے مزے لوٹتے ہیں۔ عوام ان سے اور ان کے جرائم سے بیزار اور اصل حقائق کو جاننے کے بعد وہ بیدار ہو چکے ہیں۔ اب کوئی سیاسی رہنما یا فوجی ڈکٹیٹر سولہ کروڑ عوام کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ عوام سمجھ چکے ہیں کہ یہ تمام سیاسی رہنما اور فوجی ڈکٹیٹر آپس میں نورا کشتی لڑتے چلے آ رہے ہیں۔ وہ ایک ہی مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ٹولہ کے مجرم ہیں۔ یا اللہ سولہ کروڑ افراد کو قرآن حکیم کی روشنی میں وحدت دین اور جمعیتِ ملّت عطا فرما۔ یا اللہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاسی نظریات اور چودہ سیاسی جماعتوں کے سیاسی رہنماؤں کے الحادی منشوروں سے اہلِ وطن کو نجات عطا فرما۔ یا اللہ ملّت کے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کو ملک کے تمام وسائل، مال و دولت، ملکی خزانہ اور تمام ذرائع آمدن ان کے شاہانہ تصرف سے واپس لینے کی طاقت و توفیق عطا فرما۔ یا اللہ ملّتِ ابراہیم علیہ السلام کو نمرود، فرعون، یزید کے ابلیسی ایجنٹوں سے جو ان کی ملّت میں داخل ہو چکے ہیں ان کی منافقت اور کفر سے آگاہی و بیداری عطا فرما۔ یا اللہ پاکستان کے مسلمانوں کو ان دینی منافقوں اور یزیدی ایجنٹوں سے جو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو ملّت اسلامیہ پر مسلط کیے بیٹھے ہیں ان دینی منافقوں اور مجرموں سے نجات کا کوئی سبب بنا۔ یا اللہ اہلِ پاکستان کو ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے تحت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے اور قرآن حکیم کی روشنی میں نظام مملکت چلانے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

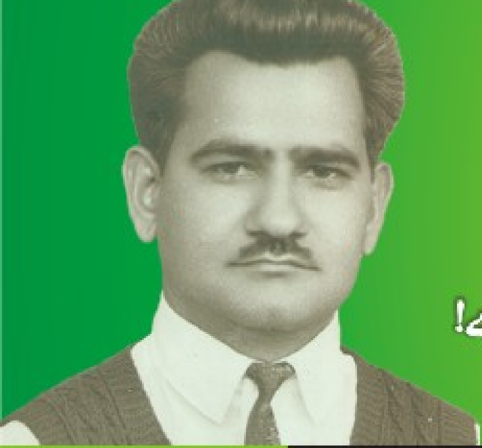

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ کیا یہ درست نہیں! کہ نبی کریم ﷺ کے عطا کیے ہوئے اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے جمہوری نظام کے تحت قرآن حکیم کا ایک ہی ازلی و ابدی منشور ہے۔اس میں کوئی اپوزیشن جماعت نہیں ہوتی۔کوئی شخص انتخاب کے لیے اپنا نام نہ پیش کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی شخص کا نام سلیکشن کے لیے تجویز کر سکتا ہے۔حلقہ انتخاب کے عوام کا دینی فرض بنتا ہے کہ جس میں حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف وصفات موجود ہوں قرآن حکیم کی خوبیوں سے لبریز ہو۔امور سلطنت چلانے کے لیے اعلیٰ اہلیت کا وارث ہو۔ایسے شخص کا انتخاب کرنا ان کی دینی ذمہ داری ہوتی ہے۔

۲۔ کیا یہ درست نہیں! مغربی جمہوریت کا نظام سلطنت چلانے والے آمروں کا طرزِ حیات اور قرآن حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے والے اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے ممبران کا طرزِ حیات ایک دوسرے سے متضاد اور متصادم ہوتا ہے۔جمہوریت کا قلیل سا حکومتی مجرم ٹولہ اور ان کا شاہی مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کا طبقہ سولہ کروڑ عوام الناس کے حقوق استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے غصب کر کے اپنی شاہانہ زندگی گذارتا اور دادِ عیش دیتا ہے۔دوسری طرف سولہ کروڑ محکوم عوام الناس تنگ دستی، غربت، بیروزگاری کے ہاتھوں تنگ آ کر خودکشیاں خودسوزیاں کرتا رہتا ہے۔ایسا زمانہ حکمرانوں اور عوام الناس کے درمیان نفرت ونفاق، افراتفری، شورشوں، بغاوتوں، دہشت گردوں اور خودکش حملہ آوروں کو جنم دینے کا زمانہ کہلاتا ہے۔اندھیر نگری ان کی منزل بن جاتی ہے۔دشمن اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔مغربی جمہوریت کے جابر، غاصب، استحصالہ ٹولہ کا یہ حکومتی نظام ختم کرنا ہوگا۔

۳۔ دوسری طرف اسلامی جمہوریت یعنی مجلس شوریٰ کے ممبران ملّی اور ملکی امانتوں کے امین ہوتے ہیں۔اعتدال ومساوات اور عدل وانصاف کے پیکر ہوتے ہیں۔وہ استحصالی نظام پر کڑکتی بجلی اور مخلوق خدا کے حقوق کے محافظ ہوتے ہیں۔وہ سادگی وشرافت کے پیکر اور انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہوتے ہیں۔وہ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کے عمل کی فضیلت سے آشنا ہوتے ہیں۔وہ خدمت خلق کی عبادت کے عارف ہوتے ہیں۔وہ عدل سے آگے احسان کے عمل کی افادیت سے بھی آگاہ ہوتے ہیں وہ خودغرضی اور نفس پرستی کی بجائے قلیل ضروریات کے مالک ہوتے ہیں۔وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسانی حقوق کے احترام سے ہی انسانی تہذیب کو بقا میسر آتی ہے۔اس دور میں مغربی جمہوریت کے دین کش ابلیسی نظامِ حکومت کے حکمران میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر قبضہ کر کے خودغرضی، عیش و عشرت اور ملک کو مالِ غنیمت سمجھ کر لوٹتے ہیں۔ذرائع ابلاغ کے ذریعے جھوٹ کی تلوار سے پیغمبران کی الہامی کتابوں کی سچائیوں کو ختم کرتے ہیں۔فرعونی نظامِ حیات کے تقاضوں اور دین ابراہیم علیہ السلام کے تقاضوں کے تضاد تمام امم کے دینی کلچر کے زوال کا سبب بن چکا ہے۔اس کا تدارک آخری نبی الزماں ﷺ کی اُمت کی ذمہ داری ہے۔جو اس ملک اور سولہ کروڑ عوام نے نبھانی ہے۔یا اللہ ایسا کرنے کی اہلِ وطن مسلم امہ کو طاقت اور توفیق عطا فرما۔آمین

۴۔ پاکستان میں فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکے سیاسی حکومتی ٹولہ نے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے مرد وزن کو اکٹھا کر کے مخلوط نظامِ حیات سرکاری طور پر مسلط کر دیا ہے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کے نظام سے قرآن حکیم کے الہامی نظریات، اس کے چادر و چار دیواری اور عصمت و عفت کے پاکیزہ و طیّب نظامِ حیات کو ختم کر کے ماں، بہن، بیوی بیٹی اور مستورات کو مخلوط معاشرے کے ذریعے عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کا مادر پدر جنسی آزادی کا نظام ملک پر مسلط کر دیا ہے۔ پاکستان کو مکمل طور پر ریڈ لائٹ ایریا بنا دیا گیا ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر قرآن حکیم کا مستورات کے لیے عطا کیا ہوا الہامی ضابطہ حیات، اس کے چادر و چار دیواری اور عصمت و عفت کی حفاظت کے نظامِ حیات کو ختم کر کے مغرب کی طرح مسلم معاشرے کو جنسی آزادی اور زنا کاری کے کلچر کا کھلے عام حصہ بنا دیا ہے۔ حکمرانوں نے اقتدار اور دنیاوی عیش و عشرت اور لوٹ مار کی خاطر اپنی ماؤں بہنوں، بیٹیوں کو حکومتی پنڈال میں داخل کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے ملّت کے سولہ کروڑ عوام کو جمہوریت کے مخلوط نظامِ حیات کی بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا کاری کی چتا میں جھونک کر قرآن حکیم کی تعلیمات، اس کے نظامِ حیات کی حرمت کو ختم کر ڈالا ہے۔ ان کا دینی اور معاشی استحصالی راز و اسرار سولہ کروڑ عوام پر منکشف ہو چکا ہے۔ ان کا اور ان کے جرائم کے خاتمہ کا وقت آ چکا ہے

۵۔ جس طرح مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا قلیل سا مجرم ٹولہ ملک کے سولہ کروڑ عوام کے تمام ملکی وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اقتدار کی نوک پر استحصالی نظامِ حکومت کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ اعلیٰ طبقہ کے ذریعے اپنی ملکیت اور وراثت بنا لیتا ہے۔ اسی طرح حقوق نسواں کے نام پر مخلوط معاشرہ تیار کر کے ماں، بہن، بیوی بیٹی کے مقدس جسم، اس کی پاکیزگی و طہارت، شرم و حیا، اور اس کی عصمت و عفت کو لوٹنے کا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا اس کے مجرم اسمبلی ممبران نے قانون پاس کیا۔ اس قانونی جواز کی روشنی میں مسلم اُمہ اور اس کی نسلوں کی عصمت و عفت، شرم حیا، ازدواجی زندگی، چادر اور چار دیواری کے طیّب نظامِ حیات کو ان رہزنوں نے لوٹنے کا عمل جاری کر لیا ہے۔ قرآن حکیم کے آئین یا کسی ضابطہ حیات کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم اسمبلی ممبران کثرت رائے سے نہ بدلنے اور نہ ہی ختم کرنے کے مجاز ہیں۔ لیکن مغربی جمہوریت کے مجرم اسمبلی ممبران اور مجرم حکمرانوں نے دین محمدی ﷺ کے خلاف جمہوریت کے ممبران کی کثرت رائے کے ذریعے ملک میں بے دین، باطل ضابطہ حیات مسلط کر کے دین محمدی ﷺ اور معاشیات پر ایک رہزن کی طرح ڈاکہ ڈال لیا ہے۔ یہ دین محمدی ﷺ اور نبی کریم ﷺ اور مسلم اُمہ کے مجرم ہیں۔

۶۔ کیا مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں نے حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کے نام پر **ملک** کے سولہ کروڑ محکوم، مظلوم، غریب و تنگ دست، بیروزگار، ضروریات حیات سے محروم، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے بیروزگار، بے بس مفلس عوام الناس پر بڑے دھوکے، فریب اور فراڈ سے ان کے حقوق پر ایک بہت بڑا معاشی، معاشرتی اور دینی ڈاکہ ڈالا ہے۔ پہلے جاگیرداری، سرمایہ داری نظامِ حکومت کا چھ سات ہزار استحصالی ٹولہ اور مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کا ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ **ملک** پر حکمرانی کرتا اور خزانہ لوٹتا تھا۔ اب اسی حکومتی ٹولہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے لیے سینیٹر، ایم این اے، ایم پی اے، پارلیمنٹری سیکرٹری و مشیر، وزیر و سفیر، وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر و صدر کے حکومتی عہدے وقف کر دیے ہیں۔ اسی طرح ان کے علاوہ ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات عدلیہ اور انتظامیہ کی حکمرانی کا چارج سنبھالتی چلی جارہی ہیں۔ کیا کوئی ان سے پوچھ سکتا ہے کہ جمہوریت کے مجرم ۴۹ فیصد حکمرانوں کے شاہی تفاوتی اخراجات اور اب ان کی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی شاہی اخراجات کس نے برداشت کرنے ہیں۔ کیا انھوں نے **ملک** میں ریفرنڈم کے ذریعے یہ قانون سولہ کروڑ عوام سے پاس کروایا ہے یا مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کے اسمبلی ممبران نے از خود پاس کروالیا ہے۔ کیا یہ اتنے بڑے دینی اور معاشی ڈاکے کا کیس بھی این آر او کی طرح ان مجرموں کے خلاف قابل سماعت نہیں! کیا ان کی اس ۵۱ فیصد حقوق نسواں کی پالیسی کی وجہ سے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور خزانہ پر ایک بہت بڑا ڈاکہ ڈال کر ملکی خزانہ کو ہمہ وقت لوٹنے کا عمل جاری نہیں کرلیا۔ کیا اس حکومتی پالیسی کی وجہ سے سولہ کروڑ عوام کو غربت، تنگ دستی، بیروزگاری کی چتا میں جھونک کر خودکشیاں، خود سوزیاں کرنے اور فاقہ کشی سے بچنے کے لیے عصمت و عفت کو فروخت کرنے پر مجبور و بے بس نہیں بنا دیا گیا۔ کیا سولہ کروڑ عوام کو اس کھلے جنسی جارحیت کے جبری قانون کی روشنی میں مسلم امہ اور اسکی نسلوں کی بیٹیوں کو ملازمت کے لیے ان کو بطور داشتہ مہیا کرنے پر مجبور نہیں کر دیا گیا۔ کیا حکمران استحصالی ٹولہ اور مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ عدلیہ اور انتظامیہ کے شاہی طبقہ کے بے پناہ شاہی اخراجات کا بجٹ مہیا کرنا سولہ کروڑ عوام کی ذمہ داری بن نہیں چکا ہے۔ کیا یہ عیاش حکومتی ٹولہ اور غاصب شاہی مراعات یافتہ جرائم کو جنم دینے والا حکومتی ماسٹر مائنڈ طبقہ **ملک** کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ کو مال غنیمت سمجھ کر لوٹنے اور عیش و عشرت کی حکمرانی کی زندگی گزارنے میں گم نہیں ہے۔ کیا سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں اپنی بھوک ننگ، غربت و تنگ دستی، اور عزت و ناموس کی مرثیہ خوانی میں مبتلا نہیں کر دی گئی ہے۔ اس سے بڑا این آر او کا کیس ان مجرموں کے خلاف اور کون سا ہو سکتا ہے۔ یہ مجرمانہ نظامِ حکومت اِن کو فوری طور پر ختم کرنا ہوگا۔

۷۔ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو انتشار پرست، رجعت پسند، دہشت گرد، طالبان بنا کر ان کا قتال جاری ہے۔ **ملک** خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔ اسلام، اس کے ماننے والوں کو طالبان اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال جاری کر کے انکو رسوائے زمانہ کیا جا رہا ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، جس کے ذریعے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملکی وسائل اور خزانہ پر اپنی اجارہ داری اور اپنی حکومتی رٹ مسلط کر چکا ہے وہ ختم کر کے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت کا نفاذ یہ باطل، غاصب مجرم فوجی سیاسی حکمران ٹولہ کبھی کر سکتا ہے۔ کیا مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کے مجرم حکمران اپنا اقتدار، سولہ کروڑ عوام کے وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت، ان کی ملکیتوں اور خزانہ کو کبھی واپس کرنے یا از خود واگزار کرنے اور اپنی حکومتی بالادستی کو ختم کرنے کو تیار ہوگا۔ کیا مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت اور اس کا مجرم حکمران ٹولہ دہشت گرد ہے یا اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے یا اپنے بنیادی حقوق واگذار کروانے والے سولہ کروڑ عوام دہشت گرد ہیں۔ جب تک **ملک** میں مارشل لا کی گن پوائنٹ پر مسلط فوجی سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ کے نظام حکومت کی حکومتی اجارہ داری ختم نہیں ہوتی، قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے مطابق اسلامی نظام مملکت کا نفاذ ممکن نہیں۔ نہ ہی انکا یہ غیر اسلامی طبقاتی، تفاوتی معاشی اور معاشرتی مخلوط مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت ختم ہو سکتا ہے۔ نہ **ملک** کے اعلیٰ انگلش میڈیم تعلیمی اداروں پر ان کی اجارہ داری ختم ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس تعلیمی برتری کی بنا پر **ملک** کا تمام حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل تمام مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کے دہشت گردوں کی حکومتی اجارہ داری ختم کی جا سکتی ہے۔ جب بھی عوام انکے خلاف آواز اٹھاتے ہیں حکومتی ٹولہ، اور تمام اپوزیشن سیاسی پارٹیاں کے اسمبلی ممبران اکٹھے ہو کر یک زبان کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اگر کوئی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی آئینی تبدیلی یا انکی **ملک** دشمن پالیسیوں یا انکے طبقاتی نظام حکومت یا مخلوط نظام حکومت یا ملکی وسائل اور خزانہ پر انکی اجارہ داری یا سولہ کروڑ عوام کی محکومی یا رائج الوقت استحصالی قوانین یا کسی ملکی غدار **ملک** دشمن، ملکی آئین توڑنے اور **ملک** دولخت کرنے والے فوجی ڈکٹیٹر اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف کوئی کاروائی یا انکے این آر او کے قانون یا ہارس ٹریڈنگ کے مجرمانہ سسٹم یا سولہ کروڑ عوام کی محکومی کو ختم کرنا ضروری ہے تو وہ الیکشن لڑیں، اسمبلی ممبران بنیں اور اسمبلی ممبران کے دو تہائی ووٹ حاصل کریں تو پھر ملکی پالیسیوں یا استحصالی قوانین، یا ملکی آئین کو بدلا جا سکتا ہے۔ جبکہ پاکستان اور پاکستانی عوام پر ایک فوجی ڈکٹیٹر اسکے چند کور کمانڈرز اور انکے چھ سات ہزار مغربی جمہوریت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

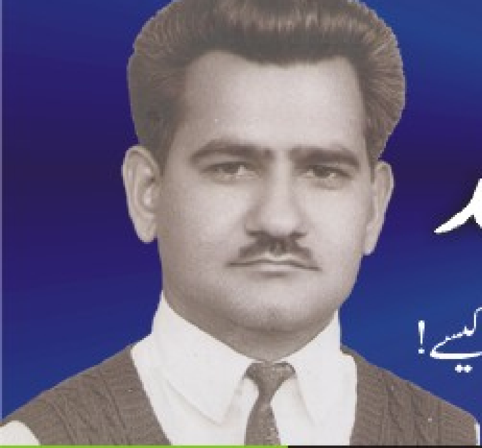

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۸۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈرز اور اس کا فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے اور ملک دشمن پالیسیاں نافذ کرنے والا مجرم حکومتی ٹولہ نے ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق نسواں کا قانون نافذ کیا۔ ملک کے تمام مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے سرکاری عہدے اِن کی مستورات کے لیے وقف کر دیے۔ اسی ۵۱ فیصد مستورات کے حقوق نسواں کے نام پر ملک کی حکمرانی کے تمام ایم پی اے، ایم این اے۔ سینیٹرز، سپیکرز مشیر و وزیر، سفیر وکبیر، وزیر اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم صدر پاکستان کے حکومتی عہدے بھی اس شاہی ٹولہ کی مستورات کی وراثت بنا دیئے ہیں۔ اب غریب اور متوسط طبقہ نے اپنی بیٹیوں کی نچلے درجے کے سکولوں سے تعلیم و تربیت دلوا کر اپنے فاقہ کو ٹالنے کی خاطر ان کو اپنی بیٹیاں بطور داشتہ اور کنیزیں اس طبقاتی حکمران ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کو مہیا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مغرب پہلے ہی مخلوط معاشرہ اور جنسی آزادی کے عذاب سے گزر رہا ہے۔ اب ان قرآن حکیم کے باغی، فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کے مغربی کلچر کو پاکستان میں بھی مسلط کر دیا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کی عزت و عصمت بھی لوٹ لی اور ملکی وسائل، ذرائع آمدن، مال و دولت اور ملکی خزانہ بھی ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ اور شاہی طبقہ نے اپنی ملکیت بنا کر آپس میں تقسیم کر لیا ہے۔ عوام اور انکی آنیوالی نسلیں مہنگائی، بیروزگاری اور خودکشیوں کی چتا میں جھونک دی گئی ہیں۔ اس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے رائج الوقت مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے تمام سرکاری محکمے اور پرائیویٹ ادارے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کی تربیت گاہیں اور مساج سنٹر بن چکے ہیں۔ مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظام حکومت، اس کے مجرم اسمبلی ممبران اور حکمرانوں کے پیدا کردہ غیر اسلامی معاشی اور معاشرتی جرائم ہیں جو ملک میں فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کے مجرموں نے آج بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ جرائم اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتے جب تک اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا نظامِ حکومت قائم نہیں ہوتا۔ اس جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا خاتمہ نہیں کیا جاتا۔ عوام اس ابلیسی حکومتی ٹولہ کو مزید اپنا معاشی خون پینے کی اجازت نہیں دیتے اور نہ ہی قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے خلاف اور متضاد کفر کے کلچر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اہل وطن ۱۶ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان سراپا احتجاج بنے کھڑے ہیں جو پاکستان میں وجہ انتشار بن چکے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پولیس، رینجر اور افواج پاکستان کی سپاہ کے ذریعے اس احتجاج کو ختم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ عوام کے احتجاج کو ختم کرنے کیلئے ملک کا حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن سیاسی جماعتوں کے تمام ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر اس بات پر بضد ہیں کہ اگر کوئی آئین یا کسی قانون میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو وہ صرف اور صرف عوامی نمائندگان یعنی اسمبلی ممبران کے ذریعے تبدیلی لا سکتے ہیں۔ جبکہ جاگیردار سرمایا دار ٹولہ نے مغربی جمہوریت، اسکے الیکشنوں اور ملکی حکومت پر اپنی اجارہ داری مسلط کر رکھی ہے۔ نہ عوام کے پاس الیکشنوں کے شاہی اخراجات یا مین پاور یا حکومتی ایوانوں یا تھانہ کچہریوں پر کسی قسم کا کنٹرول ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے ۱۶ کروڑ عوام میں سے کوئی فرد اسمبلیوں کے حکومتی ایوان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اسکا واضح مطلب ہے کہ نہ تو من تیل ہوگا اور نہ ہی رادھا ناچے گی۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی یہ باطل، غاصب عدل کش حکومتی پالیسی پاکستان میں خانہ جنگی کا سبب بن چکی ہے۔

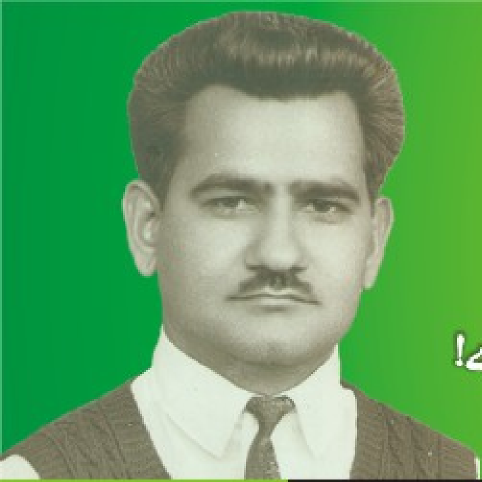

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کا ۴۹ فیصد مردوں کا حکومتی ٹولہ اور ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مشتمل ان کی ہی مستورات کا حکومتی ایوانوں میں اضافہ کر کے ملکی معیشت کو لوٹنا اور ملک میں حکومتی ٹولہ کی تعداد بڑھا کر ڈبل سے بھی ایک گنا زیادہ کر نہیں دی گئی۔ کیا یہ پاکستان میں مارشل لا کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے مجرموں کی ایک لوٹ مار کی انوکھی داستان نہیں ہے۔ کیا پاکستان کا ۴۹ فیصد مردوں کا جاگیردار ٹولہ، انکی ۵۱ فیصد مستورات ، انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف شاہی، افسر شاہی کے حکومتی اداروں کی لاتعداد افواج ملک کے وسائل مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی ملکیتوں، ملکی خزانہ اور حکومتی ایوانوں کو دیمک کی طرح چمٹ نہیں چکی ۔ کیا ان کے شاہی اخراجات کو برداشت کرنے کی خاطر ملکی وسائل اور خزانہ کے علاوہ کڑی شرائط پر آئی ایم ایف سے ۳۸ ارب ڈالر قرض مزید لینے نہیں پڑے جو سولہ کروڑ عوام کو برداشت کرنے ہیں ۔ اس کے علاوہ ۵۱ فیصد مستورات کے شاہی ایوانوں شاہی محلوں، انمول قیمتی گاڑیوں، شاہی تنخواہوں، بے شمار شاہانہ شاہی اخراجات کو مہیا کرنے کے لیے سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو ہمیشہ کیلئے پابند بنا نہیں لیا۔ علاوہ ازیں سولہ کروڑ عوام کو حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، حکومتی ٹولہ، حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی حکومتی بالادستی، اسکی آفادیت سے محروم کر نہیں رکھا۔ کیا پاکستان میں ۵۱ فیصد مستورات کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی افواج میں اضافہ ملکی کرپشن کمیشن رشوت کو ۵۱ فیصد اضافے کا باعث بنا نہیں دیا گیا۔ کیا سولہ کروڑ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کو غربت، تنگدستی، بیروزگاری، روزمرہ ضروریات حیات سے محرومی اور روزمرہ رشوت، کمیشن، کرپشن کے معاشی معاشرتی دوزخ میں دھکیل نہیں دیا گیا۔ کیا بجلی، گیس، تیل، دوسری تمام اشیا خورد و نوش کی قیمتوں کے بے پناہ اضافوں سے عوام کا اکٹھا کیا ہوا معاشی خون ان حکومتی معاشی درندوں نے پینا شروع کر نہیں رکھا۔ کب تک یہ مرد و زن پر مشتمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی باقیات پاکستان پر قابض رہیں گی۔ پاکستان میں اعتدال و مساوات، عدل و انصاف کو ختم کر کے عوام الناس کا معاشی معاشرتی قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک پاکستان میں اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کا استحصالی نظام حکومت رائج رکھا جائیگا۔ پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا آئین توڑنے والا، ملکی غدار ملک دشمن پالیسیاں مسلط کرنے والا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈر، انکا سیاسی حکومتی ٹولہ ملک پر قابض رہے گا۔ پاکستان میں کب تک اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن کی بجائے مغربی جمہوریت کے نظام الیکشن پر حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری نافذ رہے گی۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کب تک حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کے اسمبلی ممبران مل کر اس استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ملک پر غاصبانہ قبضہ جاری رکھیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام کو اسمبلی ممبران کے ووٹر بنائے رکھیں گے۔ کب تک سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں سے محروم اور خود اس پر قابض رہے گا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مختلف کرپشن کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کو دھوکہ دیتے رئیں گے۔ کب تک فوجی ڈکٹیٹر اور اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کے خلاف امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک سے خفیہ ڈیل اور مجرمانہ پالیسیوں کو جاری رکھے گا۔ کب تک مارشل لا کا حکومتی ٹولہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ سے گریزاں رہے گا۔ کب تک یہ فوجی ڈکٹیٹر اور جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم صدر مملکت اور ڈرائیور، فوجی ڈکٹیٹر اور بیٹ مین، گورنر اور گن مین، وزیر اعظم اور اردلی کا طبقاتی اور تفاوتی معاشی اور معاشرتی نظامِ حکومت جاری رکھتے جائیں گے۔ کب تک یہ پانچ لاکھ اور ۱۵ ہزار کی تنخواہوں میں تفاوتی ریشو کا یہ استحصالی نظامِ حیات جاری رکھیں گے۔ کب تک یہ ساڑھے نو کروڑ کی بُلٹ پروف گاڑیوں میں شاہانہ سفر اور ۱۶ کروڑ عوام الناس پیدل چلتے رہیں گے۔ کب تک مارشل لا کے فوجی ڈکٹیٹر اور انکے نظام حکومت کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستان کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، خزانہ اور آئی ایم ایف کے قرضے اپنے شاہی اخراجات کے تصرف میں لاتے رہیں گے۔ کب تک یہ مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سولہ کروڑ عوام کی ملکیتوں کو اپنی ملکیتوں میں بدلتا رہیگا۔ کب تک یہ آمر استحصالی نظامِ حکومت کے مزے اڑاتے رہیں گے۔ کب تک یہ پولیس، رینجرز اور افواج پاکستان سے اپنے محلوں اور ایوانوں کو تحفظ فراہم کرتے رہیں گے۔ کب تک یہ پولیس، رینجرز، فوج اور سولہ کروڑ عوام کو طالبان اور دہشت گرد بنا کر ان کا آپس میں قتال کرواتے رہیں گے۔ کب تک حکومتی ٹولہ مغربی پاکستان کے ایم این اے کے اسمبلی ممبران کی تعداد ۳۹ سے بتدریج بڑھا کر ۱۹۰۰ تک کرتا رہے گا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے کر پانچ نئے حکومتی ایوان تیار کرتا رہے گا۔ کب تک حکومتی مجرم ٹولہ ایک وفاقی حکومت، ایک سینیٹ کے اسمبلی ممبران، چار صوبائی حکومتوں کے ایم پی اے، گورنرز، وزرائے اعلیٰ ان کے وزیروں، مشیروں کی شاہی افواج کی تعداد اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اخراجات کو پھیلاتا اور بڑھاتا جائے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ مغربی پاکستان کے سات وزیروں، دو مشیروں کی تعداد کا اضافہ سینکڑوں، ہزاروں تک بڑھاتا جائے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ انتظامیہ، عدلیہ کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی تعداد لاکھوں تک بڑھاتا اور ہر قسم کے جرائم کو پھیلاتا جائے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ ملک میں رشوت کمیشن کرپشن، سفارش کا نظام رائج کرتا، پھیلاتا اور مجرمانہ قوانین بالجبر نافذ کرتا جائے گا۔

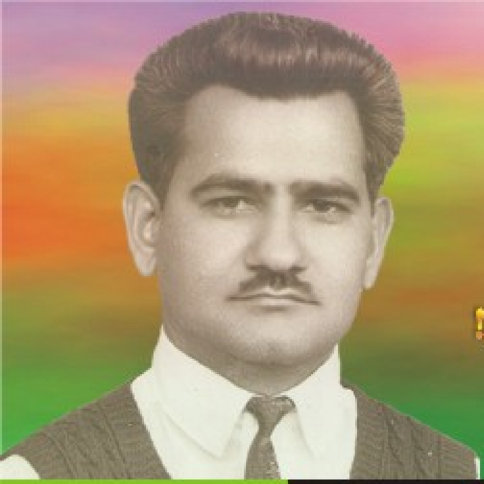

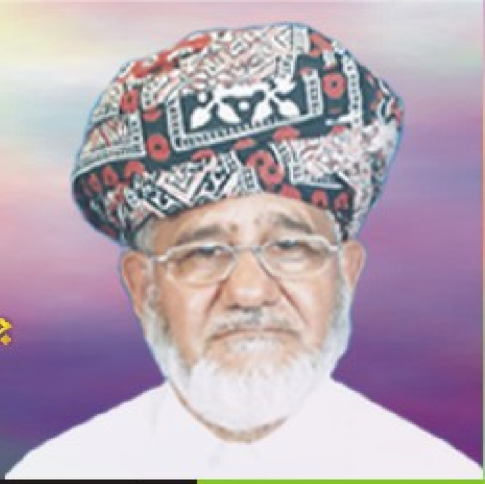

کب تک حکومتی ٹولہ سرکاری اداروں کو مجرمانہ قوانین کے تحت لوٹتا، خساروں سے دوچار کرتا جائے گا۔ کب تک حکومتی مجرم ٹولہ سرکاری اداروں کو اونے پونے داموں اپنے شاہی ٹولہ کے ہاتھ ہی فروخت کرتا رہے گا۔ کب تک حکومتی مجرم ٹولہ اربوں ڈالرز کی خرید وفرخت پر کروڑوں کی کمیشنیں وصول کرتا رہے گا۔ کب تک شودر طقبہ کے ملازمین کو سرکاری تنخواہوں اور پینشنوں سے محروم کر کے سرمایا دار ٹولہ اور انکی اولادوں کی گرفت **ملک** اور ملکی اداروں پر مضبوط کرتا اور ملکی ملکیتوں کو اپنی ملکیتوں میں بدلتا رہے گا۔ کیوں نہ ملکی سولہ کروڑ مسلم امہ کے اہل وطن ملکی اداروں اور ملکی ملکیتوں کو سرمایا داروں کے ہاتھ فروخت کرنے کی بجائے جاگیردار، سرمایادار ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی منصف اور افسر شاہی کی حکومتی اور ملکی اجارہ داری ختم کر کے **ملک** کو ہی دیانتدار اور اعلیٰ اہلیت کے افراد کو ٹھیکہ پر دے دیا جائے۔ یا اللہ سولہ کروڑ افراد کو توفیق عطا فرما کہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت اور اسکے مجرم حکومتی ٹولہ، اسکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو کسی احسن طریقہ سے ختم کر سکیں۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کر سکیں۔ پاکستان میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں کے شاہی اخراجات، لاتعداد انمول سرکاری گاڑیوں، شاہی طبقاتی تنخواہوں، شاہی مراعات، عدل کش استحصالی نظام حکومت مسلط رکھ سکیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، اسکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ رشوت، کمیشن، کرپشن کا غاصب نظام، مارشل لا کی گن پوائنٹ پر نوسال تک جاری رکھتا رہے گا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی باقیات ملکی عوام کو یرغمال، محکوم اور قیدی بنانے کا نظام جاری رکھ سکے گا۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کا ملکی آئین توڑنے، **ملک** دشمن پالیسیاں نافذ کرنے، **ملک** میں خانہ جنگی کو مسلط کرنے، اسکو فروغ دینے کا عمل جاری رکھ سکے گا۔ پاکستان میں کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت جیسے مجرمانہ قانون بناتا، **ملک** پر نافذ کرتا رہے گا۔ پاکستان میں کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکی باقیات ان کے مجرمانہ قوانین اور **ملک** دشمن خفیہ معاہدوں کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو طالبان، دہشت گرد کا نام دے کر عوام الناس کا قتال کرتا رہے گا۔ پاکستان میں کب تک سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلیں اس فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے طالبان اور دہشت گردوں کو باور کرانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ کہ دہشت گرد کون ہیں سولہ کروڑ اہل وطن مسلم امہ کے فرزندان یا انکی نسلیں ہیں یا ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر، اسکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے وزیراعظم شوکت عزیز مسلم لیگ ق کے پرویز الہی شجاعت حسین۔ ایم کیو ایم کے الطاف حسین، عوامی لیگ کی اکلوتی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور دوسرا سیاسی اتحادی ٹولہ طالبان اور دہشت گرد ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

یا ملکی آئین توڑنے والا ملکی غدار، ملک دشمن خفیہ معاہدے کرنے والا ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ طالبان، دہشت گرد ہیں۔ یا نو سال تک مارشل لا مسلط کر کے ۱۶ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو قیدی غلام محکوم بنانے، انکے وسائل اور خزانہ لوٹنے والا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ یا امریکہ اسکے اتحادی ممالک کو افغانستان کے خلاف شمسی ایئر بیس مہیا کر کے مغربی ممالک کی بین الاقوامی فوجی چھاؤنی بنانے والے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ یا افغانستان کے چھ سات لاکھ مسلم امہ کے معصوم، بے گناہ مرد و زن کا قتال کروانے اور دو تین لاکھ افراد کے اعضا فضا میں بکھیرنے والے طالبان، دہشت گرد ہیں۔ یا پاکستان میں امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں، امریکہ کی بلیک واٹر، سی آئی اے، ہندوستان کی را، اسرائیل کی مساد اور تمام مغربی ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کا مرکز بنانیوالے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ یا امریکہ، اسکے اتحادی ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کو پاکستان میں دہشت گردی کا اجازت نامہ جاری کرنے والے طالبان اور دہشت گرد ہیں یا ریموٹ کنٹرول کے جدید اسلحہ سے ملک میں تباہی پھیلانے، طالبان، دہشت گردوں کی تنظیمیں تخلیق کرنے اور پاکستان میں خانہ جنگی کو بتدریج بڑھانے والے طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ یا پاکستان میں لال مسجد کی سات ہزار طالبات جنہوں نے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے قانون کیخلاف آواز اٹھائی ان میں سے بیشتر کا قتال کروا کر رکھ دیا۔ ان میں طالبان اور دہشت گرد کون تھا۔ بلوچستان میں نواب بگٹی اور اسکے رفقا کا قاتل کون تھا، طالبان اور دہشگرد کون تھے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات اور این آر او کے مجرموں نے ان تمام مجرمانہ پالیسیوں، ملکی خزانہ کی لوٹمار کے قوانین اور تمام جرائم کو جوں کا توں جاری رکھا ہوا ہے۔ ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، اخبار نویس، کالم نویس اہل دل قلم کار، اہل بصیرت ذرائع ابلاغ کے مبلغوں سے ملتجی ہوں کہ وہ ملک میں مزید خانہ جنگی کا تدارک کرنے کیلئے این آر او کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے طالبان اور دہشت گردوں کو اور این آر او کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے، بقایا کو راہ راست کی منزل کا مسافر بنانے کا راستہ دکھائیں۔ پاکستان میں مسلم امہ کی جمعیت کو کم و بیش چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں، چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے ملت کی وحدت کو ریزہ ریزہ نہ کریں۔ پاکستان میں چھ سات ہزار جاگیردار سرمایہ دار ٹولہ، اسکا مغربی جمہوریت کا باطل نظام حکومت، اسکا غاصب حکومتی ٹولہ، اسکا استحصالی کلچر، انکے سرمایہ داری نظام کے مجرمانہ نظام الیکشن پر انکی اجارہ داری مسلط ہو تو سولہ کروڑ عوام میں سے کوئی کیسے انکی اسمبلی کا ممبر اور انکے حکومتی ایوانوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

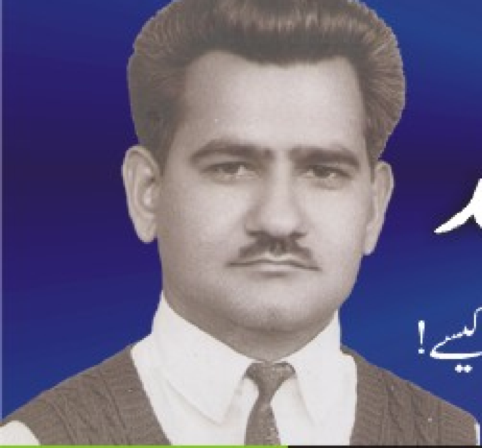

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہوتو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اسلئے مغربی جمہوریت کے چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ اسمبلیوں کے ممبران کے ذریعے پاکستان میں کوئی تبدیلی لانا، کوئی قانون بدلنا، اسلامی انقلاب لانا ما سلام کا نفاذ کرنا ممکن نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اسی طرح مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کی ایک سیاسی جماعت کی حکومت ختم کرنا اور دوسری جماعت کو حکومت دینا جرائم کی دنیا آباد کرنے کے مترادف ہے۔ ان کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔ فوجی سیاسی این آر او کا مجرم حکومتی ٹولہ اور فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی باقیات کو از خود ان حالات سے سبق سیکھ لینا چاہیے۔ حکومتی ٹولہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا کہ سپریم کورٹ بلڈنگ، وزیر اعظم ہاؤس، صدر ہاؤس، اسمبلی ہال کا کنٹرول اور قبضہ علامہ طاہر القادری اور عمران خان کے جیالوں کے ہاتھوں میں کئی دن تک رہا۔ حکومت، حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مجبور و بے بس بن کر رہ گیا۔ صرف انکے قتال اور خانہ جنگی کا عمل رکا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو فطرت نے موقع فراہم کیا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کا نفاذ کرنا، ملک میں عدل اور اعتدال و مساوات، امانت و دیانت کا نظام قائم کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو نافذ کرنے کا راستہ مختصر اور آسان ترین ہے۔ یونین کونسل کی سطح پر غیر سیاسی، غیر جماعتی، نیک و صالح اور اعلیٰ اہلیت کے افراد کا چناؤ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ یونین کونسل سے تحصیل تک اور تحصیل سے ضلع تک ضلع سے صوبہ تک اور صوبوں سے لے کر وفاق تک یونین کونسل کا امیر، تحصیل کا امیر ضلعی امیر، صوبائی امیر، وفاق امیر یعنی ملک کے امیر المومنین کے چناؤ کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔ امیر المومنین یا خلیفہ وقت کی ضروریات حیات، اسکا معیار حیات ایک کسان، ایک مزدور، ایک محنت کش، ایک ہنر مند، ایک معلم، ایک ڈرائیور کے مطابق قائم کیا جاتا ہے۔ اس نظام مملکت میں کسی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی گنجائش نہیں جو اہل وطن کے بنیادی حقوق غصب کر کے خود زندگی فرعون کی گذاریں اور عاقبت موسیٰ علیہ السلام کی پسند کریں۔ میر سپاہ ہی میر کارواں ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کا ایک ہی آئین ایک ہی منشور، ایک ہی نظریات، ایک ہی تعلیمات، ایک ہی نظام مملکت کا نظام و سسٹم موجود ہے۔ اہل وطن مسلم امہ اور اسکی نسلیں اسی نظام اور سسٹم کو بروئے کار لانے کی پابند ہیں۔ یا اللہ ہمیں راہ راست کا مسافر بنا۔ آمین

ا۔ مالک کائنات نے انسان تخلیق فرمائے۔تمام اہلِ کتاب پیغمبران پر الہامی کتابوں کا نزول فرمایا سب سے آخر میں نبی کریم ﷺ پر قرآن حکیم، آخری الہامی کتاب ابن آدم علیہ السلام کی رشدو ہدایت اور رہنمائی کے لیے نازل فرمائی ۔بنی نوع انسان کا عزت واحترام اور ادب وخدمت کرنا انسانی فرض بنایا۔ قرآن حکیم کے حوالے سے انسان بہترین قوتوں، خوبیوں اور صلاحیتوں کا مجموعہ ہے ۔قرآن حکیم کی تعلیمات کی روشنی میں تعلیم وتربیت اور ان کی اصلاح کرنا عبادت ہے۔اللہ تعالی کی حاکمیت قائم کرنے کا حکم فرمایا۔لیکن حکمران ٹولہ اللہ تعالی کے احکام اور ہدایت کے خلاف اقتدار اور طاقت کے ذریعے مجبورو بے بس انسان اور پسماندہ عوام الناس کی آزادی کا ضابطہ اور ان کے حقوق مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظام حکومت کے مجرم اسمبلی ممبران کی کثرت رائے سے ختم کرتے آرہے ہیں ۔جب حکمران ٹولہ انکے حقوق سلب کرتا، ان کے خلاف طاقت کا استعمال کرنا ایک حد سے بڑھا دیتا ہے تو عوام اِن کی اطاعت کی بجائے ان کے خلاف بغاوت کرنے اور ان کا قتال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔مشرقی پاکستان مغربی جمہوریت کے اسی مجرم حکومتی ٹولہ اور اسکے مجرمانہ نظامِ حکومت، ان کے ظلم وجبر، عدم مساوات اور عدل کشی سے پیدا کیے ہوئے استحصالی حالات نے نفرت ونفاق، شورش وبغاوت اور انارکی کا رخ اختیار کرلیا۔حکمرانوں نے عوام کے حقوق غصب اور ان کی آواز کو دبانے کے لیے پولیس فورس، رینجر کی طاقت کو استعمال کیا۔پھر فوج کشی تک نوبت پہنچی ان مخدوش حالات اور انارکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان نے اپنی فوج مشرقی پاکستان میں داخل کردی۔عوامی مخالفت کی وجہ سے ترانوے ہزار جدید اسلحہ سے لیس فوجی جوانوں کو ان مجرم حکمرانوں کی مجرمانہ استحصالی پالیسیوں اور اپنی حکومتی بالادستی کے حصول کی وجہ سے ہندوستان کی افواج کے سامنے از خود ہتھیار پھینکنے پر مجبور کیا اور ترانوے ہزار فوجی بڑی تذلیل کے ساتھ گرفتار ہوئے ۔جرنیل نیازی کو دنیا کے سامنے اسکے سر پر جوتے اور منہ پر تھپر مارے گئے ۔پاکستان کی افواج کو رسوائے زمانہ اور دنیائے اسلام کی تاریخ کا سیاہ باب ان مجرموں نے رقم کرکے رکھ دیا۔اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ جب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنے ہی عوام کے خلاف فوجی ایکشن لیتے ہیں تو وہ ملک کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔اس وجہ سے بے شمار عوام اور تمام سیاسی رہنماؤں کا قتال ہوا۔کوئی عاقل یا مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا کوئی ایک بھی دانشور اس سانحہ کو روک نہ سکا۔نہ ہی ملک کو دولخت کرنے کے اس سانحہ کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو سزا دی گئی۔جس کا خمیازہ سولہ کروڑ عوام آج تک بھگت رہے ہیں۔اگر اس سانحہ کے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جاتی تو نہ پاکستان کا ون یونٹ ٹوٹتا، نہ ایک صوبہ کی چار صوبائی حکومتیں بنائی جاتی، نہ ایک سینٹ کے اسمبلی ممبران کا سپریم ادارہ وجود میں آتا۔نہ یہ مجرموں کا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ وفاق سے نکل کر صوبوں تک پھیلتا۔نہ ملکی وسائل، ملکی خزانہ پر انکی اجارہ داری مسلط ہوتی تو آج یہ ملکی غدار، ملک دشمن یہ عبرتناک استحصالی واقعات اور جرائم نہ دہرائے جاتے۔

۲۔ آج بھی ملک وملّت کو انھی عوامل محرکات، غاصب، ناعاقبت اندیش مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ظلم وجبر اور حکومتی شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے اسلام کش استحصالی نظامِ حکومت سے واسطہ پڑا ہوا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیراعظم شوکت عزیز اور سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید اور تمام اتحادی جماعتوں کے ملکی ملی مجرموں نے اپنی غیر آئینی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی حکومت بچانے کیلئے اپنے ہمسائے مسلم ملک افغانستان کے خلاف امریکہ اور اس کے حواری مغربی ممالک کا ساتھ دیا۔ اپنی سرزمین ان کو مہیا کی گئی۔ افغانستان کے معصوم وبے گناہ پانچ چھ لاکھ عوام الناس کا قتال ہوا جو ابھی تک جاری ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اسکے مجرم حکومتی ٹولہ کے حواریوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے امریکہ، اس کے مغربی اتحادیوں کو روکنے کی بجائے اِن کی سرپرستی کو قبول کر لیا۔ پاکستانی سولہ کروڑ عوام حکمرانوں اور امریکہ کے گٹھ جوڑ اور مغربی مفاد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ فوجی، سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ حکومت چھوڑنے پر مجبور ہوا اور حکومت چھوڑنے سے قبل اپنی اور اپنے ٹولہ کی جان بچانے کے لیے ایک خوفناک سازش کے مطابق نظریہ ضرورت کے تحت امریکی اشارے کے مطابق ایسے تمام سیاسی نیک وبد مجرم حکمران جو پہلے بیرون ممالک جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ انکے ساتھ مفاہمت کے معاملات طے کیے اور وہ تمام مجرم نئے سرے سے حکومت سنبھالنے کے لیے ملک واپس لوٹے۔ مقاصد کے حصول کی خاطر بیرونی طاقتوں کے اشارے پر بے نظیر بھٹو پیپلز پارٹی کی رہنما کو فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حواریوں نے قتل کروا دیا۔ اس ملکی سازش کو دبا دیا گیا۔ اس کا فائدہ پارٹی کے ناپسندیدہ شخص آصف علی زرداری اور اس کے مخصوص پسندیدہ افراد کو ملا۔

۳۔ امریکہ اور بیرونی طاقتوں نے نواز شریف کی بجائے آصف علی زرداری کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے زیادہ منفعت بخش سمجھتے ہوئے تمام معاملات ایک ڈیل کے تحت اس سے طے کیے۔ پھر بڑی ہنرمندی سے زرداری کو پیپلز پارٹی کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ اس کے تمام قتل کے کیس معاف کیے گئے اس کی خاطر الیکشنوں میں ایم این اے کا تعلیمی معیار بی اے سے گھٹا کر میٹرک کیا گیا۔ سرے محل جیسے تمام کیس ختم کیے گئے۔ ۵۶ ارب روپے کی کثیر ضبط شدہ رقم اور اس پر گیارہ سالوں کا سود بھی قومی خزانہ سے ادا کیا گیا۔ ایک قومی مجرم کو ہیرو بنا دیا گیا۔ اس کی خاطر تمام دوسرے سیاسی مجرموں کے تمام لوٹ کھسوٹ اور قتال کے کیس ختم اور تمام شاہی مراعات بحال کر دی گئیں۔ ان کا کمال تو یہ ہے کہ بینظیر کو قتل بھی کروا دیا گیا اور اس کا تمام فائدہ اس کی جماعت اور اس کے قابل اعتماد قریبی ساتھیوں اور اس کے قریبی رشتہ داروں یعنی بھٹو خاندان کو پہنچانے کی بجائے مسٹر دس پرسنٹ کمیشن اور رشوت خور شہرت یافتہ بدنام زمانہ مجرم کو پاکستان کی ریاست کا سربراہ بنا دیا گیا۔

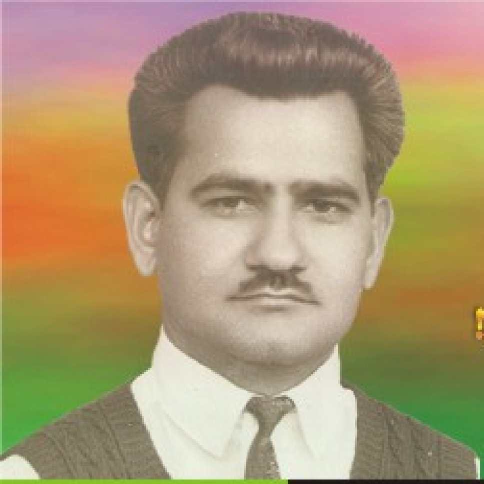

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

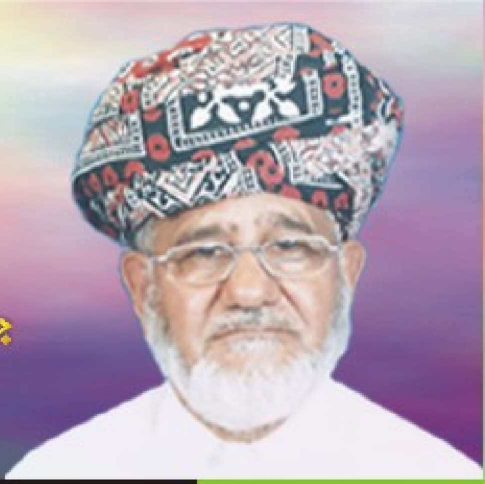

ملک کے تمام سیاسی مجرموں کی ہارس ٹریڈنگ کی مارکیٹ لگ گئی ملکی حکومتی عہدے، وزارتیں، مشاورتیں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کی بولیاں لگیں۔ حکومت اور اقتدار کے بھوکوں نے حکومت حاصل کرنے کی خاطر بعض صوبوں میں تمام کے تمام ایم پی اے وزیر و مشیر بنا دیے گئے۔ وفاقی حکومت میں ۷۸ وزیروں کی فوج بھرتی کر لی گئی۔ مقاصد کے حصول کے لیے امریکی وزیروں، سفیروں نے اہم رول ادا کیا۔ امریکی خواہشات کے مطابق رحمان ملک کو وزیر داخلہ اور آصف علی زرداری کو ملک کا صدر بنا دیا گیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور شوکت عزیز کی جگہ امریکہ کو آصف علی زرداری اور رحمان ملک ان سے بہتر نعم البدل مل گئے تاکہ وہ امریکی دہشت گردی کے مشن کی تکمیل کے لیے اپنے ہی عوام پر فوج کشی کا عمل جاری رکھیں۔ پاکستان امریکی سازشوں کا نشانہ بنتا چلا جا رہا ہے۔ نظریہ ضرورت کے مجرموں کا احتساب کون کریگا! وقت بتائے گا۔

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کی ابلیسی قیادت کے زیر سایہ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے جیسی ایجنسیوں نے پورے پاکستان میں جدید اسلحہ سے انسانی قتال کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ ہر گھناؤنا جرم ان ایجنسیوں کے ایجنٹوں نے کیا اور اس پر طرہ یہ کہ سولہ کروڑ عوام کو طالبان، دہشت گرد اور مجرم بنا کر ان کا قتال اپنی ہی افواج سے جاری کروا دیا۔ سیاسی اور فوجی حکومتی مجرم ٹولہ کی ملی بھگت سے امریکہ نے کھلم کھلا پاکستان کے علاقہ پر ڈرون حملے جاری کر دیے۔ افغانستان کی جنگ کی اوٹ میں پاکستان پر حملوں نے ایسے حالات پیدا کر دیے ہیں کہ پاکستانی افواج کو ان غیر ملکی دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے اپنے ہی عوام کا قتال کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان کی سپاہ کے توپوں کے گولوں اور بندوق کی گولیوں، میزائل کی تباہی اور امریکہ کے تباہ کن ڈرون حملوں کے پاس کوئی ایسا آلہ نہیں کہ وہ ان ایجنسیوں کے دہشت گرد مجرموں کو چن چن کر ختم کر سکیں۔ پاکستان کے سوات، شمالی علاقہ جات اور اس سے منسلک علاقوں میں عوام کا اجتماعی قتال جاری ہو چکا ہے۔ تیس پینتیس لاکھ انسان اپنی جانیں بچانے کی خاطر اپنے علاقوں سے ہجرت کر کے ملک کے دوسرے علاقہ جات میں پناہ لینے پر مجبور کر دیے گئے۔ حکومتی ٹولہ کی اجارہ داری کی وجہ سے حقائق کو چھپانے کے لیے بوگس، جعلی اور بے بنیاد خبروں کے بلٹن جاری ہوتے رہے۔ بدقسمتی سے فوج نے علاقہ کے بے شمار عوام کا قتال کیا۔ ان کے علاوہ دینی درس گاہوں کے طلبا کو طالبان کا نام دے کر دہشت گرد بناتے اور ان کا قتال کرتے رہے۔

۵۔ جھوٹے قرآن اٹھانے والے اقتدار کے بھوکے سیاسی درندے اور اپوزیشن لیڈران عوام کے سامنے ننگے ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے ذریعے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے کور کمانڈرز کے ساتھ ایک خفیہ ڈیل کر کے ملک میں داخل ہوئے۔ سولہ کروڑ عوام سے اصل حقائق چھپائے اور بیوقوف بنایا، بینظیر کو قتل کروایا اور اقتدار پر قابض ہو بیٹھے۔ انھوں نے امریکہ اور فوجی ڈکٹیٹر کی تمام جنگی پالیسیاں جوں کی توں جاری کر رکھی ہیں۔ ان کا ماضی گھناؤنا ان کا حال انسانی قتال کا المیہ۔ ملک کے تمام اتحادی سیاسی رہنما خاموش ایک مجرمانہ تماشائی کا رول ادا کر رہے ہیں۔ جہاں حکمران ننگے ہوئے ہیں وہاں اپوزیشن کے رہنما بھی ننگے ہو چکے ہیں۔ الطاف حسین نے ایک نعرہ لگایا مولانا فضل الرحمان نے ساتھ دیا۔ ایم کیو ایم سے دبئی میں ملاقات ہوئی۔ حکومت سے اپنا سیاسی اور مالی فائدہ حاصل کیا اور خاموشی ٹھان لی۔ عوام ایک مرکز پر اکٹھے ہو جائیں تو نہ یہ بچ سکتے ہیں نہ امریکہ اور اس کے اتحادی اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ امریکہ باری باری ملکی غدار حکمرانوں کے ذریعے اسلامی ممالک اور اسلامی نظریات کو ختم کرنا چاہتا ہے جو اس کے بس میں نہیں۔ وہ جمہوریت کا کفر پھیلانا چاہتا ہے۔ اسلامی نظریات ضابطہ حیات اور اس کی تعلیم و تربیت روندنا چاہتا ہے امریکہ بری طرح معاشی شکست سے دوچار ہو چکا ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی مغربی ممالک عرب ممالک ایران، عراق، افغانستان، پاکستان کو نشانہ عبرت بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔ تمام پہلے اور موجودہ حکومتی ایجنٹ ملک کو نقصان پہنچانے اور امریکہ کو خوش کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہ اتنے عیاش اور چالباز ہیں کہ وہ ایک وزیر پر از خود حملہ کرواتے ہیں اور بے شمار بلٹ پروف گاڑیاں ان کے تحفظ کے لیے خرید کرنے کے احکام جاری کر دیتے ہیں اور ملکی زرمبادلہ کو آگ لگا دیتے ہیں اپنی حفاظت اور عوام کو تباہ کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ عوام کب تک اِن کے حکومتی تحفظ اور عیاشیوں کی وجہ سے امریکہ کی مسلط کی ہوئی جنگ کا ایندھن بنتے رہیں گے۔ کب تک عوام بھوک سے تنگ آ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتے انکی مسلط کی ہوئی دہشت گردی کی جنگ میں جلتے اور خاکستر ہوتے رہیں گے یہ کب تک بُلٹ پروف گاڑیوں میں عیاشیاں لوٹتے پھریں گے۔ ان کی تمام حرکات غاصبانہ اور غیر فطرتی ہیں۔ ایک طرف تو یہ لاکھوں معصوم بچے بچیوں، مرد وزن کا قتال کرواتے ہیں دوسری طرف ۲۵۰ وزیروں، مشیروں اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے تحفظ کے لیے اربوں، کھربوں کی قیمتی بُلٹ پروف گاڑیاں خرید کرتے ہیں۔ یہ حکومتی عیاش ٹولہ ملکی معاشی اور معاشرتی طاقت تباہ کیے جا رہا ہے۔ کمال یہ ہے کہ آصف علی زرداری، ملک رحمان وزیر داخلہ اور تمام وزیر و مشیر اس عوامی قتال کو مذہبی شرپسندوں کے نام سے منسوب کر کے ملک میں خانہ جنگی جاری کیے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق آج تک جو دہشت گرد پکڑے یا مارے گئے وہ انھی بیرونی ممالک کی ایجنسیوں کے ایجنٹ اور ٹرینڈ دہشت گرد تھے۔ ان کے پاس امریکہ اور انڈیا کا ہی جدید اور تباہ کن اسلحہ پکڑا گیا

۶۔ ان ظالمانہ واقعات کو روکنے کے لیے سولہ کروڑ عوام کو از خود سخت احتجاج اور موقع کی مناسبت سے عمل کرنا ہوگا۔ اللہ کا نام لے کر اس عمل کو جاری کرنے کے لیے ملک کے ایسے تمام ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے لوگ جو فتنہ و فساد یا توڑ پھوڑ یا ملکی املاک کو نقصان پہنچانے کی سوچ سے بھی قاصر ہوں وہ اس احتجاج میں شامل ہونے کا صرف حق رکھتے ہیں۔ تا کہ اس احتجاج کے ذریعے اس حکومتی ٹولہ کے معاشی اور معاشرتی قتال کو روکا جاسکے۔ اور دنیائے عالم اور خاص کر مغربی ممالک کے مذہبی پیشواؤں اور پیغمبران کی اُمتوں کو حقائق سے آگاہ کیا جاسکے۔ ان کو بتایا جاسکے کہ کیا یہ انسانی قتال پیغمبران کی تعلیمات کا حصہ ہیں ان کو بتانا ضروری ہے کہ ان کے اپنے ہی ممالک میں سینکڑوں ایٹمی پلانٹ موجود ہیں۔ یہ ایٹمی پلانٹ انسانیت کی تباہی کے لیے کافی ہیں۔ ان ایٹمی پلانٹوں سے دنیا کی مکمل تباہی کا کوئی اور بڑا دشمن اس دنیا میں نظر نہیں آتا۔ ان حکمرانوں کو روک لو۔ ورنہ اس جہانِ رنگ و بو اور مخلوق خدا کی تباہی کا یہی حکومتی ٹولہ اور ان کے وائٹ ہاؤسز کا ماسٹر مائنڈ شاہی مراعات یافتہ طبقہ ذمہ دار ہوگا۔

۷۔ دنیا کی تمام اقوام اور ممالک کے عوام جن کے آبا وَ اجداد کی تباہی مختلف جنگوں سے یہ مجرم بین الاقوامی دہشت گرد، انسانی قاتل ٹولہ کروا چکا ہے۔ وہ تمام مظلوم ممالک، اقوام اور عوام ان کے ظلم و جبر اور انسانی قتال سے تنگ آ کر انکی افواج کے خلاف گوریلا جنگ جاری، انکی افواج کا قتال، انکا تعاقب اپنے اپنے ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ایک محاذ پر تو انکی افواج جنگ لڑ کر کامیابی حاصل کرسکتی ہے۔ لیکن گوریلا جنگ تو ہر فوجی کیلئے غیر ممالک میں الگ الگ لڑنا اور حملہ آور سے بچ نکلنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ عوام الناس کا قتال کروا کر دہشت گردوں کا قتال اور تعداد بتاتے رہتے ہیں۔ اپنی سپاہ کا قتال اور انکی تعداد اپنے ممالک کو نہیں بتاتے۔ بہتر ہے کہ وہ اس جنگ کو بند کر دیں۔ کب تک یہ اپنے ممالک کی معصوم افواج کی سپاہ، عوام اور عوامی معاشیات کا قتال ان انسانیت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور ان کے ابلیسی وائٹ ہاؤسز کے مجرم مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو انسانی قتال اور جنگیں جاری رکھنے کی اجازت دیں گے۔ ان ممالک کی عوام اور سپاہ اس بے مقصد جنگوں اور معصوم عوام کے قتال سے نفرت کرتی ہیں۔ اس ابلیسی حکومتی ٹولہ کے حکمرانوں کی حکومتی عیاشی کی خاطر جان دینا، ملکی معاشی اور معاشرتی طاقت کو ان جنگوں میں ضائع کرنا ایک گناہ عظیم سمجھتی ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے ہی نہیں دنیا بھر کے عوام جنگ سے نفرت کرتے ہیں اور بنی نوع انسان کے دلوں سے اترنے کی بجائے انسانیت دوستی، محبت اور عزت و حرمت سے ان کے دلوں میں اترنے کو ترجیح دیتے ہیں ویسے بھی افغانستان کی گوریلا جنگ جس کی سپاہ خودکش حملہ آوروں پر مشتمل ہو۔ وہ اس جنگ کی مہارت بھی رکھتے ہوں۔

اس کو جیتنا ان کے لیے ممکن نہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان میں صرف ایک محاذ ہی پر جنگ لڑ سکتے ہیں۔ وہ جدید اسلحہ سے عوام الناس کا تو اجتماعی قتال کر سکتے ہیں۔ وہ خودکش حملہ آوروں کا نہیں۔ ان کے خلاف خودکش حملہ آوروں کے لیے تمام افغانستان ایک محاذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ہر جگہ ان پر خود کش حملہ کر کے ان کی افواج کا انفرادی اور اجتماعی قتال کر سکتے ہیں۔ وہ کب تک اپنی معصوم سپاہ اور معاشیات کا قتال اس مجرم حکومتی ٹولہ کی عیاشی کی خاطر کرواتے اور رسوائے زمانہ ہوتے رہیں گے۔ پاکستان کے مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کو بھی اس سے سبق سیکھنا چاہئے۔ ٹیبل پر بیٹھ کر اس مسئلہ کو حل کر لیں۔ ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ کو بحال کر دیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کے استحصالی شاہی اخراجات، سات لاکھ اور سات ہزار کی صدر اور ڈرائیور، وزیر اعظم اور اردلی، جرنیل اور گن مین کی تفاوتی تنخواہوں، تفاوتی نظامِ حیات، شاہی گاڑیوں، محلوں ایوانوں جیسی انمول مراعات، عیاشانہ زندگی، رشوت کمیشن، کرپشن بے گناہ انسانوں کا قتال، ملکی خزانہ کو لوٹنے سرکاری املاک کو اپنی ملکیتوں میں بدلنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ہی ٹولہ کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹرز، وزیر، مشیر، سفیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی عہدے وقف کر لینا۔ اس کے علاوہ تمام مراعات یافتہ طبقہ کی اپنی مستورات ہی کو تمام سرکاری محکموں کے عہدے مہیا کر دینا ملکی خزانہ پر ایک بہت بڑا اجتماعی ڈاکہ نہیں تو کیا ہے؟ اپنی تنخواہوں اور شاہی مراعات کا اضافہ اور بلٹ پروف گاڑیوں کی خرید ملکی خزانہ پر ایک مجرمانہ ڈاکہ نہیں تو کیا ہے؟ کیا یہ این آر او کے گھناؤنے کیس نہیں ہیں۔ کیا تمام جرائم کو نظریہ ضرورت کے تحت معاف کروانے کا کالا قانون ختم نہیں ہونا چاہیے۔ کب تک یہ اپنے اخراجات برداشت کرنے کے لیے آئی ایم ایف سے قرضے وصول کرتے رہیں گے؟ کب تک حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ ہر روز پھیلتا اور رشوت، کمیشن، کرپشن کے جرائم اسی نسبت سے پھیلاتا رہے گا؟ کب تک یہ تمام قرضے اور سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں کی خون پسینے کی کمائی کو اپنی عیاشیوں اور اپنی ملکیتوں میں بدلتے رہیں گے۔ کیا ان مغربی جمہوریت کے مجرموں کا ہارس ٹریڈنگ کے مجرمانہ قانون کے ذریعے بار بار مجرموں پر مشتمل حکومتیں بنانے کا گھناؤنا قانون ختم نہیں ہونا چاہیے۔ کیا ان مجرموں کا سختی سے احتساب نہیں ہونا چاہیے۔ کیا عبرتناک وقت ان کے سر پر آن کھڑا نہیں ہوا۔ اگر عدالتیں آزاد ہیں تو ان مجرموں کو فوری طور پر حکومت سے الگ کریں۔ ان کو پکڑیں اور جیلوں میں بند کریں۔ حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں کہ اگر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب نے ایسا نہ کیا تو ملکی عوام ان سب کے خلاف از خود کاروائی کرنا شروع کر دیں گے۔ مشرقی پاکستان والے واقعات دہرائے جائیں گے۔

عدلیہ اس خونی طوفان کو روک سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عدلیہ کو توفیق عطا فرمائیں کہ وہ اس المیہ کا تدارک کر سکے۔ کیا حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین کے متوالے نمرود، فرعون، شداد، ہامان کے حکومتی ٹولہ کے حصار کو توڑ کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی آغوش میں پہنچ کر توحید پرستی، دنیا کی بے ثباتی کا درس، اخوت و محبت کا پیغام مخلوق خدا کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا نظام و سسٹم بحال کر کے راحت دین و دنیا سے مالا مال نہیں ہو سکتے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے دانشوروں کو ان مخدوش حالات و واقعات کا جائزہ لینا چاہیے۔ اپنے نظامِ حکومت کی خوبیوں، خامیوں کو پرکھنا چاہیے۔ اپنے طبقاتی معاشی اور معاشرتی نظامِ حیات اور ان سے پیدا شدہ عبرتناک حالات کا جائزہ لینا چاہیے۔ صدر مملکت اور گن مین، فوجی ڈکٹیٹر اور بیٹ مین کا معاشی اور معاشرتی تضاد ختم ہونا چاہیے۔ جمہوریت کے مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کی تباہ کاریوں فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو ختم کرنے پر غور کرنا چاہیے۔ ہارس ٹریڈنگ کے جرائم سے پیدا ہونے والے حکومتی ٹولہ اور اس کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا نوٹس لینا چاہیے۔ نظریہ ضرورت کے جرائم کو ختم کرنا چاہیے۔ این آر او کے مجرموں کو فوری طور پر حکومت سے الگ کر دینا چاہیے۔ ملک کے ایسے تمام مجرموں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہیے ان کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ انتظامیہ، عدلیہ کے قوانین و ضوابط کو قرآن حکیم کی روشنی میں جانچنا اور نفاذ عمل میں لانا چاہیے۔ ان کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ علما، مشائخ کرام، طلبا اور عوام الناس کا قتال کرنے کی بجائے ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دیں تو یہ تمام جرائم از خود ختم ہو جائیں گے اور اپنی موت مر جائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یا اللہ اپنی مخلوق کو یہ دن دکھائیں۔ آمین

۱۔ آصف علی زرداری نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ کی امریکہ نواز تمام پالیسیاں پہلے سے بہتر طریقہ سے جاری کر رکھی ہیں۔ اپوزیشن لیڈران اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اس موقع پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے پرویز مشرف نے لال مسجد کے سات ہزار معصوم و بے گناہ طلبا، طالبات میں سے بیشتر کے قتال کے بعد سوات اور شمالی علاقہ جات کے دین پرستوں پر فوج کشی کا عمل جاری کر دیا۔۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ملکی خزانہ پر ڈاکہ ڈالنے کے علاوہ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف قانون سازی کا آرڈی ننس جاری کیا۔ اسمبلی کے حکومتی مجرموں سے اس کی تصدیق اور منظوری کروا کر ملک و ملّت پر مسلط کر دیا۔ اپنی ہی مستورات کو ایم پی اے ایم این اے، سینیٹرز، سفیر و مشیر، وزیر، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکرز، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے وقف کر لیے۔ اسی طرح انھی کا ۵۱ فیصد مستورات کا مراعات یافتہ طبقہ بھی ملک کی انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان پر قابض ہو گیا۔ ان کے اخراجات برداشت کرنے کی خاطر ملک کے اخراجات کا بجٹ ڈبل سے بھی زیادہ ہو گیا۔ آئی ایم ایف سے ۱۳۸ ارب ڈالر قرض لیا گیا۔ بجلی، گیس، اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں بھی اتنی بڑھا دی گئیں کہ عوام تنگ دستی، غربت اور فاقہ کشی کی بدترین حالت سے دوچار ہو گئے۔ سولہ کروڑ عوام ان کا منہ دیکھتے رہ گئے۔ امریکی پالیسی کے جنسی آزادی اور انبیا علیہ السلام کی تہذیب کو ختم کرنے کا مغربی کلچر ملک میں جاری کر لیا۔ اس حقوق نسواں اور مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے نفاذ کے خلاف پاکستان کے سوات، شمالی علاقہ جات اور تمام ملک کے عوام اٹھ کھڑے ہوئے حکمرانوں نے ملک میں عصمت و عفت اور شرعی نظامِ حیات کے مطابق قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے نفاذ کی بجائے بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زناکاری کا عمل جاری کر دیا۔ اس طرح دین کش اختلافات کو فروغ دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر نے حقوق نسواں کے نام پر عصمت و عفت اور چادر و چار دیواری کے نظامِ حیات کو ختم کرنے، عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری جیسے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومتی کے نظام حیات کو مسلط کر دیا۔ ان اختلافات نے ملک میں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اہل وطن مسلم امہ کے درمیان انارکی پیدا کر دی۔

۲۔ جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت جیسے استحصالی حکومتی جرائم کو جبر اور طاقت سے دبانے کی کوشش کی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے صدر پاکستان اور گن مین وزیر اعظم اور ڈرائیور، افسر اور اردلی کا سات لاکھ اور سات ہزار تنخواہ اور شاہی طبقاتی معاشی اور معاشرتی تفاوتی سہولتوں کے اذیت ناک نظام کو جاری رکھنے اور قرآن حکیم کے نظام حیات کے نظریاتی اختلاف کو فروغ دیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا شاہی مراعات یافتہ طبقہ کی شاہی تنخواہوں میں اضافہ اور اپنے پسندیدہ ریٹائرڈ افسران کو اہم پوسٹوں پر بار بار متعین کیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اسکے چند کور کمانڈرز اور اسکا سیاسی حکومتی ٹولہ کا استحصالی نظامِ حیات ملک و ملت پر مسلط کیا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ان نظریاتی، طبقاتی اختلافات کو فروغ دیتا رہا۔ اہل وطن کے خلاف ظلم و جبر، قتال اور طاقت کا استعمال جاری رکھا۔

۳۔ اس سے قبل مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم فوجی اور سیاسی حکمرانوں نے مغربی پاکستان کے پانچ پاکستان یعنی چار صوبائی حکومتیں اور ایک سینٹ کا سپریم سیاسی ادارہ مسلط کر کے اہل وطن عوام کے وسائل اور خزانہ کو لوٹنے اور حکومتی ٹولہ اور سرکاری مراعات یافتہ طبقہ کو پھیلانے والی دبی ہوئی آگ کو مزید بھڑکا دیا۔ اس سیاسی اور فوجی حکومتی مجرم ٹولہ نے اب ۵۱ فیصد اپنے ہی حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ کی مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر مخلوط حکومت میں شامل کرنے اور ملکی وسائل، خزانہ لوٹنے کی پالیسی کو جاری کر لیا۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا نظام اور سسٹم ملک پر مسلط کر دیا۔ یہ وہ حرکات، محرکات، تلخ وجوہات اور حقائق ہیں جن پر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ گامزن ہے۔ اس مجرمانہ طریقہ کار سے وہ قرآن حکیم، ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی راہ میں بری طرح حائل ہو چکے ہیں۔ اسلام، اس کے ماننے اور اس کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو کبھی طالبان، کبھی دہشت گرد، کبھی خود کش حملہ آوروں جیسے الزامات لگا کر فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا حکومتی ٹولہ عوامی قتال کرتا رہا۔ سولہ کروڑ عوام نے جب اس کے ظلم و جبر سے جان چھڑا لی تو اس کے بعد اب مارشل لا کی باقیات کا مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت، اس کا فوجی سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ انھی کے نقش قدم اور پالیسیوں پر گامزن ہے انہوں نے اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنے کی بجائے ان سے بھی بڑھ کر عوام الناس کا قتال جاری کر رکھا ہے۔ ٹی وی، اخبارات، رسائل اور ہر قسم کے ذرائع ابلاغ کے ذریعے پہلے سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کا سیاسی حکومتی مجرم ٹولہ ان کو طالبان، شدت پسند اور دہشت گرد کا لیبل لگا کر یک طرفہ ان کی شہرت کو خراب کرتا رہا اور اب یہ اذیت ناک فرض جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم سیاسی حکومتی ٹولہ ادا کر رہا ہے۔ افغانستان میں امریکہ اور اس کے حواری ممالک نظریاتی، فوجی اور عملی طور پر جنگ ہارنے کے بعد ان کے حکومتی ٹولہ، ان کے وائٹ ہاؤسز کے ابلیسی مراعات یافتہ طبقہ نے پاکستان کے حکمرانوں سے مل کر جنگ کی نئی حکمت عملی تیار کر لی ہے۔ انہوں نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی خفیہ امریکی پالیسیوں کی نقاب کشائی کرنے کی بجائے انکو جوں توں جاری رکھا۔ ان جرائم کی پردہ پوشی کا عمل بھی جاری کر رکھا ہے۔

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف جیسے ملکی مجرم اور اس کے سیاسی حکومتی ٹولہ نے امریکہ کے ساتھ کیا ملک دشمن خفیہ معاہدے کیے تھے؟ ان کا امریکہ کے ساتھ پاکستان کی ایٹمی طاقت پر کیا معاہدہ ہوا۔ کیا اس فوجی مجرم نے ایٹمی قوت کے کنٹرول کو سبوتاژ تو نہیں کیا۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو آپنے ملک کی سرزمین افغانستان کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت کن شرائط پر دی گئی۔ کیا امریکہ کی فوج کو سہالہ، منگلہ ڈیم اور ملک کے دوسرے حصوں پر خفیہ چھاؤنیاں بنانے کی اجازت دی جا چکی ہے تو کن شرائط پر۔ جو امریکی بغیر پاسپورٹ کے پاکستان کے ہر حساس علاقہ میں دندناتے پھرتے ہیں، وہ کس خفیہ پالیسی کے تحت ایسا کر رہے ہیں؟ کیا پاکستان کی دینی درس گاہوں کے دینی طلبا کو طالبان اور دہشت گرد کہنا مناسب ہے؟ امریکہ اور پاکستانی افواج کے اجتماعی قتال کے بعد پاکستانی عوام کا ردعمل کیا ہونا چاہیے؟

کیا یہ افغانستان کی جنگ پاکستان کی ہے یا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنگ ہے؟ کیا امریکہ نے اس جنگ کا دائرہ پاکستان تک پھیلا نہیں دیا۔ کیا جس عوام کا اجتماعی قتال جدید اسلحہ سے جاری ہو انکی بستیوں کو خاکستر، ان کی بے ضرر مستورات، معصوم بچے بچیوں، جوانوں، بوڑھوں کی لاشوں کے ڈھیر کھلے آسمان تلے گلتے سڑتے پھریں اور ان کے اعضا فضا میں بکھیرتے رہیں۔ ان کے شہروں کو توپوں کے گولوں سے کھنڈرات میں بدل دیا جائے۔ ان کا گورو کفن بھی ممکن نہ رہے۔ ان کے جنازوں پر امریکی ڈرون حملوں سے سینکڑوں نماز جنازہ ادا کرنے والوں کے جسد فضا میں اڑاتے رہیں۔ تو اس ظالمانہ، جابرانہ مسلط کی ہوئی جنگ کے ردعمل سے خودکش حملہ آور تیار نہیں ہوں گے تو کیا ہوگا۔ کب تک ان کے مجرمانہ، قاتلانہ کاروائیوں کو وہ برداشت کریں گے۔ کب تک پاکستانی عوام زندگی بچانے کی خاطر اپنے ہی شہروں اور بستیوں سے لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کی اذیتیں برداشت کرتے پھریں گے علما اور اہل دانش کو اصل حقائق کو سمجھ کر ان کے خلاف ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے بات کرنی چاہیے۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور حکمران ٹولہ ان حقائق کو کب تک ذرائع ابلاغ کے ذریعے چھپاتا رہے گا۔ کب تک حکومتی سیاسی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم سے حکمرانی کے مزے لوٹتا رہے گا۔ کب تک چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما سولہ کروڑ عوام کو دہشت گرد بنا کر ان کا استحصال کرتے رہیں گے۔ کب تک یہ باطل غاصب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کے نفاذ سے گریزاں رہے گا۔ کب تک اس کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان رجعت پرست، دہشت گرد کا نام دے کر سولہ کروڑ عوام کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک یہ مجرم ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بناتے رہیں گے۔ کب تک یہ حکومتی مجرم حقوق نسواں کے نام پر اپنی ہی مستورات کو ۵۱ فیصد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو حکومت میں شامل کرتے اپنا دائرہ جرائم پھیلاتے رہیں گے۔ کب تک یہ مجرم ملک کے وسائل، مال و دولت، کسانوں، محنت کشوں کی کمائی پر شب خون مارتے رہیں گے۔ کیا جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما، ان کے سیاسی ممبران، ان کا حکومتی ٹولہ اور ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ معاشی، معاشرتی، دہشت گرد نہیں جو ملک کے مال و متاع کو لوٹتا جا رہا ہے۔ کیا وہ معاشی اور معاشرتی خودکش حملہ آور نہیں جو سولہ کروڑ عوام کے بنیادی حقوق سلب کیے جا رہے ہیں۔ کیا وہ مجرم ملک میں خانہ جنگی کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ کیا ان مجرموں نے سولہ کروڑ مظلوم، مجبور، محکوم، بے بس، خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے عوام کو قیدی نہیں بنا رکھا۔ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کا باغی یہ جمہوریت کا مجرم حکومتی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ طبقہ ہے یا سولہ کروڑ عوام؟ امیر عساکر، حکمران ٹولہ، شاہی طبقہ، اپوزیشن لیڈران اہل پاکستان کو اس بارے پوری وضاحت کریں کہ کیا سولہ کروڑ عوام ایک طرف اور حکومتی ٹولہ ایک طرف نہیں ہے؟ تاکہ سولہ کروڑ عوام، مجرم حکمران اصل حقائق سے آگاہی حاصل کر سکیں اور خانہ جنگی کو ۱۹۷۳ء کا آئین نافذ کر کے روک سکیں۔

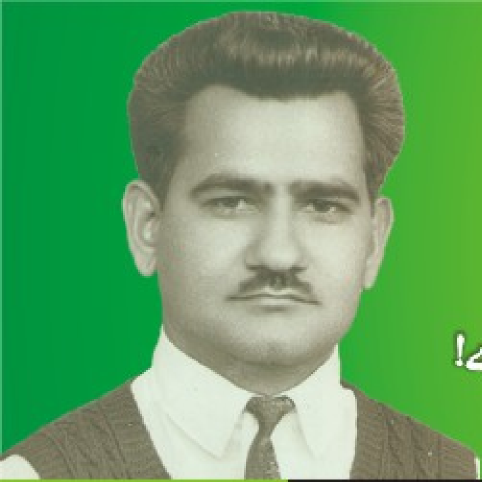

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۔ سیاسی حکمران ٹولہ امریکہ کے اشاروں پر ناچتا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے کے ایجنٹوں کو دہشت گردی کی ٹریننگ دے کر پاکستان میں ریموٹ کنٹرول اور جدید اسلحہ سے مسجدوں، خانقاہوں، درس گاہوں اور عوامی مراکز پر حملے کروانے شروع کیے ہوئے ہیں۔ متعلقہ علاقہ کی عوام کو طالبان بنا کر ان کی شہرت کو خراب کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے تمام ادارے اسلام پرست طالبان کے خلاف منفی رول ادا کرتے ہیں فوجی سیاسی حکمران ٹولہ اور امریکہ اس جنگ کی شکل بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ امریکہ نے افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں تبدیل کرنے کا عمل جاری کر دیا ہے۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکہ نے پاکستانی افواج اور عوام کو ایک دوسرے کے آمنے سامنے کر کے ایک دوسرے کا قتال جاری کروا دیا ہے ۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی حکمت عملی ملک کے لیے اور ان حکمرانوں کے لیے مہلک بنتی جا رہی ہے۔ عوام کو ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے حقائق کو چھپا کر بیوقوف بنایا جا رہا ہے جب اصل حقائق عوام کے سامنے آئیں گے تو ان کا جینا مشکل ہو چکا ہو گا۔ ملک خانہ جنگی کی آگ میں جلتا جھلستا اور خاکستر ہوتا نظر آئیگا۔ آخر کار افواج پاکستان کی جانثار، غریب، محکوم سپاہ ایک دوسرے کے قریب اور ۱۶ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان اور انکی نسلیں ایک ہوتی جائیں گی۔

۶۔ پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور امریکی افواج نے مل کر سوات اور مشرقی علاقہ جات کے لوگوں کو جو اسلام کے نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ ان پر فوج کشی اور ڈرون حملے جاری کر رکھے ہیں۔ وہاں کے مذہبی علما اور عوام کا بڑی بے دردی سے قتال جاری ہے۔ حکمرانوں نے صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات کے عوام کے گھروں کو تباہ کرنے کا انسانیت سوز عمل جاری کر رکھا ہے۔ وہاں کے عوام اور ان کے عزیز و اقارب کا قتال جاری ہے۔ بے شمار معصوم بچے بچیاں، مستورات، مرد و زن اور بوڑھے انسان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ بیشمار افراد جسمانی اعضا سے محروم اور اپاہج ہو چکے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ امریکہ کے ڈرون حملے اور پاکستانی افواج کے گولے واقعی ہی مطلوب دہشت گردوں کا قتال کرتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں کہ پاکستانی حکمرانوں اور امریکہ کی فوجی حکمت عملی پاکستان کی تباہی کا باعث بنے جا رہی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ سوات کے علاقہ جات سے تیس لاکھ شیر خوار بچے بچیاں، معصوم مستورات، نوجوان مرد وزن، بوڑھے بوڑھیاں اس جنگ کے دوران ہجرت کرنے پر مجبور ہو کر در بدر ہوئے پڑے ہیں۔ اس جنگ سے ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ اس جنگ کے مقاصد کیا ہیں۔ اس کا آغاز کیوں اور کیسے ہوا، اس کا انجام کیا ہو گا۔ کیا یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔ کیا امریکی پالیسی کے مطابق اہلِ پاکستان مغربی جمہوریت کے کفر میں تبدیل ہو جائیں گے۔ کیا پاکستانی مسلمان اسلام اور اس کے نفاذ کی بات کرنا چھوڑ دیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا ایک فوجی ڈکٹیٹر اور یہ چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما، ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر و وزیر، وزرائے اعلیٰ، سپیکر، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور فوجی ڈکٹیٹر اسی طرح قائم و دائم رہتے چلے جائیں گے۔ کیا مغربی جمہوریت کا استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے تمام جرائم اسی طرح جاری رہیں گے۔ کیا ہارس ٹریڈنگ کے جرائم کے ذریعے وزارتوں اور صدارتوں کے عہدوں کی اسی طرح خرید وفروخت ہوتی رہے گی۔ کیا نظریہء ضرورت کے تحت مجرموں کے تمام قتال اور معاشی لوٹ مار کے کیس اسی طرح معاف ہوتے رہیں گے۔ کیا صدارت کو حاصل کرنے کے لیے صوبوں کے تمام ایم پی اے کو مشیر و وزیر، وزیر اعلیٰ و گورنر، سپیکر و سفیر، وزیر اعظم بنانے کا عمل اسی طرح جاری رہے گا۔ کب تک جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مطابق یہ فوجی سیاسی مجرم حکومتی ٹولہ پاکستان کو صوبائیت کی وبا میں مبتلا کر کے یہ ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ اپنی تعداد بڑھاتا اور لوٹ مار مچاتا رہے گا۔ کب تک قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے باغی سندھی، بلوچی، پنجابی، سرحدی صوبوں کے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سیاسی کارڈ استعمال کرتے رہیں گے۔ کب تک مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں دین اسلام کی قوت استحکام سے دوری کی سزا میں مبتلا رہیں گی۔ کب تک اس مجرمانہ نظامِ حکومت اور مجرم حکمرانوں کے شاہی اخراجات سولہ کروڑ عوام برداشت کرتے رہیں گے۔ کب تک یہ چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما اپنی حکومتی ٹیموں کے ذریعے سولہ کروڑ عوام کا خون پیتے رہیں گے اور عوام الناس کو بیوقوف بناتے رہیں گے۔ عوام بیدار اور ان سے بیزار ہو چکے ہیں۔ عوام کا اژدھا ان کو نگلنے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔ اس جنگ کو ختم کرنا ضروری ہے۔ تا کہ ملک ہولناک تباہی سے بچ جائے۔

۷۔ کب تک ملک کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، چودہ سیاسی جماعتوں کے حکومتی اور اپوزیشن کے رہنماؤں پر مشتمل ملک کا باغی اور غدار ٹولہ اور ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، مشیر و سفیر، وزیر، سپیکر و وزرائے اعلیٰ وزیر اعظم، گورنر صدر مملکت اور اپوزیشن، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان میں ات مچائے رکھے گا۔ کب تک فوجی سیاسی مارشل لا کا دہشت گرد حکومتی ٹولہ اپنے اقتدار کو قائم رکھنے، پھیلانے، طول دینے اور حکومتی شاہی مراعات کے حصول کی خاطر ملک وملت کو جنگوں کے ہولناک دوزخ میں دھکیلتا جائے گا۔ کب تک حکومتی ٹولہ اصل حقائق کو چھپانے کے لیے حکومتی ذرائع ابلاغ اور طاقت کی بنا پر اسلام اور اس کے نفاذ کی بات کرنے والوں کے خلاف، جھوٹا، بے بنیاد پراپیگنڈہ جاری رکھے گا۔ کب تک امریکہ اور پاکستانی حکمران، افغانستان کی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں بدلنے کا عمل جاری رکھیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

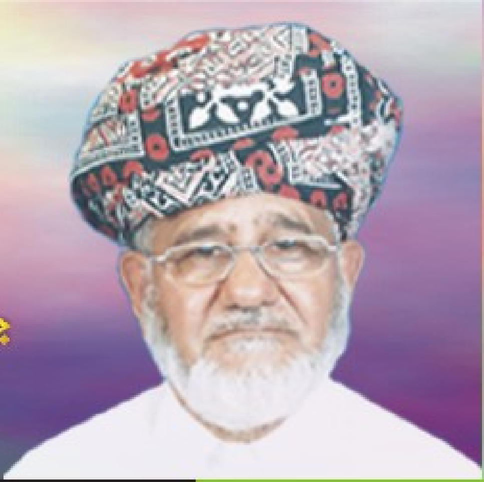

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کب تک امریکہ اسامہ بن لادن کی جعلی ٹیپ جاری کرتا رہے گا۔ کب تک آسامہ بن لادن کو کبھی افغانستان اور کبھی پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں پہنچانے کا ڈرامہ رچائے رکھے گے۔ جبکہ انکے مطابق وہ طویل عرصہ سے روپوش ہو چکا ہے۔ جب چاہیں گے وہ اسکو پکڑ لیں گے۔ اس کے بعد امریکہ کا جنگ کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ لیکن وہ جنگ ختم نہیں کرے گا۔ امریکہ اور اسکے اتحادی مغربی ممالک تو قرآن حکیم کے آئین نظریات، تعلیمات اور اس سے تیار ہونے والی اسلامی تہذیب، اسلامی جمہوریت اور اسکے نظام مملکت کو ختم کرنے کیلئے افغانستان اور پاکستان میں اسلام دشمنی کی آگ بجھانے کیلئے حملہ آور ہو چکا ہے۔ کیا ملک میں اپوزیشن کے رہنما مر چکے ہیں، کیا اسلامی جماعتوں کے رہنما بک چکے ہیں۔ کیا یہ سب فوجی سیاسی ملکی غدار، ملک دشمن حکومتی ٹولہ، اس ملکی سازش کا حصہ بن چکا ہے۔ کیا یہ تمام چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنما ملک کو دہشت گردی کا ایندھن بنا نہیں رہے۔ کب ان الفاظ میں مضمر معنی ان کی سمجھ میں آئیں گے۔ کب تک شوکت عزیز امریکی امپورٹیڈ وزیر اعظم، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اکلوتی جماعت کے اکلوتے رہنما شیخ رشید اور انکا اتحادی ٹولہ مارشل لا کی جواں سال اقتدار اور حکومت کی حسین و جمیل دلہن کو نوچتے، ملک کے وسائل، ملکی ملکیتوں اور خزانہ کے جہیز کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے رہینگے۔ کب تک بڑی بڑی اربوں، کھربوں ڈالرز کی گاڑیوں کی خریداری کی پالیسی کو مسلط کر کے اربوں کھربوں ڈالرز کی کمیشنیں وصول کرتے۔ اربوں کھربوں کا پٹرول، ڈیزل، گیس کو دھواں میں بدلنے کا عمل جاری رکھیں گے۔ کیا ۵ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے حکومتی ٹولہ کی مستورات کو حکومتی ایوانوں ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر مشیر وزیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر مملکت اور حکومتی اداروں کی فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو ملکی اقتدار اور حکومت کا حصہ بنانے کا عمل جاری رکھیں گے۔ کب تک ۴۹ فیصد اور ۵۱ فیصد مرد و زن کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے شاہی طبقہ کے ملک دشمن، ملکی غدار، مرد و زن نے ملکی وسائل، ملکی ملکیتوں، ملکی خزانہ، ملکی زرمبادلہ، ملکی تجارت، رشوت کمیشن، کرپشن کے تمام دروازے اپنے شاہی ایوانوں اور شاہی محلوں کے کھول لئے ہیں۔ اسکا تدارک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرم از خود بہتر جانتے ہیں۔ یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے ملک دشمن، عوام دشمن، ملکی غداروں نے اس استحصالی نظام حکومت کو ختم کیا ہے۔ اگر طلبا، طالبات اور عوام الناس انکے خلاف آواز اٹھاتی ہے تو یہ لال مسجد اسلام آباد کی طالبات اور طلبا اور ملک بھر کے دینی درسگاہوں کے طلبا، طالبات اور سولہ کروڑ عوام الناس کا پولیس، رینجر، افواج پاکستان کے ذریعے انکا قتال جاری کر دیتے ہیں۔ جب بھی انکے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے تو حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن رہنما اور اسمبلی ممبران اکٹھے ہو کر اور یک جان اور یک زبان ہو کر کہتے ہیں کہ ملک کے قوانین تو صرف اسمبلی ممبران ہی بدل سکتے ہیں۔

کیا خوب کہ جب الیکشنوں، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں پر اسمبلی ممبران کی اجارہ داری مسلط ہو تو عوام کب اور کیسے اس باطل، غاصب، استحصالی مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کو بدل سکتے ہیں۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو ہوش کے ناخن لینے ہونگے۔ کیا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اقتدار اور حکومت کے نشے میں اندھا ہو چکا ہے۔ اب یہ خانہ جنگی مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے صدر مملکت اور گن مین، وزیر اعظم اور اردلی، گورنر اور ڈرائیور، جرنیل اور سپاہ کی جنگ میں بدلتی جا رہی ہے۔ پاکستان ۱۹۴۷ کے جاگیردار، سرمایا دار مغربی جمہوریت کے آمرانہ نظام حکومت کے غلام، قیدی، محکوم عوام کا ملک نہیں۔ اب پاکستان میں بسنے والے سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان اور انکی نسلیں بیدار ہو چکی ہیں۔ ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگار، قلم کار، اخبار نویس اور ذرائع ابلاغ کے تمام مبلغ ملک کو خانہ جنگی کے عذاب سے بچالیں۔ پہلے فیصلہ کریں کہ دہشت گرد کون ہیں، فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اسکے چند کور کمانڈر یا نو لاکھ فوجی سپاہ طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ ملک و ملت کو یہ بھی آگاہ کریں کہ ملک کا چھ سات ہزار جاگیر دار سرمایا دار ملکی آمر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ملک کے طالبان اور دہشت گرد ہیں یا انکے ستر فیصد کسان اور انتیس فیصد مزدور محنت کش ہنر مند افراد پر مشتمل مسلم امہ اور انکی نسلیں طالبان اور دہشت گرد ہیں۔ حالات دن بدن خانہ جنگی کی طرف رخ موڑتے جا رہے ہیں۔ اے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے چند کور کمانڈر و فوج اور عوام کے دلوں میں نفرت کا بیج نہ بو جاؤ کہ نہ تمہارا جی ایچ کیو اور نہ ہی کوئی تمہارا کور کمانڈر اور اعلیٰ افسر محفوظ رہے۔ اسطرح مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے صدر مملکت، وزیر اعظم گورنر، وزیر اعلیٰ و وزیروں، سفیروں و مشیروں کی افواج تمہارا پروٹوکول سٹاف، تمہارے گن مین تمہیں بچا نہیں سکیں گے۔ نوشتہء دیوار پڑھ لو۔ اب تمہاری الیکشنوں، اسمبلیوں کے ممبران کے عہدوں، حکومتی ایوانوں، حکومتی اداروں، ملکی وسائل، ملکی ملکیتوں، ملکی خزانہ، ملکی تجارت، ملکی اجارہ داری پر تمہارا مزید قبضہ قائم نہیں رہ سکتا۔ تم کیسے ملکی ملی مجرم ہو کہ سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان مانتے تو الہامی کتاب قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ کے نظریات تعلیمات اخلاقیات کو ہیں۔ اے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ تم کب تک ان کو مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کے کلچر کے کفر کی زندگی گذارنے کا پابند بنا سکتے ہو۔

۸۔ پاکستان کے رائج الوقت جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم حکومتی رہنما اور اپوزیشن لیڈران، امریکی حکومتی ٹولہ سے مل کر مخلوق خدا کی عافیت و خیریت کے مذہبی فرائض ادا کرنے کی بجائے پاکستان اور مظلوم افغانی عوام کو اپنے اقتدار اور حصول مقاصد کی خاطر بے گناہ، مجبور و بے بس، کمزور، غیر ترقی یافتہ عوام الناس کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک انکی حکومتی اجارہ داری قائم رہ سکتی ہے۔ عوام انکو کیفر کردار تک پہنچانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

۹۔ امریکہ اس کے اتحادی ممالک کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ حکومتی ٹولہ نے مغرب میں پیغمبران کے الہامی نظریات کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس کو ناپید بنا دیا ہے پیغمبران، ان کی اُمتوں کو ان کی الہامی کتابوں کے تعلیمی نصاب اور نظریات کو سرکاری سرفرازی سے محروم کر کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم سیاسی حکومتی دانشوروں کا تیار کردہ حکومتی نظریاتی مذہب ان پر مسلط کر رکھا ہے۔انھوں نے پیغمبران کی تہذیب کو بدل کر رکھ دیا ہے۔پادری و بشپ اور مذہب کی حکومتی بالادستی سے فارغ کیا، ان کی عبادت گاہوں کو سرکاری سرفرازی سے محروم کیا۔ حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام کی اُمت کو ان کے کردار و تشخص سے محروم کر دیا ہے۔پیغمبر خدا کی الہامی تعلیمات، ان کے ازدواجی زندگی کے نظریاتی تہذیبی ورثہ کو درہم برہم کیا۔ان کے معاشی، معاشرتی الہامی آفاقی نظامِ حیات کو حکومتی سرفرازی سے محروم کیا، جمہوریت کے حکومتی کلچر کے اخلاقی پستی کے نظام کی بالادستی مسلط کر دی ہے۔انسانی حقوق کو غصب کرنے، استحصالی نظامِ حیات کو رائج کرنے، انسانی قتال جاری کرنے، غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی عوام کے حقوق غصب کرنے کا انسانیت سوز عمل جاری کر رکھا ہے۔عریانی فحاشی، بدکاری بے حیائی، زنا کاری، انسانی حقوق کو غصب کرنے کے تعلیمی نصاب کی سرکاری بالادستی مسلط کر رکھی ہے۔بڑے سادہ و سلیس طریقہ سے مغربی حکمرانوں نے اپنے ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے ذریعے پیغمبر خدا کی اُمت کو مغربی جمہوریت کے نظریات، اس کے ضابطہ حیات کی تعلیم و تربیت کر کے مذہب پرستوں کو جمہوریت کے ابلیسی کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔وہ کافی حد تک اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔اس ٹولہ اور طبقہ کا پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی اُمت سے کوئی تعلق نہیں۔وہ تو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرمانہ نظریات کے درندے اور استحصالی ٹولہ کے ابلیسی افراد ہیں۔وہ تو نمرود، فرعون، ہامان، شداد کے ٹولہ سے منسلک ہیں جو ایک فاجر، منافق کے طور پر پیغمبران کی اُمتوں میں داخل ہو چکے ہیں۔عیسائی اُمت کے اربوں افراد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آغوش میں عافیت اور راحت و سکون حاصل کرنے کے لیے داخل ہونا اور ان سے نجات حاصل کرنی ہوگی۔

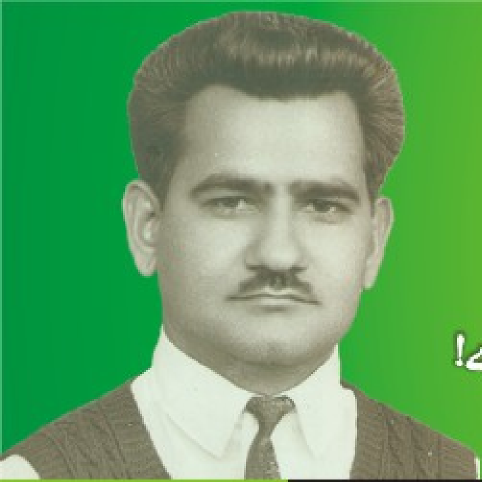

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۰۔ جب تک اس اُمت کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے نظریات، ان کی تعلیمات اور ان سے تیار کیا ہوا کردار و تشخص موجود تھا وہ کروڑوں انسانوں کے دلوں میں پر ایک خوشبو بن کر اترتے اور دلوں پر حکومت کرتے تھے جب اِن کی اُمت انجیل مقدس کے نظامِ حیات سے محروم ہوتی گئی اوران کے گرجا وکلیسا کی تعلیمات کی سرکاری سرفرازی ختم کردی گئی۔ ان کے خلاف انکی بدعملی، انکا ظلم وجبر، انسانی قتال کی وجہ سے انسانی دلوں میں نفرت نے جنم لے لیا۔ اپنی فوقیت کو قائم رکھنے کیلے اس اُمت کو اپنے پیغمبر خدا، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس کی تعلیمات کی طرف لوٹنا ہوگا۔ ابن مریم علیہ السلام کا دامن پکڑنا ہوگا۔ یہی اس اُمت کی سرفرازی کا ذریعہ ہے۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اِن کی الہامی کتاب انجیل مقدس کے الہامی نظام حیات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔ وہ اس کے منکر، منافق اور باغی بن چکے ہیں۔ وہ مادہ پرست حکومتی ٹولہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت کے ساتھ ایک منافقانہ رول ادا کررہا ہے۔ مغربی جمہوریت کے ممبران کا تخلیق کردہ نظامِ حکومت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات اور انجیل مقدس کی تعلیمات اور تہذیب کے خلاف اور متضاد، مغربی کلچر کا مادر پدر آزاد کردار و تشخص تیار کرتا جارہا ہے۔ مسٹر اوباما اور اسکا مادہ پرست مراعات یافتہ شاہی طبقہ، امریکی عوام، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی عوام کا برین واش کرتا جارہا ہے۔ انجیل مقدس کی تعلیمات، اسکا ادب انسانیت اور خدمت انسانیت، اخوت ومحبت، انسانی حرمت اور دنیا کی بے ثباتی کے درس کو ختم کرکے ان کو اسمبلی ممبران کے پاس کردہ مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب اور انسانیت سوز استحصالی نظام حیات، نظام حکومت کا پھندہ ڈال کر بنی نوع انسان اور مخلوق خدا کو جنگوں، ایٹمی جنگوں کا ایندھن بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ پہلے یہ ماسٹر مائنڈ ابلیسی حکومتی ٹولہ مسٹر بش کو انھی پالیسیوں کی بنا پر منہ پر جوتے مروا چکا ہے۔ دنیا بھر کے انسانوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بو کر حقارت کی کھیتی تیار کرچکا ہے۔ کسی جاپانی، کسی جرمنی، کسی کورین، کسی عراقی، کسی شامی، کسی ایرانی، کسی مصری، کسی اسرائیلی، کسی افغانی کا کوئی فرد ان بین الاقوامی دہشت گردوں کے لاتعداد ایٹمی پلانٹوں میں سے کسی ایک تک رسائی کرگیا تو دنیا خاکستر ہوکررہ جائیگی۔ یااللہ امریکی اور اسکے اتحادی ممالک کی معصوم عوام اور انکے اہل بصیرت مذہبی رہنماؤں، انکے دانشوروں، ٹی وی اینکرز، تجزیہ نگاروں کو سوچنے کی توفیق عطا فرما۔ انکو راہ ہدایت کی منزل عطا فرما۔ بنی نوع انسان کو ان سے محفوظ فرما۔ ان کو اس جہان فانی کی آگاہی بخش کہ انسان اس جہان رنگ و بو میں خالی ہاتھ آتا اور خالی ہاتھ کسی نامعلوم منزل کی طرف چل دیتا ہے۔ اسکے کفن کو کوئی جیب نہیں ہوتی کہ وہ اس دارالفناہ سے کوئی چیز اٹھا کر ساتھ لے جائے۔ یہ کیسے کرسچن ہیں، وہ مانتے تو حضرت عیسیٰ علے السلام کو ہیں اور عملی طور پر اطاعت اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین وضوابط اور مغربی کلچر کی کرتے ہیں۔ یہ عیسائیت کے گرجا وکلیسا کے روحانی پیشواؤں کا فرض اور عبادت کا حصہ ہے کہ وہ بھولی بھالی عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو راہ ہدایت کا مسافر بنائیں۔ تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکے۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۱۔ اب پاکستان کے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے حکومتی مجرم مغربی حکمت عملی کو بروئے کار لانے کے لیے سولہ کروڑ مسلمانوں کا قتال جاری کر چکے ہیں۔ مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا نفاذ کر چکے ہیں۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کو قانونی تحفظ مہیا کر چکے ہیں۔ نوجوان نسل کو جنسی تباہی و بدکاری کا نظام دے چکے ہیں۔ انکی عزت و حرمت لوٹ چکے ہیں۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی جیسے مقدس رشتوں کی عصمت و عفت کو پامال کرنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر مجرمانہ مخلوط نظامِ حکومت میں شامل کر کے بطور سرکاری داشتہ رکھنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ پاکستان کے مرد و زن کو بھی مغرب کی طرح مادر پدر آزاد ہمہ وقت ریڈ لائیٹ ایریا کی تمام سہولتیں مہیا کر چکے ہیں۔ مذہبی تہذیب کو مغربی کلچر کے کفر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ یہ سفر بتدریج اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ ہمارے سیاسی رہنما اور ہمارے مذہبی پیشوا پاکستان میں عدل کش معاشی قتال اور مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومت کا فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا معاشرتی تعفن پھیلانے کا عمل پاکستان میں جاری کر چکے ہیں۔ پاکستان میں ملک دشمن دہشت گردوں کا خاتمہ از حد ضروری ہے۔ لیکن قرآن حکیم اسکے آئین، نظریات، تعلیمات کے نفاذ کی بات کرنے والے طالبان کا قتال اتنا بڑا ہی جرم ہے۔ امریکہ اور اسکے اتحادی مغربی ممالک افغانستان کے غیر ترقی یافتہ ملک پر جدید اسلحہ اور جدید اسلحہ سے لیس افواج کو لے کر افغانستان میں ملاں عمر کے اسلامی نظام مملکت کو ختم کرنے کیلئے حملہ آور ہوئے۔ پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے اپنی حکومت بچانے کیلئے امریکہ کو شمسی ائیر بیس مہیا کر دیا۔ پاکستان کو امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی فوجی چھاؤنی بنا دیا۔ امریکہ کی بلیک واٹر، سی آئی اے انڈیا کی را، اسرائیل کی مساد اور دنیا بھر کے ممالک کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کا مرکز بنا دیا گیا۔ انہوں نے پاکستان میں طالبان اور دہشت گرد تیار کیے۔ ریموٹ کنٹرول، جدید اسلحہ سے تباہی مچا کر رکھ دی۔ انکے تمام جرائم پاکستان میں قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کو پاکستان میں بحال کرنے والوں اور امریکہ کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو اور پاکستانی عوام کو نشانہ عبرت بناتے رہے۔ پاکستانی عوام نے اسکے خلاف شدید احتجاج کیا۔ افواج پاکستان اور عوام کے درمیان نفرت کی چتا سلگا دی گئی۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف پر کئی حملے ہوئے، کئی اعلیٰ عہدوں پر فائز فوجی آفیسر مارے گئے، جی ایچ کیو، فوجی یونٹوں اور فوجی سپاہ پر حملے ہوئے۔ ملک خانہ جنگی کی چتا میں دھکیل دیا گیا۔ پچیس لاکھ اہل وطن کو ہجرت کا عذاب برداشت کرنا پڑا۔ اب پھر افواج پاکستان ان امریکی دہشت گردوں کو ختم کرنے کے نام پر شمالی علاقہ جات کے عوام کو ہجرت کرنے، انکی بستیاں نیست و نابود کرنے کا عمل جاری کر چکی ہیں۔ یہ ملک کی خاطر کوئی بڑی قربانی نہیں۔ پاکستانی عوام خوشی سے برداشت کریں گے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اگر تو امریکی دہشت گردوں اور ملک دشمن دہشت گردوں کا خاتمہ کر رہا ہے تو یہ عمل صد افتخار ہے۔ اگر اسکے پیچھے امریکہ کو تحفظات مہیا کرنے اور قرآن حکیم کے آئین کو پس پشت چھوڑنے کا عمل چھپا پڑا ہے۔ تو یہ عمل فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کیلئے بڑا مہلک اور پھر انکو فطرت کے غضبناک عمل سے گذرنا پڑے گا۔ وہ ہی نہیں فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ اور انکی نسلیں کو اس کا خمیازہ اذیتناک، عبرتناک حد تک بھگتنا اور برداشت کرنا پڑے گا۔

۱۲۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف انکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کے تقدس کو پامال کرنے کا قانون بنا چکے ہیں۔ مغرب کی طرح بغیر ازدواجی رشتہ کے زندگی بسر کرنے کا رواج رائج کر چکے ہیں۔ پاکستان میں ۴۹ فیصد مردوں اور ۵۱ فیصد ان کی مستورات کا ٹولہ حقوق نسواں کے نام پر ملکی خزانہ، وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن اور سولہ کروڑ عوام کی شب و روز کی محنت کو لوٹنے کا عمل جاری کر چکا ہے۔ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی پاکستان کی تمام اسمبلیوں کے ممبران این آر او کے مجرم بن چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے اسمبلیوں کے مجرم ممبران، مشیر و سفیر، وزیر و وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر و صدر پاکستان کا حکومتی ٹولہ تفاوتی تنخواہوں یعنی صدر مملکت کی سات لاکھ اور اس کے ڈرائیور کی سات ہزار کے قوانین مرتب کر کے ایک رہزن اور این آر او کے مجرم بن چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم حکمران ٹولہ شاہی محلوں، شاہی ایوانوں، شاہی کنونشن ہالوں میں شاہانہ نظامِ حیات کی زندگی بسر کرنے کا عادی اور این آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم حکمران ٹولہ پبلک ٹرانسپورٹ کی بجائے انمول قیمتی بُلٹ پروف سرکاری گاڑیوں میں انفرادی طور پر شاہی اخراجات کرنے کا این آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم حکومتی ٹولہ ملکی ملکیتوں، خزانہ اور وسائل کو اپنی وراثتوں میں بدلنے کا اور این آر او کا مجرم بن چکا ہے۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم حکومتی ٹولہ کی اندرانی، بیرونی ممالک پھیلی ہوئی تمام ملکیتیں ملیں، فیکٹریاں، کارخانے، تجارتی ادارے، بینک اور بینک بیلنس انھی حکومتی جرائم سے اکٹھے کیے جا چکے ہیں۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا ٹولہ ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے ممبران کی خریداری کرتا اور حکومتیں بناتا اور لوٹ مار مچاتا چلا آ رہا ہے۔ نظریہ ضرورت کے ذریعے ان تمام مجرموں کے تمام قتال کے کیس، لوٹ مار اور تمام جرائم کے کیس ختم کرتا چلا آ رہا ہے۔ ملک جرائم کدہ بن چکا ہے۔ تمام مجرم باری باری حکومتیں بناتے اور تمام جرائم معاف کرواتے چلے آ رہے ہیں۔ ملک این آر او کے مجرموں کا عشرت کدہ بن چکا ہے۔ عدلیہ ایک بہت بڑے اِمتحان سے گزر رہی ہے۔ کیا یہ مجرم اب بچ سکیں گے۔ ہرگز نہیں! کیا عدلیہ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کر دے گی! اِس کا جواب وقت دے گا۔ یا اللہ اس ملک اور اس کی عوام پر رحم فرما۔ اس ظالم، غاصب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ سے نجات دلا۔ آمین

۱۔ جمہوریت پسند مغربی ممالک کا بین الاقوامی غاصب حکومتی شاہی ٹولہ، ان کے وائٹ ہاؤسز کا ماسٹر مائنڈ استحصالی ظلم وجبر پر مشتمل جابرانہ پالیسیاں مرتب اور مسلط کرنے والا شاہی مراعات یافتہ استحصالی طبقہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دین ابراہیم سے متعلقہ اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام جیسے پیغمبران کی عظیم اُمتوں کو ان کے مذہبی نظریات، ضابطہ حیات، نظامِ حیات، تعلیمی نصاب، تعلیمات اور تعلیم وتربیت سے محروم کرتے جارہا ہے۔ مغربی ممالک میں ان اُمتوں کی عبادت گاہوں کو ختم کرنے کا عمل جاری ہے۔ مغربی جمہوریت کے دانشوروں کا تیار کردہ باطل نظریات، ضابطہ حیات، نظامِ حیات پر مشتمل نظامِ حکومت ان پیغمبران کی اُمتوں پر مسلط ہے۔ پیغمبران خدا، ان پر نازل ہونے والی الہامی کتابوں، زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس، ان کی اُمتوں اور نسلوں پر جمہوریت کی سرکاری بالادستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تمام پیغمبران اور ان کی اُمتوں پر ایک بے حرمتی کا نشان بنی پڑی ہے۔ جو تمام امم کے لیے باعث رسوائی ہے۔ ان کے خلاف تمام پیغمبران کی امم کو اکٹھا ہونا ہوگا۔

۲۔ کب تک مغربی ممالک کے حکمران پیغمبران کی امم اور مسلمان ممالک کے حکومتی ایجنٹوں کو اپنے ساتھ ملا کر عیسائیت کے بعد مسلم اُمہ کو دین محمدی ﷺ سے دور کرنے اور جمہوریت کے ابلیسی مذہب کا حصہ بنانے کا عمل جاری رکھیں گے۔ دین ابراہیم علیہ السلام اور اس کے چاروں انبیاء علیہ السلام کی اُمتوں کو امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے رہنماؤں کا ٹولہ اور ان کا ماسٹر مائنڈ مراعات یافتہ شاہی طبقہ ان کو آپس میں الجھانے نفرت ونفاق کی چنگاریاں سلگانے، جنگوں کا ایندھن بنانے مخلوق خدا کو اذیتوں میں مبتلا کرنے، انسانی حقوق چھیننے، خدا کی خدائی کو مٹانے، بستیوں کو ویرانوں میں بدلنے، کمزور ممالک کو تباہ کرنے، اخوت ومحبت کا چراغ بجھانے، ادب وخدمت کی روشنیوں کو ظلم وجبر کے ظلمات میں گم کرنے، خیر پر شر کی فوقیت کو قائم کرنے، دین ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ روح القدوس علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے نغمہ توحید کو ملکوں، قومیتوں کے بُت کدوں میں گم کرنے، خالق کو مخلوق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور ختم کرنے اور اس جہانِ رنگ وبو کے فنا کے درس کو بھلانے میں مصروف عمل رکھیں گے۔ جمہوریت پسند حکمرانوں، تمام پیغمبران کی اُمتوں اور اہل جہاں کو ایک بار پھر سے ازلی اور ابدی داستان دار الشفا کی طرف بلا کر ان کی عظمت ورفعت اور فطرتی صداقتوں کی یاد تازہ کروانا مقصود ہے۔ عیسوی ملت کی نبض ابلیسی ہاتھوں سے نکال کر ابن مریم پاک علیہ السلام کی اُمت کے الہامی، روحانی پیشواؤں کے ہاتھوں میں پہنچانے کے عمل سے گزر رہا ہوں۔ خداوند قدوس ان پر اس حقیقت کو آشکار فرمائیں۔ تاکہ پیغمبران خدا کی امم اس گلستان حیات میں حمد باری تعالیٰ اور مخلوق خدا کی خدمت و ادب بجالاسکیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور دین ابراہیم کے اہلِ کتاب پیغمبران کی امم آج بھی آگ کو گلزار بنانے کے عمل کو دیکھنے کے لیے منتظر ہیں۔ آج بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی اُمت کے فرزندان فولاد کو نرم و نازک بنانے کے معجزات کی قندیلیں دکھانے کے لیے خداوند قدوس کی الہامی قوتیں بہترین صلاحیتیں کے حاصل کرنے کے لیے محو فغاں ہیں۔ آج بھی دریائے نیل دو پاٹ کرنے کے لیے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی اُمت کے فرزندان ید بیضا کے حصول کے لیے بڑی شدت سے انتظار میں منتظر کھڑے ہیں۔ آج بھی حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام کی اُمت کے فرزادان، ان کے معجزات مردوں کو زندگی بخشنے، بیماروں کو شفا عطا کرنے، بھوکوں کو کھانا کھلانے، ننگوں کو لباس پہنانے، حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے کی توفیق کے لیے دستک دیتے بڑی شدت سے منتظر کھڑے ہیں۔ آج بھی حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین تمام جہانوں کے لیے رحمتوں کا دامن پھیلائے خوابیدہ اُمتوں اور ان کی نسلوں کو پکارے جا رہے ہیں۔ بھولے بھٹکوں کو منزل فلاح وسکون اور خوابیدہ اُمتوں کو بیداری اور استواری کی زندگی عطا کرنے کے لیے شمعِ رشد و ہدایت روشن کیے بیٹھے ہیں۔ یا اللہ پیغمبران کی اُمتوں کو مغربی جمہوریت کے ابلیسی نظامِ حیات کی قید سے رہائی عطا فرما۔ بنی نوع انسان کب تک اس فنا کے دیس میں زر، زن زمین کے حصول کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں ہوتے رہیں گے۔ وہ کب تک دنیا کی بے ثباتی کے درس کو بھولے رہیں گے۔ وہ کب تک ایک دوسرے کے بنیادی حقوق چھیننے میں مصروفِ گناہ رہیں گے۔ وہ کب تک ایک دوسرے سے نفرت اور انسانی قتال کا عمل جاری رکھیں گے۔ وہ کب تک ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی اور ان کو نیست و نابود کرتے رہیں گے۔ وہ کب تک نفرت و نفاق کی چتا جلاتے رہیں گے۔ وہ کب تک دنیا کو امن گاہ بنانے کے عمل سے غافل رہیں گے۔ وہ کب تک اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے سے گریزاں رہیں گے۔ یا اللہ تیری مخلوق کب تک ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے چاروں اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اپنے الہامی، ازلی رشتہ سے منقطع رہیں گی۔ کب تک عہد خزاں گلستان جہاں پر خیمہ زن رہے گا۔ کب تک حکومتوں کے ابلیسی ماسٹر مائنڈ پیغمبران کی امم پر ظلمات کے گھناؤنے سائے پھیلاتے رہیں گے۔ کب تک نمرود، فرعون، یزید کے ایجنٹ الحاد و کفر کے چشمہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُمت کی آبیاری کرتے رہیں گے۔ کب تک آب زمزم کی آبیاری سے یہ ملّت اور اس کی نسلیں محروم ہوتی رہیں گی۔ کب تک دنیا کی حرص و ہوس کے حصول میں ملّت ابراہیم علیہ السلام گم ہوتی رہے گی۔ دین ابراہیم علیہ السلام کا ہما کا ابدی نظریہ اِن کی ملّت کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اجڑے ہوئے گلستان کی زبوں حالی کا سماں اہلِ دین سے تقاضا کرتا ہے اپنے صحرا کی تنہائی سے نکل کر خوابیدہ ملّت کا بیداری کا فریضہ ادا کریں۔ یا اللہ بنی نوع انسان پر رحم فرما اور اس فریضہ کو ادا کرنے کا سلیقہ عطا فرما۔ آمین

۱۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس پر یقین نہیں رکھتیں کہ تمام پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے خانوادے کے افراد ہیں؟

۲۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس حقیقت سے آشنا نہیں کہ حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں؟

۳۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اس پر ایمان نہیں رکھتیں کہ تمام اہلِ کتاب پیغمبران حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ ایک ہی خاندان اور ایک ہی نسل کے افراد ہیں۔

۴۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے درس توحید کے دین اور دینی نظریات کے پیروکار اور وارث نہیں ہیں؟

۵۔ کیا اہلِ کتاب پیغمبران ان کی اُمتیں اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں کہ وہ صدیوں کی مسافتیں طے ہونے کے بعد چراغ ہدایت اس دار الفنا میں یکے بعد دیگرے روشن کرتے رہے؟

۶۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اپنے اپنے ادوار میں اپنے پیغمبران کی الہامی کتابوں اور انکی تعلیمات سے نور ہدایت پاتیں اور ان سے استفادہ نہیں کرتی رہیں؟

۷۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں تخلیق کے لحاظ سے انسان کو خالق کی تخلیق کی وجہ سے ادب و احترام اور دین کے حوالے سے اِن کی اصلاح و فلاح کو عبادت نہیں سمجھتیں؟

۸۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبر، اِن کی اُمتیں زندگی کے ہر شعبہ میں مخلوق کے حقوق و فرائض ادا کرنے سے الگ کر دی جائیں۔ پیغمبران کی الہامی کتابوں کے نظریات اور تعلیمات سے محروم کر دی جائیں تو پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں اور تعلیمات کا تیار کیا ہوا کردار و شخص کہاں سے دستیاب ہوگا۔ مغربی جمہوریت کی حکومتی بالادستی، اس کے اسمبلی ممبران کے تیارشدہ قوانین وضوابط کی سرکاری اطاعت اور اس کے تعلیمی نصاب کی پیروی تمام پیغمبران کے مذاہب کو عملی طور پر ختم کر چکی ہے۔ تمام پیغمبران کی امم کے افراد پیغمبران کے منکر، منافق اور گستاخ بنا دیے گئے ہیں۔ وہ ان کی الہامی کتابوں کی تعلیمات سے محروم کر دیے گئے ہیں

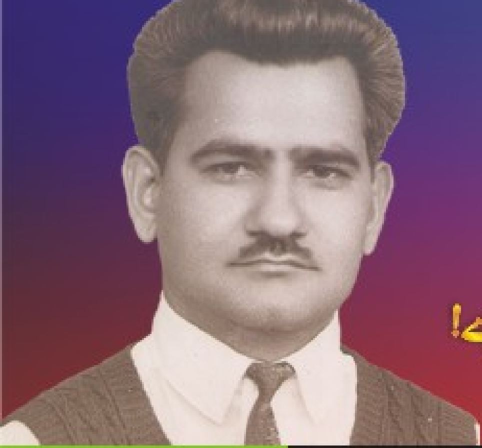

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۹۔ کیا تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو مغربی جمہوریت کے سیاسی ممبران کے حکومتی بالا دستی کے پھندے نے پیغمبران کی تہذیب کو موت کی نیند سلا نہیں دیا۔ جمہوریت کے نظریات، اس کے ابلیسی نظامِ حیات، اس کے تعلیمی نصاب، تعلیمی اداروں کی تعلیم و تربیت کے بعد تمام اُمتوں کے پاس پیغمبران کی الہامی کتابوں اور ان کی اُمتوں کے پاس صرف نام محفوظ ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ تمام اُمتیں اپنے اپنے پیغمبران کے ناموں کی نسبت سے ایک دوسرے کے خلاف نفرت و نفاق کا ایندھن اور جنگ و جدل کے المیہ میں مبتلا کر دی گئی ہیں۔ ملّت دین سے ہے۔ دین نہیں ہے تو ملّت کہاں بچتی ہے۔ تمام امم کو ملکوں کے پنجروں میں مقید کر دیا گیا ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران، ان کی اُمتوں کا وجود پیغمبران سے وابستگی کی بنا پر قائم رہ سکتا ہے، جمہوریت کے باطل اور استحصالی ضابطہ حیات کی تقلید سے نہیں تمام پیغمبران کی امم، ان کے پیشواؤں اور اہلِ بصیرت افراد کے لیے لمحہ فکر ہے۔ کہ وہ دینی، الہامی، انسانی المیہ سے مخلوق خدا کو نجات دلائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائیں کہ وہ پیغمبران کے خلاف جمہوریت کے دانشوروں کے پیدا کردہ فتنہ کو ختم کر سکیں۔

۱۰۔ مذہبی رہنماؤں نے پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کو کیتھولک، پروٹیسٹنٹ، شیعہ سنی کے فرقوں اور حکمران ٹولہ نے سیاسی جماعتوں کے فرقوں میں تقسیم کر کے پیغمبران کی اُمتوں کی وحدت اور جمعیت کو تقسیم کر کے دین ابراہیم علیہ السلام اور تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو مذہبی فرقوں اور جمہوریت کی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے دین ابراہیم علیہ السلام کو سیاسی فرقوں کے منشوروں کی تقسیم کے المیہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ مذہبی پیشوا اور جمہوریت کا حکمران شاہی ٹولہ اور شاہی مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ فرعونی استحصالی ابلیسی طبقہ تمام اہلِ کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں، ان کے نظریات کا قاتل، ان کی اُمتوں کو ایک دوسرے کے خلاف جنگوں کا ایندھن بنانے کا مجرم ہے۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اور آنے والی نسلیں دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مغربی جمہوریت کے ضابطہ حیات کے تضاد کا شکار، ان کی تعلیمات کے خلاف منافقانہ زندگی بسر کرنے کے المیہ میں مبتلا کر دی گئی ہیں۔ نمرود کی سپاہ ابراہیم علیہ السلام کی اُمت اور ان کی نسلوں کی سربراہ اور ان کو ایٹم بموں کی چتا میں دھکیل چکی ہیں۔ فرعون کے ٹولہ کے رہنما پیغمبران کی اُمتوں کا قتال جاری کروا چکے ہیں۔ یزید کے قافلے کا شاہی حکمران ٹولہ دین محمدی ﷺ کی اُمت کا نظریاتی اور ڈیزی کٹر بموں، ڈرون حملوں اور جدید اسلحہ سے جسمانی، انسانی قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ پیغمبران کی اُمتوں میں نمرود، فرعون، یزید کے نمائندے داخل ہو کر ایک منافق کا کردار ادا کر رہے ہیں ملّتوں کو مغربی جمہوریت کے کفر اور ملکوں کو کفر نگری میں بدلتے جا رہے ہیں۔ ان حقائق کو سمجھنا ان کا تدارک کرنا، تمام امم کے اہلِ بصیرت افراد کی ذمہ داری اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امم کو اس المیہ کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

۱۱۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ تمام بنی نوع انسان خالق دوجہاں کی پیدا کردہ مخلوق ہے۔ دین ابراہیم علیہ السلام، ان کے صاحب کتاب پیغمبران، جہاں توحید کا درس دیتے ہیں وہاں پوری انسانیت کے ساتھ ایک جیسا حسن خلق، اسوۂ حسنہ اور ایک جیسے معاشی اور معاشرتی حقوق ادا کرنے کی تعلیمات سے سنوارتے ہیں۔ ایک جیسے الہامی تعلیمی نصاب سے انسانی پیدائشی قوتوں اور صلاحیتوں کو دین فطرت کے طریقہ کار سے اجاگر کرنے کا راستہ بتاتے ہیں۔ انسانیت کے لیے بے ضرر ہونے اور پھر منفعت بخش ہونے کی تربیت کرتے ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد، دینی فلسفہ حیات و ممات سے آگاہی بخشتے ہیں۔ اس صحرائے فانی کی حقیقت سے آشنائی اور دنیا کی بے ثباتی سے آگاہی عطا فرماتے ہیں۔ عفو و درگزر کی صلاحیتوں کو بیدار کرتے ہیں۔ ادب و خدمت کی عبادت کا شعور عطا کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کونے کونے میں بھوکے، ننگے، پیاسے، بیمار، انسانی ضروریات سے محروم انسانوں کو تلاش کرنے، ان کی حاجت روائی کا طیب فریضہ ادا کرنے کا ذمہ دار بناتے ہیں۔ وہ مالی، بدنی، الہامی روحانی دولت کو محروم انسانیت تک پہنچانے کے حقوق ادا کرنے کا راستہ بتاتے ہیں وہ ذاتی آسودگی اور راحت سے بے نیاز، سادہ و سلیس زندگی کے آداب بجا لانے کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ جو اقوام اور اُمتیں اپنے پیغمبران علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں کردار و تشخص کو اجاگر کرتی ہیں۔ وہ مذہبی کردار و تشخص سے مالا مال ملتیں ذاتی، گھریلو، ملکی خوش حالی کی حدود و قیود سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کے کونے کونے میں ضرورت مندوں، حاجت مندوں، بے بسوں، مجبوروں، اپاہجوں، بیماروں محروموں کو تلاش کرتی اور ان کی حاجت روائی کی عبادت کو اپنا نصب العین بناتی ہیں۔ پیغمبران کی الہامی۔ روحانی تعلیمات سے نوازی ہوئی شخصیتیں، اُمتیں اور حسین کردار ملکی حدود و قیود کے نہیں آفاقیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اہلِ کتاب پیغمبران کی تعلیمات ذاتی، ملکی، ملی خوش حالی کی نہیں ساری مخلوق خدا اور آفاقیت کی نمائندہ ہوتی ہیں۔

۱۲۔ دوسری طرف جمہوریت، آمریت، بادشاہت سے وابستہ حکمران ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی استحصالی طبقہ۔ جن کی تعلیم و تربیت اور ان کا تعلیمی نصاب مغربی جمہوریت کے اسمبلی کے الیکشن کے چنے ہوئے سیاسی ممبران اور ملکی دانشور تیار کرتے ہیں۔ پاکستان میں ساٹھ ستر فیصد عوام باطل جمہوریت کے نظامِ حکومت کے الیکشنوں سے نفرت کرتے اور حصہ ہی نہیں لیتے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس فیصد عوام الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ پاکستان کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے سیاسی نمائندے جمہوریت کے ان الیکشنوں میں حصہ لیتے ہیں۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

بار بار وضاحت کر رہا ہوں کہ فرض کرو ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں میں ایک سیاسی جماعت کا نمائندہ بیس ہزار ووٹ حاصل کر کے ممبر بن جاتا ہے۔ باقی ۸۰ ہزار ووٹ اس کے مخالفین کے ہیں۔ ویسے تو وہ تمام چودہ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں میں سے تو سب سے زیادہ ووٹ حاصل کر گیا۔ لیکن دوسری طرف ۱۳ سیاسی مخالف جماعتوں کے پاس ۸۰ فیصد ووٹ موجود ہیں۔ اقلیت جمعیت پر برتری کیسے حاصل کر سکتی ہے۔ جمہوریت تو ایک آمر تیار کرتی ہے۔ ملک آمرانہ نظامِ حکومت کے ہاتھوں میں مقید ہو جاتا ہے۔ جمہوریت ایک ابلیسی نظامِ حکومت ہے جو پاکستان کے عوام پر مسلط ہے۔ اسی لیے آمروں کو حکومت بنانے کے لیے مجرمانہ ہارس ٹریڈنگ جیسے نظام کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔

۱۳۔ مغربی جمہوریت کا مخلوط معاشرہ جمہوریت ایک ابلیسی سیاسی نظامِ حکومت ہے جو مغرب کی طرح عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری زنا کاری کو عام کرتا ہے اور دین ابراہیم علیہ السلام کے طیّب معاشرتی زندگی کے ازدواجی نظامِ حیات کو ختم کرتا ہے۔ جمہوریت کے اسمبلی ممبران نے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی زیر قیادت حقوق نسواں کے نام پر قرآنی نظامِ حیات کے خلاف ایک مجرمانہ قانون پاس کیا۔ جس کے تحت ۵۱ فیصد مستورات کو حکومتی سطح پر ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر وزرائے اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے عہدے مختص کر دیے۔ پہلے ہی ۴۹ فیصد شاہی ٹولہ کے آمر اور اب ان آمروں کی ۵۱ فیصد شاہی ٹولہ کی مستورات کو معاشی اور معاشرتی حکومتی حقوق مہیا کر کے ملک کی معیشت کو کینسر کی طرح چمٹ گئے ہیں۔ اب پاکستان کے جاگیردار، سرمایہ دار، سمگلر، راشی، رہزن، ہارس ٹریڈنگ، نظریہ ضرورت کے حکومتی جرائم کے مجرم ۴۹ فیصد مرد ہی نہیں بلکہ ۵۱ فیصد ان کی مستورات بھی عیش و عشرت کے مجرمانہ حکومتی نظام کے مزے لوٹنے میں اپنے مردوں کی ہمجولی بن چکی ہیں۔ اس طرح ان کی نسلیں جمہوریت کے طبقاتی شاہی اخراجات والے تعلیمی اداروں جن پر ان کی اجارہ داری قائم ہے وہاں سے تعلیم و تربیت حاصل کر کے انتظامیہ اور عدلیہ کے ۴۹ فیصد مرد اور ۵۱ فیصد مستورات پر مشتمل سرکاری سکالر حکومتی اداروں پر مسلط ہوتے جائیں گے۔ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور سرکاری حکومتی مراعات یافتہ شاہی طبقہ اقتدار کی نوک پر اپنی مرضی کے مطابق قانون سازی کر لیتا ہے۔ عوام جمہوریت کے نظامِ حکومت میں بے بس و مجبور بن کر رہ جاتے ہیں۔ اب حقوق نسواں کے قانون کے بعد ملک کا حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ مل جل کر مادر پدر آزاد، کھلا ملاپ، مے اور ساقی، جوانی اور بے باکی اور مغرب جیسی جنسی آزادی سے ملّت کی حرمت اور دین کی تہذیب کو روندتے۔ ملکی ملی وسائل، ذرائع آمدن اور ملکی خزانہ لوٹتے اور تعیش کی زندگی کے جام پینے میں مصروف ہو چکے ہیں۔

جمہوریت کے مجرم ایک فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کی طیّب ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات کی تعلیمات کے خلاف قانون سازی کر کے سولہ کروڑ ملت کے افراد اور ان کی نسلوں کو خدا اور رسول ﷺ کے خلاف مجرمانہ نظامِ حیات گزارنے کا سرکاری طور پر پابند بنا لیا۔عوام کا دین و دولت لوٹنے کا عمل اس حکومتی مجرم ٹولہ نے جاری کر لیا ان کے خلاف آواز اٹھانے والے دینی درس گاہوں کے طلبا، طالبات، ان کے معلم و معلمات کو طالبان کا نام دے کر ان کا قتال جاری کر دیا گیا۔حکومتی ٹولہ نے اس دینی مسئلہ کو دبانے کے لیے لال مسجد سے لے کر سوات تک قتال کا عمل جاری کیا۔اب اس انتشار کی وجہ سے پورا ملک قتل و غارت اور خانہ جنگی کی حالت میں ہے۔موجودہ حکومتی ٹولہ بھی فوجی ڈکٹیٹر کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے۔ملک جمہوریت کے حکومتی ٹولہ، اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ کرنے والے سولہ کروڑ عوام کے درمیان وجہ انتشار بنا ہوا ہے۔اس کا فوری تدارک کرنا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، اہلِ دین اور سولہ کروڑ اہلِ وطن عوام اور ان کی نسلوں کی ذمہ داری ہے۔اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرمائیں۔

۱۴۔ ملک کا غاصب حکومتی ٹولہ اور ان کا کار سرکار چلانے والا ماسٹر مائنڈ شاہی مراعات یافتہ استحصالی طبقہ ملک کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ کو نگلنے کی پالیسیاں مرتب کرنے، ان کی شاہی تنخواہوں، شاہی سرکاری سہولتوں، سرکاری گاڑیوں، شاہی ایوانوں اور شاہی محلوں پر مشتمل صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، وزرائے اعلیٰ ہاؤسز، گورنر ہاؤسز، وزیر ہاؤسز، مشیر ہاؤسز، سفیر ہاؤسز، لاتعداد اسمبلی ہالز، سپیکرز ہاؤسز، ان کے کلب، ان کے ریسٹ ہاؤسز، ان کے مساج ہاؤسز کی بے پناہ تعداد ان کے عیاشانہ طرزِ حیات کا نوحہ لکھے جا رہے ہیں۔اسی طرح ان کا مردوزن پر مشتمل مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کے طبقہ کا شاہی سیکرٹری ایٹ پر مشتمل شاہی دفاتر، سپریم کورٹ جیسی نادر بلڈنگز اور ملک میں پھیلی ہوئی سرکاری جھنڈوں اور گن مینوں والی سرکاری شاہی رہائشیں، بلٹ پروف گاڑیاں اور ان کا اضافہ سولہ کروڑ عوام کا معاشی، معاشرتی قتال کا ذریعہ اور ایک گھناؤنا المیہ بنتا جا رہا ہے۔

۱۵۔ مغربی جمہوریت کا طبقاتی مغربی علم، اس کے تیار کیے ہوئے سرکاری سکالر و مدبر، اس کا حکمران ٹولہ اور مراعات یافتہ کار سرکار چلانے والے شاہی طبقہ کے افراد سولہ کروڑ محکوم عوام کا لہو پیتے ہیں۔مسلمانوں اور تمام پیغمبران کی امم کے نظام عدل، ان کی چادر و چاردیواری کی تہذیب کو ختم کرتے آ رہے ہیں۔قرآن حکیم کے نظریات، آئین، تعلیمات، اعتدال و مساوات، نظام عدل و انصاف اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد، تخریب کار، رجعت پسند اور خودکش حملہ آوروں کے نام دے کر چلتے آ رہے ہیں۔اب وقت رخ بدل چکا ہے۔

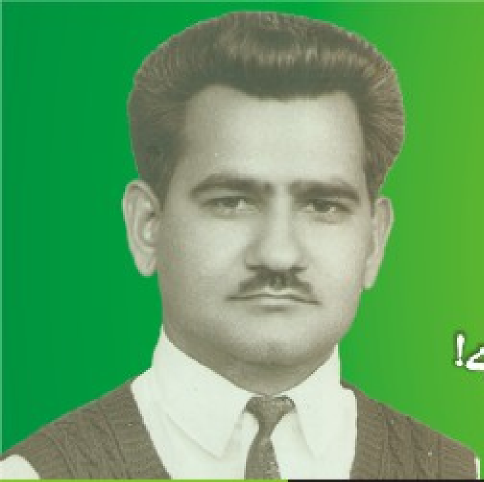

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

اگر یہ باز نہ آئے تو اب مخلوق خدا اور ان کے محافظ بھی سولہ کروڑ عوام جوان کے ظلم وجبر کا نشانہ عبرت بنے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے ظلم وجبر کے خلاف کھلے عام ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ وہ کب تک ان کو طالبان کا نام دے کر ان کا اجتماعی قتال اور اپنے مخالفین کو چن چن کر ختم کرتے رہیں گے۔ اب ان کا عیاشانہ طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی اردلی اور روزیر، ڈرائیور اور مراعات یافتہ طبقہ اور گن مین کا نظام دم توڑ چکا ہے۔ این آر او کے ملک بدر مجرموں کے عیاش ٹولہ پر سرخ نشان لگ چکے ہیں۔ ان کا بچنا ممکن نہیں۔ کیوں کہ ملک سب کا ساجھا گھر ہے۔ کسی شاہی حکمران ٹولہ یا شاہی مراعات یافتہ طبقہ کا نہیں! نامعلوم یہ بات ان کی سمجھ میں کیوں نہیں آرہی۔ فطرت کے اصولوں کے خلاف جنگ لڑی نہیں جاسکتی۔ وقت ہے اب بھی ان مسائل کا حل نکال لیں۔ میز پر بیٹھ کر اس مشکل کو حل کر لیں۔ خانہ جنگی سے ملک وملّت اور آنے والی نسلوں کو انسانی قتال سے بچالیں۔ وقت بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ اہلِ وطن کو ایسے حالات میسر فرمائیں کہ تمام معاشی، معاشرتی برائیوں کا تدارک ہو سکے۔ کب تک سولہ کروڑ عوام جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکومتی ٹولہ کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے حکومتیں بنانے، عوامی خزانہ لوٹنے اور اور لوٹ مار مچانے کا موقع فراہم کرتے رہیں گے۔ کب تک مجرم حکومتی ٹولہ کو نظریہ ضرورت کے تحت تمام مجرموں کو ملکی خزانہ، وسائل، ذرائع آمدن لوٹنے اور انسانی قتال کی معافیاں ایک دوسرے کو دیتے رہیں گے۔ کب تک اس حکومتی ٹولہ کے ۴۹ اور ۵۱ فیصد مرد و زن کو مخلوط حکومت کے ذریعے ملک لوٹنے، دین لوٹنے اور ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو طالبان یا دہشت گردوں کا لیبل لگا کر ان کا قتال کرنیکی اجازت دیں گے۔ کب تک فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ معصوم، بیگناہ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کا قتال امریکہ اور دنیا بھر کی خفیہ افواج بلیک واٹر، را، مساد اور انکے تیار کیے ہوئے دہشت گردوں، انکے مہیا کیے ہوئے جدید اسلحہ سے جاری رکھے گا۔ کب تک امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کے دہشت گرد فوجی، سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کو تحفظ اور عوام الناس کا قتال جاری رکھے گا۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور غیر ملکی دہشت گردوں کی ملی بھگت کا راز سولہ کروڑ عوام پر منکشف ہو چکا ہے اور وہ اصل حقائق سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ امریکہ نے اپنے مقاصد اور اپنی پالیسیاں رائج کرنے کی خاطر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے چھ سات ہزار مجرموں کا احتساب جاری کروانے کی بجائے این آر او کا مجرمانہ قانون پاس کروا ڈالا۔ جسکے تحت تمام ملک دشمن، ملکی غدار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے تمام جرائم ختم کر ڈالے اور پھر انہی مجرموں کو پاکستان کی حکمرانی سونپ ڈالی۔

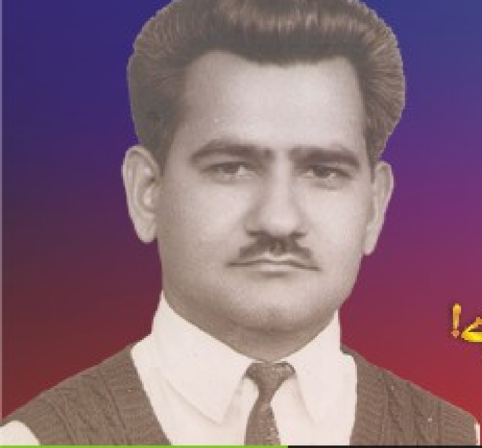

پاکستان حکومتی ٹولہ کے مجرموں کا جرائم کدہ بنا دیا گیا۔فوج شاہی ،افسر شاہی منصف شاہی اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور ملک کے تمام راشیوں، مرتشیوں، لُٹیروں، رہزنوں، ملک دشمن، ملکی غداروں نے ملک کا خزانہ، وسائل، ملکیتوں پر ایک بار پھر قبضہ کرلیا۔امریکی پالیسیوں کو جوں کا توں جاری رکھا۔ ڈرون حملے اور امریکی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے دہشت گردوں نے ملک میں دہشت گردی اور عوامی قتال کا عمل بتدریج بڑھاتے چلے جارہے ہیں۔یہ کیسے ممکن ہے کہ ملک کے تمام قوانین روندنے والا مجرم حکومتی ٹولہ حکومت بھی کرتے رہے اور ان کا شاہی مراعات یافتہ سرکاری طبقہ سرکاری عہدوں پر فائز بھی رہے۔ان حالات میں انکا احتساب کرنا ممکن ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔پاکستان پر چھ ہزار فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا سولہ کروڑ عوام پر، اسکی افواج پر، اسکی عدلیہ پر اسکی افسر شاہی پر مغربی جمہوریت کے کے فوجی سیاسی نظام حکومت پر، اسکے الیکشنوں پر، انکی اسمبلیوں پر ، انکے حکومتی ایوانوں پر ان تمام مجرموں کا قبضہ ہو تو عوام انکی محکومی، انکی غلامی، انکی قید سے کیسے رہائی حاصل کر سکتی ہے۔اہل وطن سولہ کروڑ عوام طالبان، دہشت گرد انسانی قاتل ہیں یا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ فوج شاہی ،منصف شاہی ،افسر شاہی طبقہ ملک دشمن، ملکی غدار، ملکی وسائل، ملکی خزانہ لوٹنے والے ملکی ملی رہزن، طالبان اور دہشت گرد ہیں۔تمام مجرموں کو فوری طور پر حکومت اور اس کے سرکاری عہدوں سے فارغ کر کے کیسوں کی سماعت کرنا سولہ کروڑ عوام ،ان پر مشتمل عوامی عدالت کا بنیادی فریضہ ہے تا کہ صاف اور شفاف عدل کے ذریعے انکو کیفر کردار تک پہنچا سکیں۔اہل وطن ان سے متنفر ہو چکے ہیں۔فطرت نے ان تمام مجرموں کو گھیر کر پاکستان کی حکومتی جیل میں اکٹھا کر لیا ہے۔این آر او، کا پھانسی کا پھندہ ان کے گلے میں ڈال دیا گیا ہے۔خانہ جنگی کا عمل تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔اب فطرت کا عمل جاری ہے۔ہر مجرم کو اس کی سزا برداشت کرنی پڑے گی۔ان مجرموں کا دو اڑھائی سو ارب ڈالر جو انھوں نے بیرون ممالک کے بنکوں میں چھپا رکھے ہیں یا تجارتی ادارے بنا رکھے ہیں یا ملکیتیں خرید رکھی ہیں۔وہ سب کچھ ان کا واپس لانا ہوگا۔ملک کا قرض بھی ادا ہوگا اور ملکی خزانہ بھی بھرا جا گا۔یا اللہ ملک وملّت پر رحم فرما اور ملک کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرموں سے نجات عطا فرما۔آمین

۱۔ مغربی جمہوریت کا نظام الیکشن چھ ہزار کے قریب جاگیردار، سرمایہ دار، بدقماش ملی رہزن، سمگلر، راشی، مرتشی، ہارس ٹریڈنگ کے مجرموں کے ٹولہ کا سیاسی کھیل ہے جو الیکشنوں کے اَن گنت اخراجات برداشت کرتا ہے۔ یہ نظامِ حکومت ان کے لیے مختص ہو چکا ہے۔ اس طریقہ کار سے وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹ کے ممبران اسی مخصوص ٹولہ کے ممبران بنتے ہیں۔ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات کے متضاد مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ کفر کا مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے مجرموں کے ٹولہ کے تیار کردہ ضابطہ حیات کی حکمرانی سولہ کروڑ عوام پر مسلط کر دی جاتی ہے۔ اس مجرمانہ نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے افواج، عدلیہ، انتظامیہ کے شاہی اخراجات سولہ کروڑ عوام برداشت کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں پر حکمران ٹولہ کی بالادستی مسلط ہے۔ اس رائج الوقت اعلیٰ تعلیمی نظام اور اعلیٰ حکومتی عہدوں پر سرکاری بالادستی کی وجہ سے ملک پر ان کی اجارہ داری قائم ہے۔ یہ حکومتی ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ شاہی طبقہ جمہوریت کے مجرمانہ سرمایہ پرستی کے نظامِ حکومت کے مجرم اور خالق و مالک بن چکے ہیں۔ جو ملک کے سولہ کروڑ عوام کا مجرمانہ استحصال کیے جا رہے ہیں۔ ان کا تدارک وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔

۲۔ خداوند قدوس کا پیغمبران کے ذریعے عطا کیا ہوا الہامی کتابوں کا دستور حیات، تعلیمی نصاب، ازدواجی زندگی کا نظام، ماں، باپ، بیٹی بیٹا، بہن بھائی اور دوسرے تمام آسمانی رشتوں کا عزت و احترام اور اخوت و محبت کے رشتوں کے تقدس کا نظام۔ مخلوق خدا کے ادب و محبت کے آداب۔ حقوق و فرائض اور خدمت خلق کے دلکش کردار۔ عفو و درگذر کا نظام، بنی نوع انسان کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا عرفان۔ خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا درس۔ اسوۂ حسنہ، خلق عظیم کی دلکش تاثیریں جن سے قلب و جاں کو سکون اور روح کو راحت میسر آتی ہے۔ اس نظامِ حیات سے پیوستہ اہل بصیرت اس جہانِ رنگ و بو میں ایسی دلکش خوشبوئیں پھیلانے کے وارث ہوتے ہیں۔ پیغمبران اور دین ابراہیم علیہ السلام کی الہامی۔ روحانی تعلیمات کے کمالات کی بنیاد کلمہء توحید اور انتہا اخلاقِ حمیدہ اور اسوۂ حسنہ کے تابدار حسنِ عمل کے موتیوں میں مضمر ہے۔ جو آفتاب نور کی روشنی کی طرح زمین و آسمان پر محیط ہیں۔ تمام پیغمبران کی الہامی مقدس کتابیں علم و حکمت، دانش و برہان اور دانائی کا ایک ایسا صحیفہ ہیں جن سے ہر دور میں رشد و ہدایت کا فیض جاری رہا۔ ہر دور میں یہ آسمانی صحیفے انسانیت کی فلاح و اصلاح کے ضامن رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

یہ الہامی صحیفے عدل وانصاف، اعتدال مساوات کا اجتماعی زندگی کا حسین اُمتزاج کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس یہ تمام الہامی کتابیں ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تعلیمات کا بتدریج انسانی تربیت کا ارتقائی فریضہ ادا کرتی رہیں۔ آخر میں حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر قرآن حکیم جیسی الہامی کتاب کا نزول ہوا۔ اس کتاب کے ذریعے دین ابراہیم علیہ السلام کی تکمیل ہوئی اور ایک الہامی منشور پایہء تکمیل تک پہنچا جو ہر دور، ہر زمانہ پر محیط ہے۔ جس سے تمام انسانیت استفادہ کر کے دنیا میں مادی اور روحانی فیوض کا حصول کر سکتی ہے۔ ان کے بتائے ہوئے تمام اصول و ضوابط انسانی زندگی کے انمول موتی ہیں جو دل و دماغ کو آسودگی اور روح کو بالیدگی عطا کرتے ہیں وہ ایسا معاشرہ تشکیل فرماتے ہیں جس سے امن وسکون کے سوتے پھوٹتے، خداوند قدوس کی حمد وثنا کی لذتوں سے آشنائی عطا فرماتے ہیں۔ انسانیت میں رحم وشفقت کے لازوال جذبوں کو بیدار کرتے ہیں۔ قربت خداوندی کے حصول کے لیے عبادت وریاضت اور ذکر وفکر کا گیان عطا کرتے ہیں۔ اس عرفان کی قبولیت کے صدقے اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو مخلوق خدا کی خدمت وادب کا طیب فریضہ کو بجا لانے پر معمور کر دیتے ہیں۔ وہ خود غرضی، نفس پرستی کی آگ کو بجھاتے۔ قتل وغارت، ظلم وستم سے باز رکھنے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کے حقوق کو ادا کرنے کی عبادت سے آگاہی بخشتے چلے جاتے ہیں۔ اجتماعی وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن، انسانی وراثتوں اور خزانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ علمی کمال اور عملی کردار کو دین ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں پروان چڑھاتے اور ایسا حسین وجمیل کردار اور تشخص تیار کرتے ہیں جو بنی نوع انسان میں اخوت ومحبت کی خوشبو بن کر پھیلے، انسانیت کو اپنا گرویدہ بنائے، اپنی طرف کھینچے اور مقناطیس کا کردار ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان الہامی خوبیوں کو بنی نوع انسان کی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی تعلیمات کا وارث بنائیں۔ آمین

ا۔ جمہوریت نے تمام پیغمبران کی اُمتوں، ان کے الہامی نظریات، ان کے تعلیمی نصاب، ان کے تعلیم و تربیت کے تیار کیے ہوئے کردار و تشخص کو ختم کر کے اور ان کی عظمت و حرمت کے نظامِ حیات کو ترک کر کے اِن کی جگہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے سرمایہ پرستی کے سیاسی غاصب حکومتی ٹولہ کے چند افراد۔ ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ استحصالی طبقہ کے جابر، ظالم، غاصب نظام مملکت تیار کرنے والے حکومتی شاہی طبقہ کے دانشور۔ ان کا تیار کردہ حکومتی تعلیمی نصاب اور ان کا حکومتی سطح پر تعلیم و تربیت سے تیار کردہ حکومتی دانشوروں کا کردار و تشخص کا انبیاء علیہم السلام کے تیار کیے ہوئے تعلیمی نصاب اور اس کے تیار کردہ تعلیم و تربیت کے کردار و تشخص سے موازنہ کرنا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے دین، ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی عزت و حرمت کی بے حرمتی کے برابر ہے، اسی طرح مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا تیار کیا ہوا کلچر اور پیغمبران کی اُمتوں کی تیار کی ہوئی تہذیب کے ساتھ موازنہ بھی ایک واضح توہین آمیز عمل ہے۔ ایک دینی نافرمانی، ایک دینی بغاوت، ایک پیغمبران اور ان کی امم کے خلاف ایک جارحیت اور ان کی تضحیک ہے۔ پاکستان میں مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کیا ہوا مجرمانہ مخلوط معاشرتی نظام، طبقاتی معاشی نظام، مغربی دانشوروں کا ابلیسی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کا سیاسی نظامِ حکومت، سودی معاشیات کا حکومتی سسٹم، طبقاتی نظامِ حیات، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی مخلوط تعلیمی ادارے اور ان سے تیار کیا ہوا مغربی مخلوط کلچر۔ حقوق نسواں کے نام پر مخلوط معاشرے کی سرکاری پابندی اور حکومتی سرفرازی، انکا دین کش غاصب و گستاخ، قرآن حکیم کے نظریات کا بے ادب، مادہ پرست بدنصیب حکومتی ٹولہ، انکا مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت، اسکا رہزن حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے دین ابراہیم علیہ السلام کے مے خانے کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ انھوں نے توحید پرستی کے درس، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ان کی الہامی کتابوں کی تعلیمات، ان کے ازدواجی زندگی کے نظامِ حیات، ان کے چادر اور چار دیواری کے مقدس نظام و سسٹم، ان کی تیار کی ہوئی پیغمبران کی الہامی تہذیب میں ایک لرزہ پیدا کر دیا ہے۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کے قوانین و ضوابط پر مشتمل دین ابراہیم علیہ السلام کے منافی تعلیمی نصاب مخلوط تعلیمی ادارے، طبقاتی تعلیمی نظام جس سے معاشرے میں براہمن و شودر، صدر مملکت، ڈرائیور، وزیر اعظم، اردلی جرنیل و گن مین، افسر و ماتحت کا معاشی اور معاشرتی امراض جنم لیتی اور تمام پیغمبران کی امم کو اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی ہیں۔ یہ نمرود، فرعون، یزید کے مادہ پرست، معاشی اور معاشرتی قاتلوں اور استحصالی ٹولہ کے ذہنی ارتقا کا استحصالی طوفان ہے جو انسانیت کے لیے فتنہ کا سبب بن چکا ہے۔ اس دور کا یہ المیہ انسانیت پر مسلط ہو چکا ہے۔

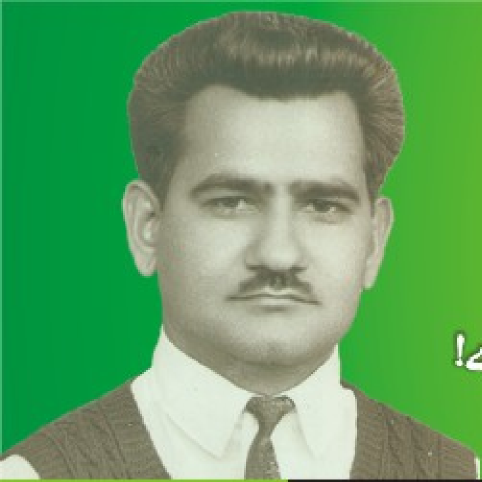

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۲۔ دین ابراہیم علیہ السلام کے تمام پیغمبران کی اُمتیں جمہوریت کے سرمایہ پرستی کے فرعونی حکمرانوں اور ان کے شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے تیار کردہ قوانین وضوابط کی گرفت میں بے بس، بے جان، نڈھال اور مجبور ہو کر رہ گئی ہیں ۔پیغمبران کی اُمتوں کا تہذیب وتمدن، ان کا کردار و تشخص دم توڑے، زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو چکا ہے ۔تمام پیغمبران کی امم اور ان کے اہل بصیرت دانشوروں سے اور مغربی جمہوریت کے باطل نظامِ حکومت اور اس کے استحصالی ٹولہ کے حکمرانوں سے سوال ہے ۔کیا جمہوریت کے نظامِ حکومت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کے چاروں اہلِ کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں، ان کی تعلیمات، ان کے دینی ضابطہ حیات، ان کے نظریات کو ختم کر نہیں دیا ۔کیا تمام پیغمبران کی اُمتیں مغربی جمہوریت اور دین ابراہیم علیہ السلام کے تضاد کے کینسر میں مبتلا نہیں ہیں ۔پیغمبران کی امم کو مغربی جمہوریت کے المیہ سے نجات کون دلوائے گا ۔قرآن حکیم کی روشنی میں اسلامی جمہوریت اور اسلامی انقلاب سے باطل قوتوں کو کون مٹائے گا ۔مادی دنیا کی بجائے روحانی دنیا اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنے کا راستہ کون دکھائے گا ۔آج حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے واقع کے امین کہاں ہیں!، آج توحید پرستی کے پرستار کہاں ہیں!، آج حضرت داوٴد علیہ السلام ان کی الہامی کتاب زبور شریف کے پیروکار کہاں ہیں!، آج حضرت موسیٰ کلیم اللہ، علیہ السلام ان کی الہامی کتاب توریت شریف، ان کے عصاء موسیٰ کے وارث اور فرعون کے غرق دریا ہونے کے واقع کے امین کہاں ہیں!

۳۔ آج حضرت عیسیٰ روح القدس علیہ السلام، ان کے مقدس ومطہرہ جسد مبارک کی داستاں سنانے والے کہاں ہیں! آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدائش کا واقع، حضرت بی بی مریم پاک پر غیر شرعی بچہ پیدا کرنے کا الزام ۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پنگھوڑے میں پیغمبر خدا ہونے کا انکشاف ۔ان پر الہامی کتاب انجیل مقدس کا نزول ۔ان کا درس توحید کا پیغام ۔ان کے فقر کی داستاں ۔ان کا ترک دنیا اور ریاضت وعبادت اور رہبانیت کا درس ۔ان کے راہ سلوک کے فقر کی داستان ۔ان کا دنیا کی بے ثباتی کا پیغام ۔ان کی قلیل ضروریات اور مخلوق خدا کو ضروریات حیات پہنچانے کا سلیقہ ۔ان کا ازدواجی زندگی کا نظام، ان کا ماں باپ اور تمام الہامی رشتوں کی عزت واحترام کا سبق، ان کے اخلاق واطوار اور حسن خلق کا حسین اُمتزاج ۔ان کی امت کے فرزندان کا خدمت خلق کی عبادت کا انمول کردار ۔ان کی مشنری کا تبلیغ کا طریقہ کار ان کے معجزات کی بارش کے واقعات، ان کے عدل واحسان کے لازوال اصول ۔ان کے رشد وہدایت کے اسباق ۔ان کی صداقت وسچائی کی آفاقی بات بتانے والے کہاں ہیں ۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

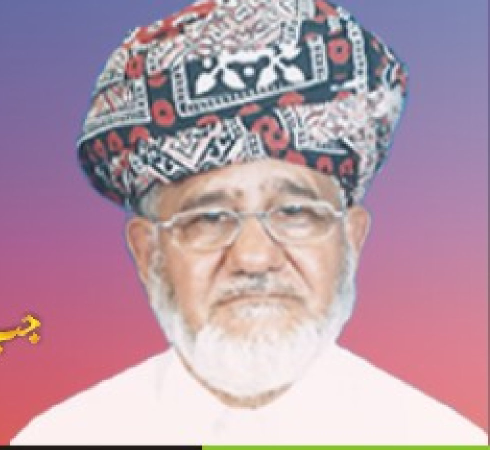

۴۔ آج حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران اور ان کی اُمتوں کو دین ابراہیم علیہ السلام کے توحید پرستی کے نظریات، ضابطہ حیات، نظام حیات اور ان کے انمول الہامی فطرتی اصول وضوابط کو ختم کرنے والا کون ہے۔ دنیا میں دین ابراہیم علیہ السلام، ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابوں، ان کی تعلیمات کے خلاف ازدواجی نظامِ حیات کو ختم کرنے اور جنسی آزادی کی راہ دکھانے والا کون ہے۔ حقوق نسواں کے نام پر عریانی، فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کے نظام کو نافذ کرنے والا کون ہے۔ مغربی جمہوریت کے جنسی آزادی کے نظام سے ماں، بہن، بیوی، بیٹی کی شرم وحیا، عصمت عفت اور ان کے جسمانی، روحانی تقدس اور انکی عزت وحرمت کو مخلوط کلچر کے ذریعے روندنے والا اور دین ابراہیم کی تہذیب کو پاش پاش کرنے والا کون ہے۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں، ان کی نسلوں پر مغربی جمہوریت پسند چند ابلیسی سیاسی دانشوروں کے قلیل سے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ ابلیسی طبقہ نے مغربی جمہوریت کے نظام حکومت، اسکے مسلط کیے ہوئے ضابطہ حیات، نظام حیات کے ذریعے مخلوق خدا کو محکوم اور قیدی بنا رکھا ہے۔ سرمایہ داری نظام کا آمرانہ استحصالی جمہوریت کا باطل بے دین تہذیبی کلچر مسلط کر رکھا ہے۔ مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ کے فرعونی ایجنٹوں نے پیغمبران کی اُمتوں میں داخل ہو کر پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں کے تعلیمی نصاب، ان کے کردار و تشخص کو مغربی جمہوریت کے بے دین کردار و تشخص میں تبدیل کر کے مادہ پرستی کے ظلمت کدہ میں بدلنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے حکمران ٹولہ نے تمام پیغمبران کی اُمتوں پر ایک جابرانہ، ظالمانہ استحصالی نظامِ حکومت برطانیہ اور امریکہ کے وائٹ ہاؤس کے ماسٹر مائنڈ ابلیسی داناؤں نے مسلط کر رکھا ہے۔ جمہوریت کا یہ حکومتی ٹولہ وقت کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت جمہوریت کے قوانین وضوابط میں ترامیم کرتا، دنیا کے اربوں انسانوں، انکی نسلوں کو حکومتی ضابطہ حیات کا قیدی بناتا آرہا ہے۔ اس شاہی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے غاصبوں نے تمام پیغمبران کی اُمتوں اور ان کی نسلوں کو ایک عبرتناک تہذیبی المیہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ انھوں نے مذہبی علما، پادریوں، بشپوں، ملاؤں اور اہل بصیرت دینی رہنماؤں کو اپنا ہدف بنایا۔ ملکی وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارتی اداروں، ملکی خزانہ اور حکومتوں پر قبضہ کیا۔ بین الاقوامی سطح پر عوام الناس کے حقوق کو غصب کیا۔ اس مادی برتری کو ذریعہ اقتدار بنایا۔ تمام پیغمبران کی اُمتوں کی نسلوں کو اس استحصالی جابرانہ بے دین نظامِ حکومت کا ذرائع ابلاغ کی اجارہ داری کے ذریعے تابع فرمان بنایا ہوا ہے۔

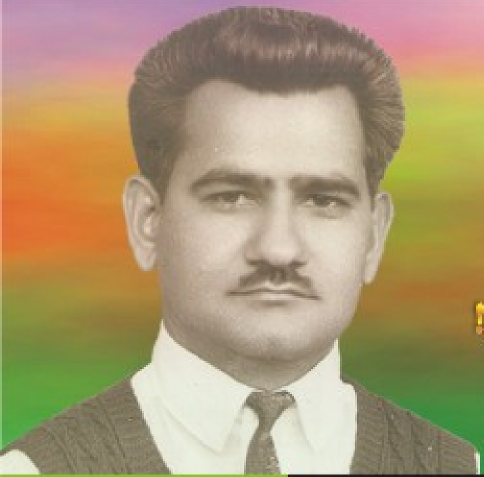

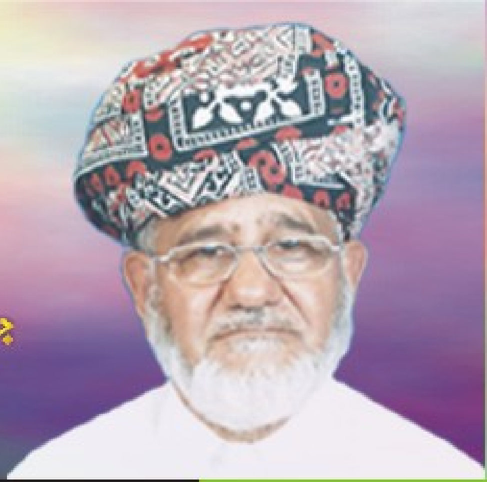

یہ حقائق برطانیہ کے عوام اور امریکہ کے مسٹر اوباما، انکے حکومتی ٹولہ اور دنیا بھر کے جمہوریت پسند حکمرانوں، ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کو پیش کرنا ایک طیّب فریضہ سمجھتا ہوں۔ ان کے روبرو میرا یہ سوال کھڑا ہے کہ وہ یہ تو بتائیں کہ جب ان کے پاس ایٹم بم، نائٹروجن بم، جدید اسلحہ اور جدید ٹیکنالوجی نہیں تھی۔ ان کے پاس پیغمبر خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے معجزات، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس کی تعلیمات تھیں۔ اس سے نوازے ہوئے کردار و تشخص تھے۔ ان کی عزت و توقیر بنی نوع انسان کے دلوں میں کس حد تک تھی بتائی نہیں جاسکتی۔ یہ بتایا جاسکتا ہے کہ وہ انسانی دلوں پر حکومت کرتے رہے، انکی تعداد بتدریج بڑھتی گئی۔ اس وقت عیسائیوں کی کم و بیش تعداد، اڑھائی کروڑ کے قریب تھی۔ لیکن آج عیسائیوں پر جمہوریت کی سرکاری بالادستی مسلط کر کے ملّت ابن مریم علیہ السلام اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کفر کے مذہب میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اب ملّت ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران کی امتوں کے فرزندان کو مغربی جمہوریت کے اسمبلیوں کے ابلیسی ممبران کے تخلیق کردہ قوانین و ضوابط اور نظام حیات کا حکومتی سطح پر پابند بنالیا گیا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں پر مغربی جمہوریت کے ابلیسی فرعونی اسمبلیوں کے مادہ پرست دانشور مسلط ہو چکے ہیں۔ اگرچہ ان کے پاس مادی وسائل اور ہر قسم کے مال و دولت اور وسائل کے وافر خزانے اور مہلک ہتھیار موجود ہیں۔ لیکن دنیا میں جاپانی ہوں یا جرمن۔ عراقی ہوں یا ایرانی چیچنیا کے عوام ہوں یا کوریا کے۔ فلسطینی ہوں یا عرب ممالک کے عوام۔ انڈونیشیا کے لوگ ہوں یا کشمیر کے عوام ہوں، افغانی ہوں یا پاکستانی عوام۔ چینی ہوں یا روسی کوئی بھی فرد مغربی جمہوریت کے مجرمانہ، استحصالی نظامِ حکومت، اسکے معاشی معاشرتی قتال کے امریکی اور تمام مغربی جمہوریت پسند حکمرانوں کو عزت و احترام کی نگاہ سے نہیں، بلکہ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مخلوق خدا کے دلوں پر حکومت کرنے کی بجائے ان کے جسموں پر حکومت کرنا شروع کر رکھی ہے۔ وہ پیغمبران کی امتوں کو پیغمبران کی الہامی کتابوں زبور شریف، توریت شریف، انجیل مقدس، اور قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کو ختم کرتے اور مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ نظام حیات کے کلچر میں کنورٹ کیے جا رہے ہیں۔ تمام پیغمبران کی امتیں مذہب کی دوری کی سزا میں مبتلا کر دی گئی ہیں۔ وہ انسانیت کیلئے بے ضرر انسانیت کے قاتل بن چکے ہیں۔ وہ انسانیت کیلئے منفعت بخش، انسانی حقوق کو غصب اور معاشی، معاشرتی قاتل بن چکے ہیں۔ اہل مذاہب کیلئے ایک المیہ اور لمحہ فکریہ ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ بنی نوع انسان اور اس کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے سرمایہ داری نظام کی چتا میں جھونک دیا۔ ان کے انفرادی اور اجتماعی حقوق غصب کیے۔ ان کا معاشی اور معاشرتی استحصال اور قتال جاری کیا۔ اپنے مذموم عیش و عشرت کے نظامِ حیات اور اقتدار کے حصول کی خاطر طاقتور ممالک نے کمزور ممالک کو اور ملکی حکمرانوں نے اپنے عوام کو مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کا نشانہ عبرت بنا رکھا ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے عوام الناس پر اپنی عیش و عشرت اور اقتدار کی خاطر ظلم و جبر مسلط کر رکھا ہے۔ ان کو جنگوں کا ایندھن بنانے اور معصوم و بے گناہ انسانیت کے قتال کا عمل جاری کیا ہوا ہے تا کہ وہ ان کے خلاف آواز اٹھانے اور اپنے بنیادی حقوق کی بحالی کے لیے کوشاں نہ ہو سکیں۔ ملکی سطح پر حکمرانوں اور ان کے سرکاری سطح پر مسلط مراعات یافتہ شاہی طبقہ نے اقتدار کی نوک پر عوام کو مغربی جمہوریت کے شکنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ اسی طرح دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے حکمرانوں اور ان کے وائٹ ہاؤسز کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ نے دنیا بھر کے غیر ترقی یافتہ ممالک اور ترقی پذیر ممالک کو جنگوں میں الجھا کر ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔

۷۔ غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر کمزور ممالک کے عوام کا جینا موت اور زندگی کی اذیتوں سے ہمکنار کر رکھا ہے۔ عربوں کا کیا قصور تھا کہ ان کے ملک پر اسرائیل کا قبضہ کروا دیا۔ تمام عرب ممالک کو جدید اسلحہ اور نائٹروجن بموں سے اس ملک کو اور ان کی عوام کو خاکستر کر کے رکھ دیا۔ عراق کے حکمرانوں اور وہاں کی عوام کا کیا قصور تھا۔ بین الاقوامی سطح پر ان کی خوراک اور ادویات اور ہر قسم کے اسلحہ پر پابندی عائد کر دی۔ عراق کے حکمرانوں پر جھوٹا الزام لگایا تھا کہ وہ ایٹم بم بنا رہے ہیں۔ جب ان پر واضح ہو گیا کہ ان کے پاس کوئی مہلک ہتھیار نہیں ہیں اس ملک پر حملہ کر دیا۔ ایران اور عراق کی جنگ کروائی۔ دونوں ممالک کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ پھر افغانستان پر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے یلغار بول دی۔ اب افغانستان کو بین الاقوامی جنگی چھاؤنی میں بدل دیا ہے۔ پاکستان کو دہشت گرد بنا دیا گیا ہے۔ اس کے شمالی علاقہ جات پر ڈرون حملے جاری کر دیے۔ ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر نے مل کر پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور پورے ملک میں ریموٹ کنٹرول سے جدید بموں کے دھماکے اور خود کش حملے جاری کروا رکھے ہیں۔ امریکی حکمرانوں نے پہلے پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور پھر سیاسی حکومتی مجرموں کا گروہ ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے حکمران بنا دیا۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم ساتھیوں کی پشت پناہی کی۔ اس کے ساتھ جو خفیہ معاہدے کیے اس کی عوام کو کچھ خبر نہیں۔ ان معاہدوں کی روشنی میں افغانستان کے خلاف پاکستانی سرزمین کو استعمال کیا گیا۔

۸۔ جب عوام امریکہ اور ان مجرموں کے ظلم وجبر اور قہر کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔فوجی ڈکیٹٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکومتی ساتھیوں کو تحفظ فراہم کیا۔ نئے مجرموں، ملک بدر، سیاسی بھگوڑوں اور پاکستانی سیاسی حکومتی دہشت گردوں کے ساتھ معاملات طے کروائے۔نظریہ ضرورت کا کالا قانون ترتیب دیا اور اس کے تحت تمام مجرموں کے معاشی اور معاشرتی قتال کے کیس معاف کیے۔ملک کے تمام قوانین وضوابط کو توڑ کر ان کو مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا حکمران بنا دیا گیا۔موجودہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ فوجی ڈکیٹٹر پرویز مشرف کے مشن کی تکمیل میں مصروف ہے۔

۹۔ امریکی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور اس کے اتحادی ممالک تیزی سے پاکستان کے دینی نظریات اور اس کے تعلیمی اداروں اور ان کے طلبا کے خلاف عملی کاروائی میں مصروف ہیں۔اپوزیشن خاموش کرادی گئی ہے۔مذہبی سیاسی فرقہ پرستوں کی قیادت بھی ملکی حالات کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے ان کی قیادت بھی خاموشی تانے بیٹھی ہے۔مخلوط تعلیم کا اجرا ہو چکا ہے۔مخلوط حکومت مسلط ہو چکی ہے۔مخلوط حکومتی ٹولہ معرض وجود میں آ چکا ہے۔ملکی بجٹ پر ڈاکے کا عمل جاری ہو چکا ہے۔ مسلم امہ کا دین و دنیا لٹا جا رہا ہے۔ مسلم امہ کو مغربی جمہوریت کے مخلوط نظام حکومت کے کفر کے مادر پدر آزاد، جنسی آزادی کے کلچر میں کنورٹ کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ یاد رکھو! جب تک مسلم اُمہ کے سولہ کروڑ عوام ایک مرکز پر اکٹھے نہیں ہوتے، سیاسی جماعتوں اور انکے سیاسی رہنماؤں اور سیاسی فرقوں اور سیاسی منشوروں کو ختم نہیں کیا جاتا۔اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم نہیں کیا جاتا تب تک مغربی جمہوریت کے کفر کا نظام حکومت پاکستانی مسلم امہ پر مسلط رہے گا۔ جب تک امریکہ کے ابلیسی حکومتی ٹولہ سے نجات پائی نہیں جاتی اور نہ ان چودہ سیاسی جماعتوں کے جمہوریت پسند رہنماؤں اور ان کے سیاسی جماعتوں کے فرقوں اور انکے مجرموں سے رہائی حاصل نہیں کی جاتی اس وقت تک ان سے بچا نہیں جا سکتا۔اللہ تعالیٰ کے حضور دست دعا اٹھائے ہوئے ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے ملّت کی نیا کو منجدھار سے محفوظ اور ملّت کی رہنمائی کے اسباب مہیا فرماویں۔آمین۔اے اللہ تعالیٰ جی اپنے خاص فضل وکرم سے ملّت کو مجرم حکمرانوں اور ان کے پیدہ کردہ اذیت ناک، تکلیف دہ حالات سے نجات عطا فرما۔قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ملک میں اسلام کے تعلیمی نصاب، اس کے تعلیمی اداروں، اس کے ضابطہ حیات، نظامِ حیات، اعتدال ومساوات، عدل وانصاف کی تعلیم وتربیت کا نفاذ عمل میں لایا جائے تاکہ دینی اقدار اور دینی جذبوں کی طاقت بحال ہو سکے۔اسلامی نظام مملکت قائم کیا جا سکے اور دین ابراہیم علیہ السلام کی سلامتی کی تہذیب پروان چڑھ سکے۔آمین

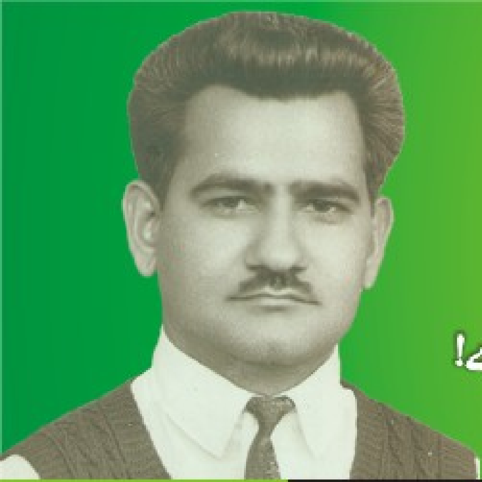

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

گلوبل لائف نے دنیا کی تمام اقوام، تہذیبوں کو ایک مرکز عطا کر دیا ہے
ایک دوسرے کے کلچر کو سمجھنے، پرکھنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ پیغمبران کی اُمتوں کا فریضہ ہے کہ وہ پیغمبران کی تعلیمات اور کردار کی تہذیب پیش کریں

ا۔ گلوبل لائف نے دنیا بھر کے انسانوں کو ایک مرکز عطا کیا ہے۔ بنی نوع انسان کو ایک خاندان بنا کر رکھ دیا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کو ایک بستی، ایک شہر، ایک **ملک** بنا دیا ہے۔ تمام ممالک کو ایک دوسرے کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات کو سمجھنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ مختلف تہذیبوں کا ایک حسین اُمتزاج تیار ہوا ہے۔ اقوام عالم اور بنی نوع انسان ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے کی تہذیبوں اور نظریات کو سمجھنے اور پرکھنے کا فطرت نے موقع فراہم کر دیا ہے۔ انسانیت پر مشاہدات کے نئے دروازے کھل چکے ہیں۔ دنیا بھر کے انسان ایک دوسرے کے قریب آ چکے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ، ترقی پذیر اور ترقی یافتہ اقوام ایک دوسرے کے گلے مل چکی ہیں۔ ہر قوم، ہر نظریات، ہر **ملک** اور تمام امم کے عوام کو ایک دوسرے کی تہذیب وتمدن اور کردار وتشخص سے آشنائی کا راستہ کھل چکا ہے۔ تمام ممالک کے دانشوروں، مفکروں، مدبروں اور اہل بصیرت نے اپنے معاشرے کی کمزوریوں، کوتاہیوں کو جوان کے الہامی، روحانی معاشرے کے زوال کا سبب بنیں ان تمام اسباب، واقعات، حالات اور ان کی وجوہات کا جائزہ لینا شروع کر رکھا ہے۔ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتیں اور ان کے اہل بصیرت پیشوا مغربی جمہوریت اور دین ابراہیم علیہ السلام کے نظریات، ضابطہ حیات اور نظامِ حیات کے تضاد سے پیدا ہونے والے حالات کے المیہ کا بھی جائزہ لے رہے ہیں۔ پیغمبران خدا کے نظریات تمام نظریات کے پیغمبر ہوتے ہیں۔ جو بنی نوع انسان کو فلاح کی راہ دکھاتے ہیں۔

۲۔ دنیا بھر کے اہل بصیرت پیشواؤں اور انسانیت دوست انسانوں نے غور وفکر اور تدبر سے کام لینے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔ دنیا بھر میں استحصالی حکومتی ٹولہ کی لوٹ کھسوٹ، قتل وغارت چھینا جھپٹی، ظلم وجبر، معاشی، معاشرتی ناہمواری، اعتدال ومساوات کے نظام کی ابتری، بدامنی، انارکی اور عدل وانصاف کو کچلنے والے تمام حقائق اب ان کے سامنے ہیں۔ دنیا بھر کے استحصالی حکومتی ٹولہ کے ذرائع ابلاغ کی دو دھاری تلوار سے بھی واسطہ ہے۔ بنی نوع انسان کے فلاح وبہبود کے لیے نئے سرے سے حقائق کی روشنی میں فلاح انسانیت کی درست منزل کا تعین کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کرنا۔ حق وسچ اور جھوٹ میں نکھار پیدا کرنا۔ علم وحکمت کے موتی پیش کرنا۔ مسلم اُمہ کے لیے تعلیمات کا قرآن حکیم کی روشنی میں اعلیٰ اور جدید نصاب مقرر کرنا۔ اعتدال ومساوات کے نظام کو عام کرنا۔ عدل وانصاف کے پیمانے کو درست کرنا۔ محنت اور تجسس کا شعور بیدار کرنا۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کو معاشی اور معاشرتی عدل میں سے گزارنا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

عفو و درگزر کا راستہ دکھانا، اصلاح احوال کی حدود کو پھیلانا، دنیا کی بے ثباتی کا درس عام کرنا، سادگی اور کفاعت شعاری کی زندگی بسر کرنا، اخوت و محبت کے چراغ روشن کرنا، انسانی حرمت کی پاسداری کرنا، انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا اجتماعی کردار تیار کرنا مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور بیدار کرنا، ساری خدائی ہے کنبہ خدا کے نظام کو قائم کرنا چار اہل پیغمبران کی امتوں اور خاص کر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی امت کا طیب فریضہ ہے کہ وہ قرآن حکیم کے آئین، نظریات، تعلیمات، اخلاقیات کی پاسداری کریں۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مسلم امہ اور انکی نسلوں کی آبیاری کریں۔ اس کے کردار و تشخص کو سنواریں۔ اسلامی جمہوریت کا قرآنی الہامی آئین، نظریات، تعلیمات کی روشنی میں نظام مملکت قائم کریں۔ مسلم امہ پر اسلامی جمہویت کے نظام مملکت کے متضاد انسانی تخلیق کیا ہوا مغربی جمہوریت کا آئین، نظریات، تعلیمات، تعلیمی اداروں سے تیار کیا ہوا معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا۔ یہ دونوں نظام ایک دوسری کی ضدیں اور ایک دوسرے کا کفر ہیں۔ پاکستان میں بسنے والی مسلم امہ اور انکی نسلیں ایمان تو اللہ تبارک تعالیٰ کی توحید پر رکھتی اور حضرت محمد مصطفی ﷺ، ان پر نازل کی ہوئی الہامی کتاب قرآن حکیم کو تسلیم کرتی ہیں۔ اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کا المیہ یہ ہے کہ پاکستان پر چھ سات ہزار جاگیردار، سرمایادار حکومتی ٹولہ اور انکے تخلیق کیے ہوئے مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب قرآن حکیم کے منافی نظام حکومت کی پیروی کرنا، انکے نظام کفر کی بالجبر اطاعت کرنا، انکے غیر اسلامی حکومتی ٹولہ اور انکے اسمبلی ممبران کے تیار کیے ہوئے قوانین وضوابط کی پابندی کرنا عوام الناس کا حکومتی فرض بن چکا ہے۔ بن چکا ہے۔ کیا تمام اہل بصیرت قلم کاروں، کالم نویسوں، ٹی وی کے تجزیہ نگاروں کا طیب فریضہ اور ان پر انسانیت کا قرض ہے جو انھوں نے ادا کرنا ہے۔ جن کو جمہوریت بادشاہت آمریت کے سیاسی، حکومتی، فوجی ڈکٹیٹروں، ان کے مراعات یافتہ وائٹ ہاؤسز کے ابلیسی طبقہ کے ماسٹر مائنڈ دانشوروں جنھوں نے دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران، ان کی الہامی کتابوں، ان کے تعلیمی نصاب، ان کے نظریات، ان کے تیار کردہ کردار و تشخص اور تمام کی تمام الہامی فطرتی اعلیٰ وارفع خوبیوں کو ان کی اُمتوں کے ممالک میں پس پشت ڈال کرنا پید بنا دیا ہے۔ ان کو زندہ کرنا، ان کو اجاگر کرنا، ان کو دنیا میں عام کرنا گو ایک دشوار فریضہ ہے لیکن اس فریضہ کو ادا کرنا ان پر انسانیت کا قرض ہے۔ یا اللہ اس مشکل و دشوار طیب فریضہ کو ہمارے قلم کاروں، تجزیہ نگاروں، اہل بصیرت دین داروں، کو ادا کرنے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرما۔ ان کو محسن انسانیت کی خلعت عطا فرما تا کہ فنا کی بستی میں اخوت و محبت کی آسمانی دولت، سکون و راحت کی میٹھی پون کو عام کیا جا سکے۔ آمین

۳۔ موروثی سیاست، موروثی حکمران ٹولہ، موروثی مراعات یافتہ حکومتی شاہی طبقہ اور موروثی مغربی جمہوریت کے محکوم ملک کی سولہ کروڑ عوام اور ان پر انگریز کا دیا ہوا موروثی استحصالی نظامِ حکومت اسی طرح مسلط ہے۔ سولہ کروڑ محکوم عوام پر مغربی جمہوریت کی اسمبلیوں کے ممبران اور سپریم کورٹس کے محکوم ججوں کے ذریعے حکومتی ٹولہ کے نت نئے غاصبانہ قوانین حسب ضرورت نافذ العمل ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طریقہ کار سے سولہ کروڑ اہل اسلام کو اسلام سے اور ملک کے اسلامی آئین سے دور رکھنے کے حربے ۱۹۴۷ء سے بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ سیاسی حکمران ہوں یا فوجی ڈکٹیٹر یا ان کا مراعات یافتہ انتظامیہ اور عدلیہ کا شاہی طبقہ یا حکومتی ٹولہ ہو۔ یہی مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم پر مشتمل جمہوریت کا فوجی سیاسی مجرمانہ نظامِ حکومت جاری کرتا اور چلاتا رہتا ہے۔ جو این آر او کے بدترین ملزم، مجرم، مفرور سیاسی دہشت گرد اور فوجی ڈکٹیٹر جیسے استحصالی حکمران پیدا کرنے کا ذریعہ بن چکا ہے۔ جس کا تدارک اور خاتمہ وقت کی پکار ہے

۴۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے امپورٹیڈ وزیر اعظم شوکت عزیز، مسلم لیگ ق کے پرویز الٰہی، شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، اپنی پارٹی کا اکلوتا ممبر اور رہنما شیخ رشید اور اتحادی سیاسی جماعتوں نے قرآن حکیم کی تہذیب کو ختم کیا اور ملک میں فحاشی بے حیائی عریانی بدکاری، زنا کاری کے کلچر کو عام کیا۔ مغربی جمہوریت کے مجرم اسمبلی ممبران کی کثرت رائے کے ذریعے مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومتی کلچر کو قرآن حکیم کی تعلیمات کے خلاف اور متضاد قانونی تحفظ فراہم کیا۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر حکومتی ٹولہ نے اپنی ہی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر وزیروں، مشیروں، وزرائے اعلیٰ، گورنرز، سپیکر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کی حکومتی آسامیاں مختص کر دیں۔ اسی طرح ملک کے تمام سرکاری محکمہ جات کی افواج، انتظامیہ عدلیہ کی افواج پاکستان میں ۵۱ فیصد شاہی طبقہ کی مستورات کے لیے سرکاری مراعات یافتہ شاہی عہدے وقف کر دیے۔ دنیا کے مسلم ممالک یا کسی غیر اسلامی ممالک میں بھی مستورات کے لیے اس طرح کی پالیسی کا نشان نہیں ملتا۔ جہاں حکمران قلیل سا سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ کے ۴۹ فیصد اور ۵۱ فیصد مرد وزن کے لیے ملک کی حکمرانی اور ان کے ۴۹ فیصد اور ۵۱ فیصد مرد وزن کے لیے ملک کے تمام طبقاتی مراعات یافتہ اعلیٰ عہدے مختص ہوتے اور ان کی وراثت بنتے جائیں۔ انتظامیہ، عدلیہ، افواج کے تمام اعلیٰ مراعات یافتہ شاہی عہدے ان کے اور ان کی اولادوں کے لیے وقف کر دیے جائیں۔ ملک میں حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ پھیلتا جائے۔ کرپشن، رشوت، ہر قسم کی لوٹ مار کا عمل جاری ہوتا جائے سرکاری شاہی سہولتیں ان کا مقدر بنتا جائے۔ عوام بے چارگی بھوک ننگ کسمپرسی، بیروزگاری، خودکشیوں، خودسوزیوں کی علامت بنی رہے۔ مغربی جمہوریت کے ان استحصالی مجرمانہ مخلوط حکومتی جرائم کا تدارک اور قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور تہذیب کی حفاظت کرنا اہل وطن مسلم امہ اور انکی نسلوں کی بنیادی ضرورت ہے۔

۵۔ حقوق نسواں کے اس حکومتی آرڈیننس اور قانونی ضابطہ کے بعد ہیرا منڈیوں کی رنڈیوں اور فحش مستورات نے مردوں کے مساج کے لیے شہری آبادیوں میں اپنے مساج سنٹر، کلب، گیسٹ ہاؤسز قائم کر لیے ہیں۔ فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زنا کاری کے ریڈ لائٹ ایریا گلی کوچوں، محلوں، شہروں، حکومتوں اور حکومتی اداروں میں پھیلنا شروع ہو گئے ہیں۔ ۵۱ فیصد شاہی ٹولہ کی مستورات کے ذریعے ملکی وسائل اور خزانہ لوٹنا اور بے حیائی پھیلانا ملت کا مقدر بنا دیا گیا ہے۔ حکومتی سطح پر ننگی اور چڈی پہنے ننگی اور عریانی کی حالت میں نوجوان لڑکیوں کی ریس لاہور جیسے عظیم بزرگانِ دین کے شہر میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی نے جاری کروانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ حکمرانوں نے حکومتی سطح پر ملکی املاک کو اونے پونے داموں فروخت کرنا شروع کر دیا۔ حکومتی سطح پر گندم کو ۲۴۰ ڈالر فی ٹن بیرون ممالک فروخت کر کے دوسرے ماہ ۴۶۰ ڈالر فی ٹن کے حساب سے اپنی کمیشن، کرپشن کی خاطر بیرون ممالک سے خریدنا شروع کر دیا۔ حکومتی سطح پر امپورٹڈ وزیر اعظم اور اس کے اتحادی حکومتی ٹولہ نے بڑی شاہی قیمتی گاڑیوں پر پابندی ختم کر کے سات سال کی اقساط پر اربوں ڈالر کا زرمبادلہ کے ذخیرہ کو لوٹ لیا۔ اگر ان گاڑیوں کی قیمت اسی وقت ادا کر دی جاتی تو یقیناً آئی ایم ایف سے قرضہ اسی وقت لینا پڑتا۔ انھوں نے ملک کی معیشت کو سات سالوں تک مفلوج کرنے، اس پر سود بھی ادا کرنے کا پابند بنا دیا۔ اب موجودہ استحصالی حکومتی ٹولہ کے صدر پاکستان نے ایک وزیر کی گاڑی پر اپنے ہی کسی دہشت گرد ایجنٹ کے ذریعے حملہ کروایا اور اس کو وجہ بنا کر بلٹ پروف اربوں، کھربوں کی گاڑیاں خرید کرنے کے احکام جاری کر دیے ہیں۔ ایک طرف تو ایسے استحصالی نظامِ حکومت کے وزیر کے تحفظ کے لیے بلٹ پروف گاڑیوں کے خریداری کے زرمبادلہ کے بے پناہ اخراجات کرنا ایک جرم عظیم ہے جو مظلوموں کے مال و متاع کو ہی اقتدار کی نوک پر لوٹتے ہیں اور ملعون زندگیاں گزارتے ہیں۔ یہ کیسی اذیت ناک داستاں ہے کہ عوام الناس سے ضروریات حیات چھیننے والے، ان کو خودکشیاں، خودسوزیاں اور بھوک ننگ کی موت مارنے والے بدبختو! جنھوں نے مل کر ملک کو ایک رہزن کی طرح لوٹنا اور شاہانہ سرکاری اخراجات کے ذریعے کنگال کرنا شروع کر رکھا ہے۔ ستم بالائے ستم حکمرانوں نے بغیر عوام کی اجازت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت اتنی بڑی فوج وزیروں کی اپنی حکومت اور اقتدار پر قابو پانے کے لیے بھرتی کر رکھی ہے جس کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی ایوان، شاہی محل، بُلٹ پروف گاڑیاں، ان کے شاہی اخراجات کون برداشت کرتا ہے۔ خودکشیاں، خودسوزیاں کرنے والے بھوکے عوام یا ایسے احکام پاس کرنے والے بدبخت غاصب وظالم، قاتل و جابر بیرون ممالک کے ذریعے ملک کے مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے ڈیل کر کے حکومت حاصل کرنے والے ملکی فوجی سیاسی مجرم حکمران! کیا یہ حقائق درست نہیں! کیا ان کا تدارک ضروری نہیں! کیا ان حکومتی دہشت گردوں سے ملکی وسائل، خزانہ واپس لینا بھوکی ننگی، مفلوک الحال مسلم امہ کا حق نہیں!۔

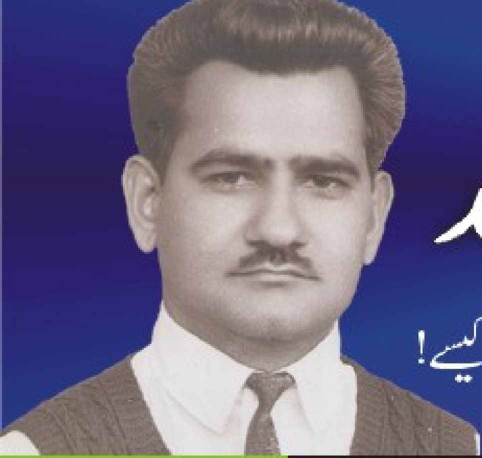

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۶۔ حکومتی سطح پر حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این، سینیٹر، مشیر، وزیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سپیکر، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے شاہی حکومتی عہدے اور ان کے اخراجات کا بجٹ اور ۵۱ فیصد انتظامیہ، عدلیہ، اور افواج پاکستان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی مستورات کے شاہی اخراجات کا بجٹ، ان کے شاہی سرکاری دفاتر، ان کے شاہی ایوانوں۔ ان کی رہائشوں کے لیے شاہی سرکاری محل، قیمتی قالین، اَن گنت ٹیلیفون، انمول بُلٹ پروف قیمتی گاڑیاں، سرکاری پٹرول اور ڈرائیوروں کا حساب نہ پوچھو۔ اس فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم ہارس ٹریڈنگ، اور نظریہ ضرورت کے ذریعے اکٹھے کیے ہوئے مجرم حکمرانوں نے ملک کے شاہی فوجی سیاسی دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کے حکومتی عہدے اور ان کا سرکاری بجٹ بڑھا کر سولہ کروڑ عوام کا معاشی قتال کر کے رکھ دیا۔ ان کا معاشی خون اقتدار کی گن پوائنٹ پر اپنے اور اپنی مستورات کے شاہی تصرف میں لے آئے۔ عوام اور ان کی نسلوں کی جسم وجاں اور روح کو نہ ختم ہونے والے فکر معاش کے دوزخ میں پھینک دیا ہے۔ ان فوجی سیاسی مارشل لا کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلوں کو معاشی بدحالی کی بنا پر زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ملّت سے دین کی دولت بھی چھین لی۔ تمام ملکی وسائل، مال ودولت، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ بھی لوٹ لیا۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم فوجی سیاسی حکومتی اتحادیوں نے عوام کا دین ودنیا ایک رہزن کی طرح اسمبلی ممبران کی گن پوائنٹ پر چھین لیا۔ اس کے خلاف کسی سیاسی جماعت اور کسی فرقہ پرست مذہبی سیاسی جماعت کے کسی رہنما نے اس کے خلاف احتجاج نہ کیا۔ بلکہ اپنی بہو، بیٹیوں، بہنوں، بیویوں کو انگلی لگا کر اسمبلی کے دین کش مخلوط حکومتی پنڈال میں لے پہنچے۔ نظریہ ضرورت اور ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے جمہوریت کی نئی حکومت قائم ہوئی۔ ان کے حکمرانوں نے اس معاشی، معاشرتی، دینی جرائم کو جوں کا توں جاری رکھا۔ کیونکہ یہ جرم ان سب سیاسی رہنماؤں اور ان کے ممبران کی معاشی اور معاشرتی مادی خوش حالی اور جنسی آزادی کو فروغ دینے، فحاشی بیحیائی، بدکاری، زنا کاری کی عیاشانہ زندگی گذارنے کا ایک اہم حصہ ہے۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے رہنما ہی ملک وملّت کے معاشی، معاشرتی اور دینی نظامِ حیات کے قاتل اور مجرم ہیں۔ دراصل یہ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ایک ہی ٹولہ کے افراد ہیں جو سولہ کروڑ اہلِ وطن کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کرتے، ملت کی جمعیت کا شیرازہ بکھیرتے، ملت کی جمعیت کو ختم کرتے، ملکی معیشت کو لوٹتے اور حکمرانی کرتے آرہے ہیں۔ یہ ایک ہی مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب مجرموں کے نظامِ حکومت کا غاصب اور استحصالی مجرم ٹولہ ہے۔

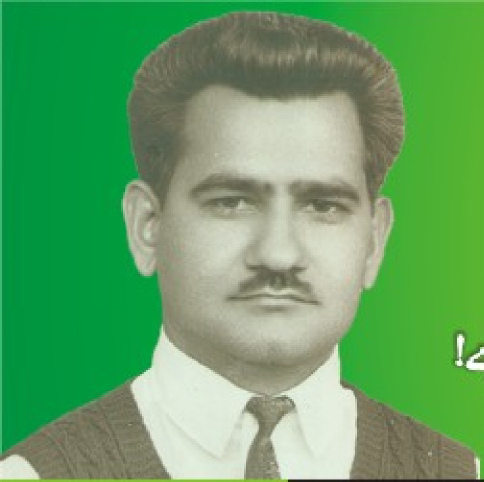

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کے خلاف مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کی حکومتیں بنائے جا رہے ہیں۔ وہ ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مغربی دانشوروں کی تیار کردہ جمہوریت کی سیاست کے نافذ العمل کرنے کے مجرم ہیں۔ جمہوریت کے طبقاتی نظام تعلیم، طبقاتی نظامِ حکومت، طبقاتی معاشی نظام، طبقاتی معاشرتی نظام، براہمن اور شودر، حاکم و محکوم، آقا و غلام، گورنر وگن مین، وزیر اعظم واردلی، صدر و بیٹ مین کے معاشی اور معاشرتی سات لاکھ اور سات ہزار تنخواہ اور سرکاری اَن گنت شاہی سہولتوں کے تضاد کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو مسلط کرنے والے مغربی جمہوریت کے روپ میں استحصالی، غاصب مجرم حکمران ہیں۔ حکمران ٹولہ کے چھ ہزار جمہوریت کے سیاسی نوسر باز، رہزن حکمران۔ پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ، ان کی الہامی کتاب قرآن حکیم اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے اسمبلی ممبران کے معاشی اور معاشرتی قاتلوں کے مجرموں کی حکمرانی مسلط ہے۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ کے باغی پاکستان کے حکمران ہیں۔ جنہوں نے قرآن حکیم کی وحدت کو سیاسی منشوروں اور ملّت کی جمعیت کو سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے سولہ کروڑ عوام کو بیوقوف بنا رکھا ہے۔ ملّت کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کی پابندی کرنی ہے۔ اسلامی جمہوریت کا نظام مملکت قائم کرنا ہے جو ان مجرم حکمرانوں سے رہائی کا واحد ذریعہ ہے

۸۔ پاکستان سولہ کروڑ مسلمانوں کا ملک ہے۔ ملک کا ۱۹۷۳ء کا آئین اسلامی ہے۔ اسلام کا نفاذ ان کا آئینی حق ہے۔ جمہوریت کے دہشت گردوں کو اب اس دہشت گردی کو ترک کرنا ہوگا۔ اب سیاسی جماعتوں کے چودہ سیاسی رہنما ایک طرف اور سولہ کروڑ عوام ایک دہشت گردی حیثیت سے دوسری طرف کھڑے ہو چکے ہیں یوں لگتا ہے کہ اب سولہ کروڑ دہشت گردان کی غاصب جمہوریت اور اس استحصالی ٹولہ کے ایوانوں اور محلوں کو ہلا کر اور ان دہشت گردوں کے نظامِ حکومت کا صفایا کر کے دم لیں گے۔ ملّت کے سولہ کروڑ افراد فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے ہمنوا سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بڑی شدت سے منتظر کھڑے ہیں این آر او کے تحت جتنے مجرموں کے قتال اور لوٹ مار کے کیس ختم کیے گئے ہیں۔ ان مارشل لا کی گن پوائنٹ پر جاری کردہ غیر قرآنی احکام کو واپس لینا ہوگا۔ تمام مجرموں کو ایک لائن میں کھڑا کرنا ہوگا اور تمام لوٹا ہوا مال و متاع واپس لے کر ایک طیّب فریضہ ادا کرنا ہوگا۔ جاوید چوہدری کے ٹی وی پروگرام مورخہ ۲۴۔۹۔۲۰۰۹ کی رات کو ڈاکٹر فرخ کی رپورٹ کے مطابق ایک وزیر کا ایک یوم کے اخراجات ایک لاکھ روپے ہیں۔ وفاقی وزرا کی فوج کی تعداد ۷۰ کے قریب ہے۔ نو کروڑ کی بلٹ پروف اور کئی دوسری گاڑیاں بھی ان کے تصرف میں ہیں۔

پروٹوکول سٹاف بھی انکی جان کی حفاظت کیلئے انکی نگہداشت پر متعین ہے۔ اس کے علاوہ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے سیکریٹریوں، ایڈیشنل سیکریٹریوں، جائنٹ سیکریٹریوں اوران کے بے پناہ عملے کی بات نہ کرو۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستانی عوام، ان کے وسائل، مال و دولت اور خزانہ کو آکاس بیل کی طرح چمٹا ہوا ہے۔ ملک کے وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارتی ادارے، ملک کے تمام ٹیکس، ستر فیصد کسانوں کی پیداوار انتیس فیصد مزدوروں کی تیار کردہ مصنوعات کو چھیننے اور لوٹنے کے بعد آئی ایم ایف سے قرضے بھی لیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستانی فرینڈز سے بھیک مانگنا ان کا لعنتی عمل ہے۔ بھیک مانگنے کے لیے ایک سپیشل جہاز صدر مملکت، ان کے ساتھ چالیس پچاس خوشامدیوں کا بھیک والا کشکول اٹھانے والے ٹولہ کا ہونا بھی اشد ضروری ہوتا ہے پھر دنیا بھر کے شاہی ہوٹلوں میں ان کا رہائش پذیر ہونا، ان کے تمام شاہی حکومتی اخراجات پاکستانی عوام کو برداشت کرنا ان کا جمہوری حق ہے۔ پھر ان تمام فرینڈ پاکستان ممالک کی دی ہوئی خیرات کو ان کا آپس میں تقسیم کرنا، اس لوٹ مار کے عمل کو جاری رکھنا ان کی جمہوریت کی سیاست کا حصہ ہے۔ بدنصیب حکمرانوں امریکہ کی فوج کو تحفظ فراہم کرتے اور اس کے مقاصد کے حصول کی جنگ لڑتے ہو۔ اپنی فوج اور عوام کو آپس میں لڑاتے اور مرواتے ہو۔ اس کے عوض کم از کم ان سے آئی ایم ایف کے قرضے ہی معاف کروالو۔ ان سے اس جنگ کے نقصانات کا تاوان ہی لے لو۔ امریکہ سے اپنی افادیت کے لیے کتنی کمزور ڈیل کی ہے۔ ملک و ملّت تمہارے جرائم کو واچ کر رہے ہیں۔ اب عدل عوام کی کھلی کچہری میں ہوگا۔ یہ ملک میں پہلا عدل اور آخری احتساب ہوگا۔ اس سے قبل کہ عوام اٹھ کھڑے ہوں جمہوریت کے سیاسی رہنما اپنا احتساب سپریم کورٹ کے ذریعے از خود کروالیں، ان واقعات کا تدارک کر لیں۔ ورنہ عوام جمہوریت کے چودہ مجرم سیاسی رہنماؤں اور تمام مجرم ممبران سے ملک کی پائی پائی وصول کرنے کا عمل از خود جاری کر لے گی۔ ملک کو خانہ جنگی کی طرف مزید نہ دھکیلو۔ ملّت کی عزت و حرمت کو بحال کرنا ہر اہلِ وطن کا فرض ہے۔ اس کے بعد ملک کے وسائل یا ذرائع آمدن یا ملکی خزانہ کو کوئی فرد نگاہِ بد سے دیکھنے کی جرات نہیں کرے گا۔ ملک ہر قسم کے جرائم سے پاک ہوگا۔ ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک کا حساب بے باک ہوگا۔ کسی بے گناہ پر پرچہ درج نہیں ہوگا۔ نہ ہی جیلیں معصوم، بے گناہ افراد سے بھری جائیں گی۔ نہ ہی کسی بے گناہ کو دار پر لٹکایا جائے گا۔ نہ انتظامیہ بے گناہ افراد پر پرچے درج کر سکے گی اور نہ ہی کوئی شاہی مراعات یافتہ منصف انتظامیہ کے جھوٹے کیس کے مطابق کسی کو تختۂ دار پر لٹکا سکے گا۔ نہ ہی کوئی برٹش لا، امریکی لا، انڈین لا اور جیوری پروڈینس کا ڈگری یافتہ اس ملک کا منصف بن سکے گا۔ جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کا خاتمہ ہوگا۔ ملکی معیشت اور مین پاور کو ملک کی ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ اگر چائنا کی قوم درست ہو سکتی ہے تو پاکستان کے عوام بین الاقوامی سطح پر اپنا کردار و تشخص پیش کیوں نہیں کر سکتے۔ یہی عوام شاہی ایوانوں کو ختم کر کے اِن کی بجائے زراعت اور جدید ٹیکنالوجی میں اپنا جوہر دکھائیں گے۔ سائنس کی دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ ملک دنیا کے جدید ممالک کی صف میں انشا اللہ کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کو راہ راست کی منزل عطا فرمائیں اور اس منزل کا مسافر بنائیں۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

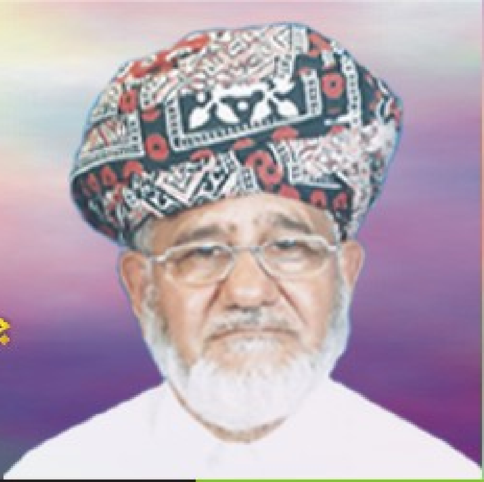

۱۔ پاکستان میں جمہوریت کی حکومتی اکیڈمی میں داخل ہونے کے لیے ان کا پہلا بنیادی معیار سرمایہ دار، جاگیردار ہونا شرطِ اولین ہے۔ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جرائم کا مجرم ہونا بھی اسی نظامِ حکومت کا ضروری حصہ ہے۔جمہوریت کے استحصالی حکومتی ٹولہ کے ممبر یعنی ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، وزیر و مشیر، وزرائے اعلیٰ، گورنر، صدر پاکستان وہی بن سکتا ہے جو معاشی اور معاشرتی جرائم کا مجرم ہو۔ جمہوریت کے ٹولہ میں شمولیت کے لیے دوسرا معیارِ تعلیم میٹرک پاس ہونا بھی لازمی ہے۔تیسرا معیار ملک کے تمام معاشی معاشرتی قاتل ڈاکو رہزن ملزم مجرم اور غیر ممالک میں مفرور ہونا جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کے ممبران کی بنیادی تربیت اور جمہوری ڈگری ہے۔

۲۔ مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ کے قوانین کے مطابق تمام مجرموں کو ان کے معاشی اور معاشرتی قتال جیسے جرائم معاف کرنا اور پھر ان کو ہارس ٹریڈنگ اور نظریہءضرورت کے ذریعے حکومت پیش کرنا اور ان کے ضبط شدہ لوٹے ہوئے اثاثے اور ملکی خزانہ کو بمع سود واپس کرنا ان کے جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا عدل وانصاف کا پیمانہ ہے۔جمہوریت کا یہ سلسلہء جرائم پاکستان میں جاری ہے۔

۳۔ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ نئے مجرموں کو حکومت پیش کرنے کے لیے نئی شرائط مرتب کرتے ہیں۔آئندہ ان سے اپنے جرائم معاف کروانا۔عوام الناس کے اجتماعی قتال کا بخشوانا۔ایسے جرائم کو ختم کروانے کے لیے نظریہءضرورت کو بروئے کار لانا۔اپنے خلاف معاشی اور معاشرتی جرائم کے کیسوں کو التوا میں رکھنا۔ان جرائم کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے این آر او کی ڈکٹیٹرشپ کی پاور کو سربراہِ مجرماں کو عطا کرنا،ان کا حکومتی وطیرہ اور پالیسی کا حصہ اور حکومتی مجرموں کا ذریعہ نشوونما ہے۔جو ملک میں جمہوریت اور اس کے حکومتی ٹولہ کے رہنماؤں اور ممبران کو پروان چڑھاتا ہے۔

۴۔ جمہوریت اور اس کا حکومتی ٹولہ اور اس کے نظامِ حکومت کو چلانے والا مراعات یافتہ شاہی طبقہ پاکستان کا نظامِ حکومت چلاتا ہے۔جس کے ذریعے سولہ کروڑ عوام، ان کی نسلیں، ان کے محکوم، غلام اور قیدی بنتے جاتے ہیں جو پاکستان کے ملکی پنجرے میں مقید رہتے ہیں۔امریکہ تو گوانتاناموبے کی جیل میں اپنے مخالف دہشت گردوں کو قید کر کے عوام الناس کی نظروں سے اوجھل چھ بائی چھ فٹ کے پنجروں میں بھوکا رکھا اور مارا جاتا ہے۔لیکن پاکستان میں تو اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو اسلام آباد جیسے بین الاقوامی شہر میں لال مسجد، اس کے ساتھ منسلک دینی ادارہ حفصہ کے سات ہزار طلبا طالبات، ان کے معلم و معلمات کو سرعام پولیس، رینجر سے اس علاقہ کا گھیراؤ، پھر فوج کشی کر کے نو دن تک ان کا اجتماعی قتال جاری رکھ کر فاسفورس بموں کے ذریعے انکے جسدوں کو خاکستر کر کے ان کا نام و نشان مٹا دیا جاتا ہے۔ایسے جرائم پاکستان میں مغربی جمہوریت کے مجرمانہ مارشل لا کے نظامِ حکومت کے مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا حق بن چکا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۵۔ مغربی جمہوریت پسند پاکستانی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ تو بے شمار افراد کو اغوا کر کے موت کی نیند سلا دیتا ہے۔لواحقین ان کی بازیابی کے لیے ملک بھر میں جلوس نکالتے اور سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا دیتے رہتے ہیں۔ملکی ادارے اِن کی مدد و معاونت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

۶۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کے ایسے گھناؤنے انسانی قتال کے واقعات اور ہر قسم کے دہشت گردی کے جرائم اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والے طالبان کے کھاتہ میں ڈال دیتے ہیں۔جس سے انسانی ضمیر نفرت کے تعفن سے ان کے خلاف بھر دیے جاتے ہیں۔ایسے تمام واقعات ان دینی درس گاہوں کے طلبا کے کھاتے ڈال کر ایک تو اسلامی نظریات، طلبا کے کردار کو بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد جرائم کی تشہیر کر کے قرآن حکیم اور نبی کریم ﷺ اور ان کی اُمت کے دینی اداروں کے کردار کو مسخ کرتے آ رہے ہیں۔جھوٹ کو قابل قبول بنانے کے لیے سرکاری علما سے ٹی وی بلیٹن جاری کرواتے ہیں۔اس طرح پاکستان میں اسلام پسند اور اسلامی نظریاتی پیروکاروں کا جدید اسلحہ سے خاتمہ کیا جا رہا ہے۔پاکستان میں فوجی سیاسی ملکی آئین توڑنے والے ملکی غداروں اور ملک دشمن مجرموں کا پاکستان میں راج قائم ہے۔

۷۔ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا موجودہ مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ بھی ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی پالیسی کے جرائم کی پیداوار ہے۔ملک کا کوئی فرد اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا۔قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے متضاد مغربی جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظام کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کی زیر قیادت اسلامی تہذیب کی دھجیاں بکھیر کر مغربی جمہوریت کا حکمرانی کا تاج پہن کر امریکہ اور دوسری مغربی ممالک کے ماسٹر مائنڈ ایجنٹوں کا فریضہ ادا کیے جا رہے ہیں۔لندن جیسے بین الاقوامی شہر میں مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا ایک ملکی ملزم اور مفرور جو ملکی معاشی اور معاشرتی قتال کا ہیرو ہے۔جس کے اشارے پر معصوم و بے گناہ بے شمار نامور ملکی شخصیات کا قتال اور فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کے اشارے پر کراچی جیسے شہر میں انسانی قتال کا کیس اس کے خلاف موجود ہے اور غیر ملکی آقاؤں کے کہنے پر دہشت گردی کروانے اور ان کو تحفظ فراہم کرنے کے فرائض ادا کرتا ہے۔وہ بیرون طاقتوں کے اشاروں پر اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کے خلاف ایسے ایسے بیان داغتا ہے جو ملک و ملت کی تباہی اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نفاذ میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ملکی اور غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے تمام ادارے بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ اس کے بیانات کی تشہیر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

غیر ملکی حکمرانوں اوران کے وائٹ ہاؤسز کے اشاروں پر وہ ملکی جرائم کا مفرور بے تاج بادشاہ اور مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا بین الاقوامی سفیر بنا بیٹھا ہے۔ لندن جیسے شہر میں عیش وعشرت کی زندگی گزارتا چلا آرہا ہے۔فوجی ڈکٹیٹر، پرویز مشرف سے مل کر اپنے سیاسی دہشت گرد حکمرانوں کے ذریعے اسلام پرست ملکی شخصیات اور ہزاروں معصوم، بے گناہ افراد کا قتل کرواتا رہا۔وہ برطانیہ میں بیٹھ کر ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے تحت حکومتی عہدے اپنی جماعت کے لوگوں میں وزارتیں، مشاورتیں، سفارتیں دلواتا اور جب چاہتا ہے ان کے خلاف اکڑ جاتا ہے۔پاکستانی حکمرانوں سے بھاری رقمیں وصول کرتا رہتا ہے ۔اپنی رنگین محفلیں سجاتا ہے۔برطانیہ جیسے شہر میں زندگی گزارنا کوئی آسان کام نہیں۔سیاسی پناہ کے روپ میں برطانیہ کے حکمران ایک مجرم کی پرورش اور پاکستان کی دشمنی اور ایک انسانی قاتل کو تحفظ فراہم کیے ہوئے ہیں۔کراچی جیسے شہر میں جہاں اس کے لسانی جماعت کے افراد کی کثرت ہے وہاں بغیر بھتہ دیے نہ کوئی شخص رہ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کاروبار کرسکتا ہے۔جب چاہتا ہے کراچی جیسے شہر میں آگ لگوادیتا ہے۔بے شمار افراد اس مجرم کا نشانہ بن چکے ہیں ۔یہ ایسی حقیقت ہے جسے ملک کا کوئی شخص جھٹلا نہیں سکتا۔یہ لسانی جماعت کا قاتل لیڈر کراچی میں جب چاہتا ہے فساد برپا کروادیتا ہے۔اس مجرم کو ملک میں لانا اس لیے مشکل بن چکا ہے۔کیونکہ یہ بیرون ممالک کے حکمرانوں کا بین الاقوامی ایجنٹ ہے۔جب وہ چاہتے ہیں اس سے اپنی مرضی کے بیان جاری کروا لیتے ہیں۔انہوں نے ایک میر جعفر پال رکھا ہے۔یہ شخص اسلام جو ملک دشمنی میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے ۱۹۷۳ کے آئین اور اسلام کے نفاذ میں ایک بدترین رکاوٹ ہے اللہ تعالیٰ اس کو راہ ہدایت عطا فرمائیں۔یا اللہ اس کو انسانی قتال جیسے جرائم اور اسلام دشمنی کی گھناؤنی زندگی سے نجات عطا فرما۔یا اللہ اس کی بخشش کا کوئی سبب بنا۔اس کے ہم نواؤں کو راہ ہدایت دے۔آمین

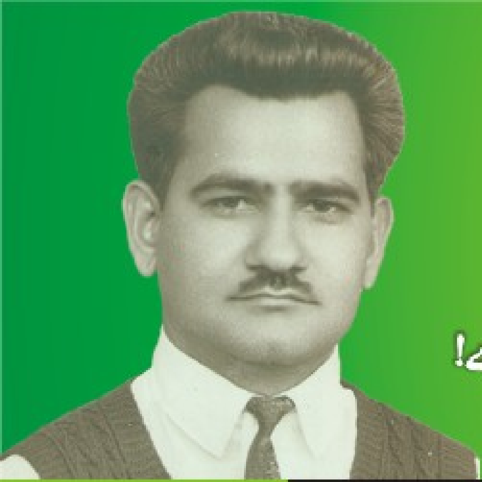

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کو ۱۹۷۳ء کا آئین اور اسلام کا نفاذ درکار ہے۔ اگر مغربی جمہوریت میں مختلف عقیدہ کی جماعتیں حصہ لے سکتی ہیں تو مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے نظام سلیکشن میں مختلف فرقوں کے عوام کیوں حصہ نہیں لے سکتے! ایسی سوچ اسلام کے نفاذ کے باغی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کا ہے جو ملک میں جمہوریت کا استحصالی جابرانہ ضابطہ حیات مسلط رکھنا چاہتا ہے۔ اسی طرح نیک محمد ہو یا عبداللہ محسود۔ بیت اللہ محسود ہو یا منصور زرمت۔ صوفی محمد ہو یا ملاں عمر ہو۔ افغانستان کی عوام ہو یا سوات کی، وزیرستان کی عوام ہو یا وانا کی، شمالی علاقہ جات کی عوام ہو یا پاکستان کے کسی اور علاقہ کی عوام ہو۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی اتنی سکت نہیں کہ وہ امریکہ، برطانیہ یا کسی مغربی ممالک میں جا کر دہشت گردی یا کسی قسم کا جانی، مالی نقصان ان کو پہنچا سکیں۔ مغربی کلچر کی دلدادہ جمہوریت پسند مغربی طاقتیں دنیا پر نظریاتی قبضہ کرنے کے لیے اسلام پسند نظریاتی عوام اور ممالک پر حملہ آور ہو چکی ہیں۔ کمال یہ ہے کہ حملہ آور، دہشت گرد مغربی طاقتیں، امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک پاکستان کی عوام کو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر ان کا قتال کرتی جا رہی ہیں۔ مغربی جمہوریت کا اسلام دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اپنی غیر قانونی حکومت بچانے کیلئے امریکی ایجنٹ اور ان کے مقاصد کی تکمیل کیلئے انکے ساتھی بن چکے ہیں

۲۔ افغانستان، پاکستان کا ایک عظیم مسلمان ہمسایہ ملک ہے۔ بدقسمتی سے فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کا فوجی سیاسی اتحادی حکومتی ٹولہ کی ناعاقبت اندیش پالیسی سے امریکہ، برطانیہ اور تمام مغربی ممالک کی افواج کی بہت بڑی چھاؤنی پاکستان کی سرزمین بنی ہوئی ہے۔ افغانستان کے طالبان کی گوریلا جنگ نے افغانستان کو ان کی افواج کا قبرستان اور تمام مغربی ممالک کو ماتم کدہ میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ جنگ ہارنے کی شکل میں انھوں نے اپنی پالیسی کو بدلا ۔ افغانستان میں ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد، امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کی فوجی خفیہ ایجنسیوں کو اکٹھا کیا اور تمام مالی اور مادی ذرائع کو بروئے کار لایا گیا۔ انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اربوں، کھربوں ڈالر اور جدید اسلحہ پاکستان اور غیر ملکی خودکش حملہ آوروں کو مہیا کیا۔ ان کو جدید اسلحہ کے استعمال کی ٹریننگ دی۔ پھر جدید اسلحہ مہیا کیا۔ ریموٹ کنٹرول کا طریقہ استعمال سکھایا۔ انہوں نے افغانستان کی جنگ پاکستان کی حدود میں جاری کر دی۔ جس کے ذریعے پورے پاکستان میں بڑے بڑے خودکش حملوں کے نام پر جدید اسلحہ سے اذیت ناک کاروائیاں ڈالی گئیں۔ ہمارے حکمران ان کے تمام گھناؤنے جرائم طالبان کے کھاتے ڈالتے، ان کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشہیر کرتے آ رہے ہیں۔ جھوٹ کو قابل قبول بنانے کے لیے ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لانے میں مصروف ہیں۔

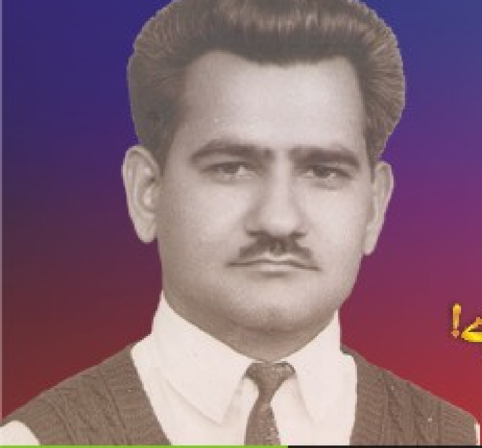

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

عوام الناس کو حقیقت سے آگاہ کرنا ان کے نزدیک جرم اور موت کا سبب ہے۔امریکہ اور پاکستان کا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ مل کر پاکستان میں اسلامی نظریات کو ختم کرنے کیلئے تمام ملک کو دہشت گرد بنا کر عوام الناس کا قتال جاری کر چکے ہیں۔فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف صاحب آپ اور آپکا فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ پاکستان میں بار بار فوج کشی کر لے، ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمانوں کا قتال کرتے رہو۔مخلوط تعلیم، مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا فحاشی، بےحیائی، بدکاری، زناکاری کا مادر پدر آزاد نظام۔طبقاتی تعلیم، طبقاتی معاشرہ، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی حکومتی ٹولہ اور انکی اولادوں پر مشتمل فوج شاہی، منصف شاہی، افسر شاہی کے مراعات یافتہ طبقہ کا استحصالی مغربی کلچر پاکستان میں اسلامی تہذیب کی روح کو ختم کر نہیں سکتا۔یہ نظریاتی جنگ امریکہ اور اسکے اتحادی ممالک اور پاکستان کا حکومتی ٹولہ پاکستانی مسلم امہ اور انکی نسلوں سے کبھی جیت نہیں سکتا۔

۳۔ پاکستان کے کونے کونے میں را، موساد اور سی آئی اے کے خریدے ہوئے تربیت یافتہ دہشت گردوں کے ذریعے ریموٹ کنٹرول اور خودکش حملے بیرونی ایجنسیاں کروائے جا رہی ہیں۔ایسے تمام حملے عوام اور حکمران اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ کون کروا رہے ہیں۔یہ تمام انسانی قتال کے انسانیت سوز واقعات طالبان کے کھاتے میں ڈالے جاتے ہیں۔طالبان کا کردار مسخ کرنے اور امریکہ کی ہاری ہوئی جنگ کو جیتنے کے لیے پاکستانی حکمران اور افواج پاکستان استعمال ہو رہے ہیں۔پاکستانی عوام کی رائے اور مشورہ کے بغیر ایک مجرم غاصب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کو طول دینے اور حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے پاکستان کی سرزمین امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو مہیا کی۔ان کے ساتھ جنگی تعاون کیا۔امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی بین الاقوامی دہشت گردی کا ساتھ دیا۔یہ عقل کے خرید کیے ہوئے گھوڑے اس کی حکومت کو بچا نہ سکے۔اے مجرموں باز آجاؤ!۔ورنہ خانہ جنگی ملک وملت اور خاص کر فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کا خونی انقلاب اور قتال انکے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔اس المیہ سے پہلے آگاہ کر رہا ہوں کہ آپ حقائق کی روشنی میں نجات کی منزل کا راستہ درست کرلیں۔

۴۔ یاد رکھو فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے خانہ جنگی کو اپنے اقتدار اور حکومت کو طول دینے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔لال مسجد اور اس سے منسلک دینی درس گاہ حفصہ کے طلبا، طالبات، ان کے معلم و معلمات کی بے گناہی کا بین ثبوت سولہ کروڑ عوام کے سامنے ہے۔لیکن وقت کے سامنے قومی مجرم فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے اتحادی حکومتی فرعون اور مغربی طاقتیں اس مالک کل کی طاقت کے سامنے چوں چراں نہ کر سکیں۔اس فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے ہارس ٹریڈنگ کے شاہکار سیاسی حکومتی مجرموں کے ٹولہ اور امریکہ کے مسٹر بش کو جوتے مار کر عوام نے بھگا دیا اور ان کو حرف غلط کی طرح فطرت نے مٹا دیا۔اب وہ تمام سیاسی مجرم حکمران اور فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے ہم نوا ساتھی اسی نظام حکومت کے مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہیں۔اب سیاسی حکومتی ٹولہ کا کوئی مجرم بچ نہیں سکتا۔نامہ عبرت ان کے ہاتھوں میں ہے اور وہ عوام کی کچہری میں ایک مجرم کی طرح کھڑے ہیں۔موجودہ حکمران بھی این آر او کے جرائم کی پیداوار ہیں۔نہ یہ بچ سکتے ہیں اور نہ ہی فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے ہارس ٹریڈنگ کے اکٹھے کیے ہوئے حکومتی ٹولہ کے مجرم بچ سکتے ہیں۔سولہ کروڑ عوام کو حقائق نے بیدار اور ان غاصبوں سے بیزار کر دیا ہے۔

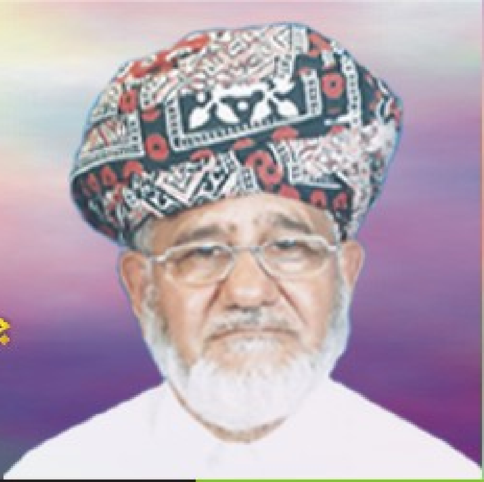

۵۔ وقت ایک اہم کروٹ لے چکا ہے۔فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اس دور کے مجرم حکمرانوں کا دور نہیں اور نہ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے چند فوجی مجرم کور کمانڈروں اور اس کے ہارس ٹریڈنگ سے اکٹھے کیے ہوئے ملکی ملی سیاسی حکومتی مجرموں کا دور ہے۔

۶۔ فوجی ڈکٹیٹر یحییٰ خان اور اس کے ہارس ٹریڈنگ کے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے ملک پاکستان کے دو ٹکڑے کر دیے۔عوام کے گھر ماتم کدہ بن گئے اور ان کے گھروں میں پانچ نئے پاکستان بنانے اور نئی حکومتیں بنانے کی شہنائیاں بجتی رہیں۔پاکستان کی وفاقی حکومت میں سینٹ کے ممبران کا اضافہ، اسمبلی کے ایم این اے، مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزیر اعظم، صدر پاکستان اور ان کے مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ کا بے پناہ اضافہ، وفاقی حکومت کے زیر سایہ چار صوبائی حکومتیں پنجاب حکومت، سرحد حکومت، بلوچستان حکومت، سندھ حکومت چار وزیر اعلیٰ، چار گورنر، چار اسمبلیاں، چار سپیکر، چار چیف سیکرٹری، بے شمار سیکرٹری، چار سپریم کورٹس، چار ہائی کورٹس اور ان کے ان گنت ججوں کی تعداد بڑھا دی گئی اضلاع کی تعداد بھی بڑھا دی گئی۔عدلیہ، انتظامیہ کا شاہی طبقہ پھیلتا گیا۔ان کے شاہی اخراجات کا بجٹ بھی بڑھتا گیا۔حکمران ٹولہ ملک کے خزانہ کو دیمک بن کر چمٹ گیا۔حکومتی مجرم پھیلتے گئے۔ان کی تنخواہیں اور سرکاری سہولتیں بھی بڑھتی گئیں۔جس طرح مجرم آمر حکمرانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔اسی طرح سرکاری اخراجات، کرپشن، رشوت، سفارش اور ہر قسم کے جرائم بڑھتے رہے۔مشرقی اور مغربی پاکستان کے ۷۸ ایم این اے کی بجائے پاکستان کے ۱۹۰۰ ایم این اے، سینیٹرز، ایم پی اے ملک کی معاشیات اور دینی تہذیبی ورثہ کو دیمک بن کر چمٹ گئے۔

۷۔ اس کے بعد ایک اور بدنصیب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف۔اس کے چند مجرم فوجی کور کمانڈر گن پوائنٹ پر ملک پر قابض ہو گئے۔اس نے ایک ڈمی مغربی جمہوریت کی حکومت قائم کی۔ملک کے تمام مجرم سیاستدانوں کو ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ اپنے ساتھ ملایا۔ان کے قتل کے کیس، ان کے ملکی وسائل، ذرائع آمدن، ہر قسم کے غبن، ہر قسم کے جرائم کے کیس نہ صرف ختم کیے بلکہ ان کو بڑے بڑے حکومتی عہدے دے کر دوبارہ ملک کو ان کی ملکیت اور وراثت بنا دیا۔۱۹۴۷ء سے ملک میں یہی دستور چلا آ رہا ہے۔جس کا خاتمہ، ان کا احتساب وقت کی ضرورت ہے۔

۸۔ موجودہ چودہ سیاسی جماعتوں کے سیاسی فرقوں کے رہنماؤں، حکمرانوں اور اپوزیشن کے لیڈران کو واضح بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔پاکستان لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نام پر معرض وجود میں آیا۔اس کی بنیادوں میں لاکھوں معصوم بچے بچیوں، مرد و زن کا خون مدفن ہے۔لاکھوں مسلمان مستورات کی عصمت و عفت کے زخموں کی نہ ختم ہونے والی اذیتیں اس سرزمین کے ذرے ذرے میں پنہاں ہیں۔تم نے تمام شہیدوں اور ان تمام مظلوم روحوں کو اور سولہ کروڑ اہلِ وطن اسلام کے نام لیواؤں کو دردِ سوزاں میں مبتلا اور پریشان حال کر رکھا ہے۔مت بھولو! یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور بنی نوع انسان کے لیے سلامتی کا مظہر اور قلعہ ہے۔یہ انسانیت کی فلاح اور خیر کا بین الاقوامی مرکز ہے۔

۹۔ قائد اعظمؒ نے پاکستان کے روپ میں ایک بکھری ہوئی اُمت کو ایک وحدتِ خیال بخشا۔ سولہ کروڑ مسلم امہ، تمام ملّت اسلامیہ کے فرزندان اور ان کی نسلیں کو وحدت عمل کی منزل پر گامزن کر دیا خوب ناخوب کی تمیز اس دور کی منزل کی ایک بنیادی کڑی ہے۔ اس کے بعد سیاسی رہنماؤں، فوجی ڈکٹیٹروں کے قلیل سا ٹولہ، ان کے مراعات یافتہ طبقہ نے سولہ کروڑ اہلِ پاکستان سے منزل اور منزل کا سفر بھی چھین لیا اور زادِ راہ بھی لوٹ لیا۔ ملّت کو فکر معاش کے دوزخ میں جھونک کر اسلام اور اسلامی آئین کے نفاذ کی بجائے جمہوریت کا استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت جاری رکھا۔ انگریز کی طرح اہلِ وطن کو محکوم اور قیدی بنا لیا جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہءِ ضرورت کے جرائم کدہ کے تمام مجرم معاشی، معاشرتی درندے حکمران بنتے گئے ملک کے سب جماعتوں کے رہنما ننگے ہو چکے ہیں۔ اِن سب مجرموں کو وارننگ دے رہا ہوں۔ ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے فوری طور پر جمہوریت کے مجرمانہ ناٹک کو بند کریں۔ اپنے اور اہلِ وطن اور مخلوق خدا کے لیے بھلائی کا دروازہ کھولیں۔ فطرت کی درپردہ کارسازی اور نوشتہءِ وقت کو پڑھ لیں سیاسی اور فوجی حکومتی ٹولہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ملک میں ایک عبرتناک جمہوریت کے خلاف اور اسلامائزیشن کے لیے ملک میں ایک نظریاتی ایجی ٹیشن شروع ہے۔ جس کو روکنا ان کے بس میں نہیں۔ ایجی ٹیشن سول نافرمانی کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ عوام معاشی کرپشن اور بیروزگاری کا شکار ہیں۔ عوام کے پاس کوئی راستہ نہیں یا وہ بھوک سے مر جائیں یا اس استحصالی نظامِ حکومت، اس کے حکمرانوں کو نیست و نابود کر دیں۔ حکمرانوں کی تمام قوتیں سلب ہو چکی ہیں۔ حکمران ٹولہ، شاہی مراعات یافتہ اعلیٰ طبقہ اور ان کی نسلوں کو ان کے استحصالی نظامِ حیات کو کچلنے کا وقت ان کو وارننگ دے رہا ہے۔ نئی زندگی، نیا نظام، نئی حکمت عملی دین ابراہیم علیہ السلام اور اس کے اہلِ کتاب پیغمبران کے نور کی روشنی، اس جہانِ رنگ و بو کے ظلمت کدہ کو روشن و منور کرنے میں مصروف عمل ہے۔ ملّتوں، دینی سلسلوں اور فرقوں میں امریکی اور اتحادی ممالک کے ظلم و جبر اور معصوم انسانیت کے قتال نے اخوت و محبت کی نئی راہیں کھول دی ہیں۔ ان جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرموں کے پیدا کردہ آپس کے ملی نفاق اور نفرتوں کا دروازہ بند ہو چکا ہے بلکہ تمام پیغمبران کی اُمتیں بین الاقوامی سطح پر اس غاصب، استحصالی ٹولہ اور ان کے انسانی قتال کے خلاف ایک مرکز پر اکٹھی ہو رہی ہیں۔ انسانیت کی بھلائی و خیر، فلاح و احسان، عفو و درگذر، ادب و خدمت، انسانی عزت و حرمت کے چراغ روشن ہونے شروع ہو چکے ہیں۔ مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا الہامی سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ ظالموں، غاصبوں اور استحصالی ٹولہ کے مجرموں کے دن گنے جا چکے ہیں فطرت کا عمل اور نشتر جاری ہے اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی بھلائی کا فریضہ اس ملّت کے نصیب کا حصہ بنائیں آمین

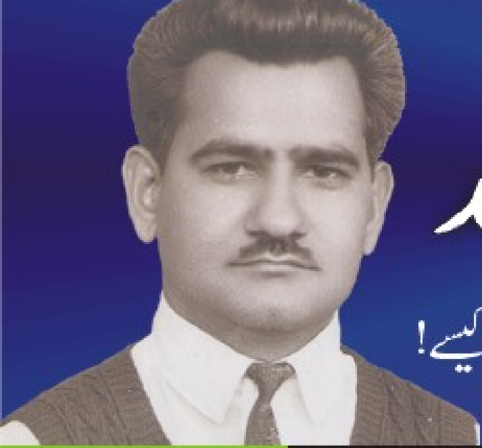

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظمؒ نے تمام روحانی سلاسل اور تمام مکتبہ فکر کے فرقوں کو پاکستان کی ایک منزل اور تمام روحانی سلسلوں اور تمام فرقوں کو ایک مرکزیت عطا کر دی ہے۔ ملک و ملّت اور روحانی سلسلوں اور فرقوں کو پاکستان کی جمعیت میں پرو دیا ہے۔ اب جو بھی الہامی فقیر، ولی اللہ اور روحانی پیشوا یا اسلامی نظریات کے اہل بصیرت عالم دین اس دنیا میں تشریف لائیں گے، ان کی نسبت اور فرقہ پاکستانی ہو گا۔ وحدت عمل یہاں ہی رقص کرے گا۔ ادب انسانیت یہاں ہی پروان چڑھے گا۔ محبت کے سفیر یہاں سے ہی اپنا آفاقی سفر جاری کریں گے۔ عمل اور دعا سے ناگہانی آفات ٹلتی ہیں، سرفرازی نصیب کا حصہ بنتا ہے۔ کرامتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ منزل درست ہو جائے تو زمانہ بدل جاتا ہے۔ ملک کے اصل دینی سیاسی رہنما، افواج پاکستان کے دینی نظریات کے سربراہ مل بیٹھ کر جمہوریت کے طبقاتی استحصالی نظامِ حیات کو اسلامی آئین کا غسل دے دیں۔ دینی قیادت اور حکمرانی ایک ہو جائے تو سلامتی کی تہذیب انسانیت کے حقوق اور ان کی راحت و حفاظت کی نگہبانی کا فریضہ ادا کر سکتی ہے۔ جو اس وقت پوری انسانیت کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کے لیے اسلامی آئین کا نفاذ از حد ضروری ہے۔

۲۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ امریکہ، برطانیہ اور تمام مغربی اتحادی ممالک کے حکومتی مجرم ٹولہ نے عراق پر حملہ کرنے کے لیے کئی سال تک عراق پر جھوٹے، غلط، بے بنیاد الزامات لگا کر اس کے خلاف ایک طویل عرصہ تک میڈیا وار جاری رکھی۔ اس جھوٹے پراپیگنڈہ کی بنا پر ان کی خوراک، ادویات تک بند کر دیں۔ جس سے مخلوق خدا ایک ہولناک اذیت سے گزر گئی۔ جس پر ان کی عوام بھی معترض رہی۔ عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات، نظریات اور ضابطہ حیات کو ان کے حکومتی ٹولہ نے روند کر رکھ دیا۔ عراق پر سب سے بڑا الزام اور جرم یہ تھا کہ وہ ایٹم بم بنا رہا ہے۔ اس کے ناکردہ جرم کا بین الاقوامی سطح پر ذرائع ابلاغ کے ذریعے خوب چرچا کیا۔ پھر اسی بنا پر بین الاقوامی سطح پر اس کا معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کیا۔ یو این او کے اسلحہ انسپکٹروں کے ذریعہ عراق کے اسلحہ کی چھان بین کروائی۔ جب عراق سے کچھ نہ ملا، اس کی فوجی صلاحیت کی کمزوری ان کے سامنے آ گئی تو امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے عراق پر حملہ کر دیا۔ جدید اسلحہ سے اس کی بستیوں کو ویران کر دیا۔ عراق کے پانچ چھ لاکھ بے گناہ مرد و زن، معصوم بچے بچیوں کا قتال کر کے رکھ دیا بستیوں کو نشانہ عبرت بنایا۔ ہزاروں، لاکھوں انسانوں کے اعضا فضا میں اڑتے اور مجبور انسان معذور ہوتے رہے۔ اس بدعملی نے امریکہ، اس کے اتحادی ممالک کے عوام کو رسوائے زمانہ کر دیا ہے۔ کیا امریکہ کے عوام اس سے آگاہ نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے نظریات سے منحرف ہو چکے ہیں؟ لیکن وہ بھی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے ماسٹر مائنڈ انسانیت کے مجرم ٹولہ کے شکنجوں میں جکڑے جا چکے ہیں۔

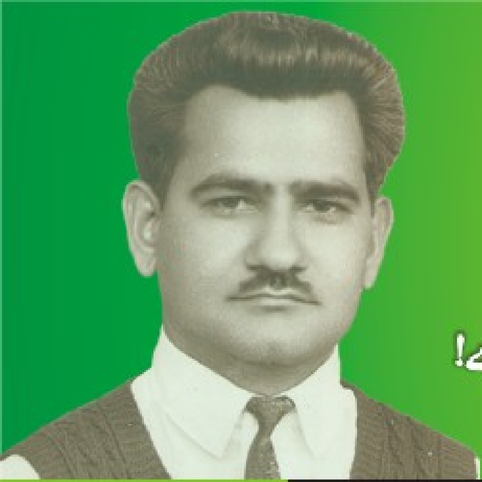

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

انسانیت پر ظلم و جبر اور اس کا تدارک بنی نوع انسان کا بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ انسانی اقدار کا طیّب فریضہ ادا کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ عراق میں ہی مسٹر بش کے منہ پر جوتا پڑا اور اس کی تذلیل کا چرچا دنیا بھر میں ہوا۔ امریکی عوام اس سے نادم و شرمندہ ہیں۔ انھوں نے ہی عوام الناس کے بے جا ظلم و قتال کی پالیسی کی وجہ سے اس کا نام اقتدار اور عروج کی تاریخ سے ختم کیا ہے۔ تمام ممالک کے عوام کو آپس میں نفرتوں کی بجائے خیر سگالی کے جذبے بحال کرنے ہوں گے۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا ہوگا۔ یہی دین ابراہیم علیہ السلام اور امن کا راستہ ہے۔ اس سلسلہ میں عوام ہی کو دوسرے ممالک کی عوام سے رابطے کرنے ہوں گے۔ ذرائع ابلاغ نے بنی نوع انسان کو ایک مرکز عطا کر دیا ہے اس کو اپنانا اور فائدہ اٹھانا ہوگا چند حکومتی ٹولہ کے مجرموں کی وجہ سے دوسرے ممالک کے کروڑوں انسانوں کو دشمن سمجھ لینا عقل مندی نہیں، نہ ہی دین ابراہیم علیہ السلام ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

۳۔ بین الاقوامی سطح پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس اور عیسائی ملّت کو دنیائے عالم کے سامنے رسوا اور ان کی تذلیل کر کے رکھ دی ہے۔ اس انسانی المیہ کے وارث کبھی عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا نہیں ہو سکتے۔ ان کی اُمت کا اقتدار جمہوریت کے ابلیسی ٹولہ کے ایجنٹوں کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس یا ان کی اُمت کے کردار کا حصہ نہیں ہیں۔ جمہوریت کی سرفرازی اور عیسیٰ علیہ السلام کی سربراہی کا انتشار اس ملّت کے کردار کو مسخ کر چکا ہے۔ اور وہ تو ان کے بے ادب، گستاخ اور ان پر ایک تہمت بن کر ابھرے ہیں۔ ان کی صدیوں کی عبادت و ریاضت اور حسین کردار اور تشخص کو نگل کر رکھ دیا ہے۔ عراقیوں نے ان کے خلاف گوریلا جنگ جاری کر دی۔ جو ابھی تک جاری ہے۔ مغرب کو حیرت زدہ معاشی اور معاشرتی شکست ہوئی امریکی حکومتی ٹولہ عوام سے کب تک حقائق کو چھپائے رکھے گا۔ کب تک جھوٹ کو قابل قبول بناتے رہیں گے۔ امریکہ کے بے دین فرعونی حکمرانوں اور ان کے وائٹ ہاؤس کے ابلیسی ماسٹر مائنڈ شاہی طبقہ کے مراعات یافتہ افراد نے دنیائے عالم کو جمہوریت کے خود ساختہ نظامِ حکومت کے ذریعے ان کا معاشی اور معاشرتی قتال جاری کر رکھا ہے۔ امریکہ اور اس کے مغربی ممالک کے مذہبی پیشواؤں کو اپنا دینی کردار ادا کرنا، ان کے لیے از بس ضروری ہو چکا ہے ورنہ یہ ابلیسی ٹولہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ان کی الہامی کتاب انجیل مقدس اور ان کی اُمت کی کردار کشی اور ان کو رسوائے زمانہ کرتے جائیں گے۔

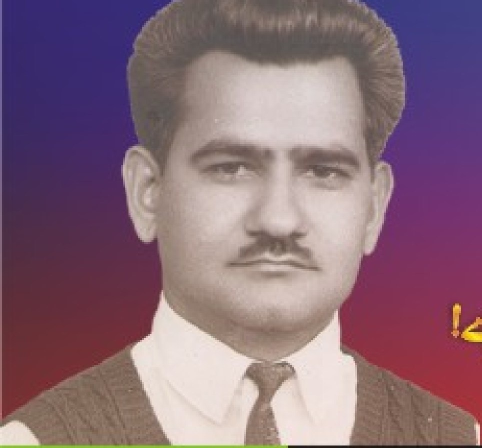

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۴۔ امریکہ اور ان کے اتحادی ممالک میں بے شمار ایٹمی پلانٹ موجود ہیں۔ تمام دنیا کے ممالک اور عوام امریکہ جیسی بین الاقوامی طاقت کی ہٹ دھرمی، ظلم، انسانی قتال کی پالیسی سے تنگ و بیزار اور ان کے ظالمانہ کردار سے نفرت کرتے ہیں۔ جاپانی ہوں یا کورین۔ جرمنی ہو یا عرب ممالک۔ عراق ہو یا ایران۔ پاکستان ہو یا افغانستان، چین ہو یا روسی ریاستیں، بھارت ہو یا روس یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ کوئی بھی ملک ہو یا عوام وہ بھی امریکہ کے ان انسان کش حکمرانوں اور ان کے وائٹ ہاؤسز کے استحصالی دانشوروں سے اور ان کے تیار کردہ ورلڈ آرڈر سے دلی نفرت کرتے ہیں۔ بیشتر ممالک جدید ایٹمی طاقتیں ہیں۔ ان میں سے کسی ملک کے چند افراد ان انسانی قاتلوں اور دہشت گردوں کے خلاف جنھوں نے ہر ملک کے ساتھ اپنا ظالمانہ کردار ادا کیا ہوا ہے۔ ان کے ایٹمی پلانٹوں میں کوئی سلگتی چنگاری پھینک دیں تو وہاں کی عوام کا کیا حشر ہوگا۔ محترمی اوباما صاحب ایک مذہب پرست انسان ہیں۔ وہ انسانوں کے دلوں میں اترنے اور دلوں سے اترنے کے الہامی نظامِ حیات سے بھی آشنا ہیں۔

۵۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدمت خلق کی تعلیمات سے بھی آگاہ ہیں۔ وہ بنی نوع انسان پر رحمتوں اور شفقتوں کی لامتناہی بارشوں کے معجزات سے بھی اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کی عبادات اور رہبانیت کی درس گاہ کے تیار کیے ہوئے صاحب بصیرت پیشواؤں اور فقر کی دولت سے مالا مال روحانی رہنماؤں کی پھیلائی ہوئی روشنیوں کو بھی وہ بھولے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ایک طویل عرصہ تک مشنری جذبوں کے ہدی خواں خدمت خلق کے لیے دنیا کے کونے کونے میں ابن مریم علیہ السلام کی شمع روشن کرتے رہے۔ وہ انسانی دلوں پر حکومت کرتے رہے۔ اس وقت ان کی تعداد اڑھائی ارب کے قریب تھی۔ اب جب وہ ایٹم بم سے لے کر نائٹروجن بموں تک کے وارث بن چکے ہیں۔ خلا پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مادی لحاظ سے وہ دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دنیا میں مادی فوقیت کے لحاظ سے وہ سپر طاقت کہلاتے ہیں۔ لیکن ان کا مٹھی بھر جمہوریت کا حکمران ٹولہ، ان کا مراعات یافتہ ماسٹر مائنڈ طبقہ کے استحصالی نظامِ حکومت کی وجہ سے وہ ملت بنی نوع انسان کے دلوں سے اتر چکی ہے۔ اے ابن مریم کے نور ان کو میرا پیغام سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

۶۔ امید ہے کہ وہ دنیا میں تمام پیغمبران کی الہامی کتابوں کی تعلیمات کی روشنی میں امن اور صلح کا جھنڈا بلند کریں گے۔ دنیا کو امن کا گہوارا بنائیں گے۔ وہ مسٹر بش کی طرح جوتوں اور رسوائی زمانہ کا طوق پہننے کی بجائے اپنا نام ان لوگوں کی لسٹ میں درج کروانے کے خواہاں ہوں گے جو خالق کی مخلوق کو پیار کرتے ہوں۔ اوباما صاحب دنیا کی بے ثباتی کے درس سے آپ اچھی طرح آشنا ہیں۔ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اس عارضی کائنات میں ایسا کام کر جائیں جس سے بنی نوع انسان ظلم و جبر سے محفوظ ہو سکیں۔ ایسا نام چھوڑ جائیں کہ آنیوالی انسانی نسلوں کی زبان پر آپ کا نام وردِ زبان بنا رہے۔

بابا جی عنایت اللہ

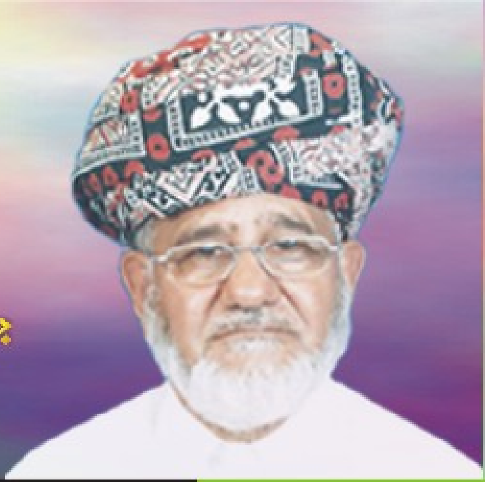

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۷۔ جس طرح ایک سیاہ فام فرد کو خداوند قدوس نے امریکہ جیسے ملک کی سربراہی عطا کی ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ وہ اسمبلی ممبران کے تخلیق کردہ مغربی جمہوریت کے دانشوروں کے چنگل سے نکلیں اور ان کے تیار کردہ ضابطہ حیات کی بجائے دنیا بھر میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا درس توحید اور تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابوں کے تعلیمی نصاب کی آفاقیت سے بنی نوع انسان کو آگاہ کرنے کا راستہ اختیار کریں۔ کیا جمہوریت کی تعلیم و تربیت پیغمبران کی الہامی تعلیمات جیسے جوہرِ قابل تیار کر سکتی ہے۔

۸۔ کیا جمہوریت کے ابلیسی دانشوروں اور پیغمبر خدا کے عطا کیے ہوئے الہامی معیارِ حیات کا تقابلی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ عیسائیت کے کردار سے ایک بار پھر دنیائے عالم کو روشناس کروانے کا عمل جاری کریں۔ چاروں اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو آپس میں فتنہ فساد اور جنگیں کرنے کی بجائے کیمونسٹوں، سوشلسٹوں، ہندومت، بدھ مت، جین مت، آتش پرستوں اور دوسرے نظریات کے عوام الناس کو پیغمبران پر نازل ہونے والی الہامی کتابوں، ان کے نظریات، تعلیمی نصاب سے آگاہ کرنے کا فریضہ ادا کریں۔ تاکہ بھولی بھٹکی ہوئی مخلوق کو راستگی کی منزل سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

۹۔ اوباما صاحب کیا مشنری جذبہ کو بیدار کیا جا سکتا ہے۔ کیا کسی بڑی ہستی کے آنے سے پہلے پنڈال کو سجایا جا سکتا ہے۔ کیا دنیا کو امن کا گہوارا بنایا جا سکتا ہے۔ کیا اخوت و محبت کی خوشبو کو پھیلایا جا سکتا ہے؟ کیا خالق کی مخلوق کو خالق کی نگاہ سے دیکھنے کا شعور بیدار کیا جا سکتا ہے؟ کیا ادب انسانیت اور خدمت انسانیت کے چراغ روشن کیے جا سکتے ہیں؟ کیا انسانیت کو امن کا معجزہ دکھایا جا سکتا ہے کیا عجز کے اسرار سے پردہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ کیا نادانوں کو بات کرنے کا سلیقہ عطا کیا جا سکتا ہے؟ کیا پیغمبران کی اُمتوں کو جمہوریت کے نازیبا عمل سے بچایا جا سکتا ہے؟ کیا عدل کش آسودگی کے خرمن کو بجلیوں سے بچایا جا سکتا ہے؟ کیا حکمرانوں کا نشہء دولت و اقتدار غربا کے دم سے نہیں؟ کیا قلندروں کی اذاں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ نہیں کیا ابراہیمؑ کی اُمت کے قلب و روح سے سوز و احساس سے محرومی دین ابراہیمؑ سے دوری نہیں ہے۔ کیا پیغمبران کی اُمتوں کو معزز اور رسوائے زمانہ ہونے کے اسباب و علل معلوم نہیں۔ کیا جمہوریت نے بے دین نسلیں تیار کر کے حضرت ابراہیمؑ کی اُمت کی نسلوں کو دین سے دور، بدظن اور بیزار نہیں کر دیا۔ کیا یہ درست ہے کہ تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کے پاس ان کا نام بچا ہوا ہے کردار نہیں۔ کیا دانشوروں اور سکالروں کی تیار کردہ جمہوریت کی سرکاری بالادستی دین ابراہیمؑ کے تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں کو نگل نہیں چکی۔ جب دامنِ دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اُمت کیسی اور دین کیسا۔ یا اللہ گلشن ہستی میں صدائے حق کا سہارا تو ہی تو ہے یا اللہ ہم پر رحم فرما۔ ہمیں راہ راست کی منزل کا مسافر بنا۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے والی اعلیٰ انتظامیہ کے لیے کم از کم تعلیمی معیار بی اے، ایم اے اور عدلیہ کے لیے بی اے، ایم اے اور ایل ایل بی ہونا لازمی ہے۔ اس طرح ملک کا مراعات یافتہ انتظامیہ کا شاہی طبقہ چیف سیکرٹری اور عدلیہ کا شاہی طبقہ چیف جسٹس سپریم کورٹ تک ترقی کی منازل طے کرتے رہتے ہیں افواج پاکستان کا شاہی مراعات یافتہ طبقہ چیف آف آرمی سٹاف کے لیے کم از کم تعلیمی معیار گریجوایشن ہے پولیس، رینجر، اور افواج پاکستان کے سپاہی اور کلرک کے لیے کم از کم بنیادی تعلیم ایف اے مقرر ہے، اسسٹنٹ یا ہیڈ کلرک کے لیے گریجوایشن کی بنیادی تعلیم ہونا ضروری ہے۔ انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کے بنیادی سرکاری اہلکار اردلی، گن مین، ڈرائیور کے لیے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لیے ان کا تعلیمی معیار میٹرک ہونا ضروری ہے۔ جمہوریت کے جاہل جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کا میٹرک پاس براہمن فرقہ الیکشن جیت کر انتظامیہ، عدلیہ اور افواج پاکستان کا رہنما اور ملک کا حاکم اعلیٰ بن جاتا ہے۔ پاکستان میں چھ سات ہزار جاگیردا، سرمایادار معاشی معاشرتی برتری والے مغربی جمہوریت کے سیاسی ٹولہ کی الیکشنوں پر اجارہ داری مسلط ہے۔ دوسری طرف معاشی، معاشرتی طور پر کمزور و کم تر، غریب و بے بس سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو الیکشنوں کا ووٹر بنا رکھا ہے اور الیکشنوں میں حصہ لینے اور اسمبلیوں تک رسائی حاصل کرنے سے محروم کر رکھا ہے۔ ملک میں آمریت، بادشاہت کے چند افراد جمہوریت کے نظام حکومت اور نظام الیکشن کو ذریعہ حکمرانی بنا چکے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کو جیل اور مسلم امہ کے سولہ کروڑ افراد اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام محکوم بنا رکھا ہے۔ انکے پیدا کردہ زمینی اور صنعتی وسائل پر انکا قبضہ جاری ساری ہے۔ عوام الناس بھوک ننگ، غربت، تنگدستی، مجبوری و بے بسی کی زندگی گذارنے پر مجبور، ضروریات حیات سے محرومی کی وجہ سے خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے کی تاریخ رقم کیے جا رہے ہیں۔ وسری طرف فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کے ذریعے ملکی وسائل اور کروڑوں، اربوں کے خزانہ کے مالک، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں کی تعیش کی زندگی کے وارث بنے بیٹھے ہیں۔

۲۔ کیا کمال ہے کہ مغربی جمہوریت کا غاصب استحصالی حکومتی دانشور ٹولہ کے لیے تعلیمی معیار گریجوایشن سے کم کر کے میٹرک کر دیا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے اور اپنے حکومتی ساتھیوں کے معاشی اور معاشرتی قتال کے جرائم ختم کروانے اور اپنی جان بخشوانے کے لیے مسٹر آصف علی زرداری سے حکومتی معاملات ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے جمہوری نظام کی روشنی میں طے کیے۔ قتال کے تمام کیس جوان کے خلاف عدالتوں میں زیر سماعت تھے ان کو معاف کر دیے گئے۔

فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے آصف علی زرداری کو صدارت کا منصب مہیا کرنے کے لیے بے نظیر کو قتل کروایا۔ بینظیر کے عظیم پارٹی ممبران اور بھٹو خاندان کے اصل وارثوں کو پس پشت ڈال دیا اور ان کا نام ونشان مٹا دیا آصف علی زرداری کو پاکستان پیپلز پارٹی کا صدر بنا دیا گیا۔ اس کی ضبط شدہ چھپن ارب ڈالر کی کثیر رقم واپس کی۔ اس پر سرکاری خزانہ سے گیارہ سال کا سود بھی ادا کیا گیا۔ سرے محل کا کیس بھی معاف کر دیا گیا۔ اس طرح ہر قسم کے جرائم سے مبرہ اور مسٹر ٹن پرسنٹ کے نامی گرامی شخص کے تمام معاشی اور معاشرتی جرائم کو ختم کر دیا گیا۔ کمال یہ بھی کر دکھایا کہ ایک میٹرک پاس کو پاکستان کا صدر مملکت بنا دیا گیا۔

۳۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ **ملک** کے تمام مجرموں کو مغربی جمہوریت کا لباس پہنا کر الیکشنوں کے ذریعے آمروں کا حکومتی ٹولہ تیار کر لیا جاتا ہے۔ ان کو جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت کے اعلیٰ عہدے مختص کر دیے جاتے ہیں۔ نظریہ ضرورت کے تحت تمام حکومتی مجرموں کے تمام جرائم ختم کر دیے جاتے ہیں۔ پہلے مجرم حکمرانوں سے ڈیل کر کے حکومتی پنڈال انکے حوالے اور قبضہ دے دیا جاتا ہے۔ اس ڈیل کے بعد اب کوئی بھی مجرم لب کشائی کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اگر سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلیاں انکے خلاف آواز اٹھائیں تو انکو طالبان اور دہشت گردوں کا نام دے کر انکا قتال جاری کروا دیا جاتا ہے۔ اب بھی فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی تمام **ملک** دشمن پالیسیاں جوں کی توں جاری ہیں۔ صدر مملکت اور دوسرے حکومتی اعلیٰ عہدیداروں کی تعلیمی اہلیت اور اردلی، گن مین، بیٹ مین، ڈرائیور کا تعلیمی معیار اگر میٹرک کر دیا گیا ہے تو حکومتی ٹولہ کی سات لاکھ تنخواہ، شاہی سرکاری ایوان اور شاہی محل، بلٹ پروف انمول گاڑیاں، شاہی بود و باش اور دوسری طرف میٹرک پاس اردلی، گن مین، ڈرائیور اور اس طرح جمہوریت کے نظامِ حکومت کے شودروں کی تنخواہ سات ہزار اور ضروریات حیات کا معیار میں اتنا بڑا تضاد کیوں!۔ جو اس غاصب نظام حکومت اور اسکے استحصالی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف آواز اٹھائیں وہ طالبان اور دہشت گرد!۔ ٹی وی اینکرز، اخبار نویس، کالم نویس اور ذرائع ابلاغ کے تمام مبلغ بولنے اور لکھنے سے پہلے خدارا، اپنی ضمیر سے یہ فیصلہ لے لیں کہ طالبان اور دہشت گرد کون ہیں۔ **ملک** تباہی سے بچ جائیگا۔

۴۔ یہ نظامِ حیات مغربی جمہوریت کے استحصالی ابلیسی آمروں کا مسلط کردہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ **ملک** کے چودہ سیاسی جماعتوں کے حکومتی رہنما قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلامی نظام یعنی اسلامی جمہوریت کے نفاذ کرنے میں بری طرح رکاوٹ بنے ہوئے ہیں کیونکہ اسلام ایسا طبقاتی اور تفاوتی عمل کرنے نہیں دیتا۔ **ملک** کے تمام جرائم مغربی جمہوریت کے زیر سایہ پروان چڑھتے ہیں۔

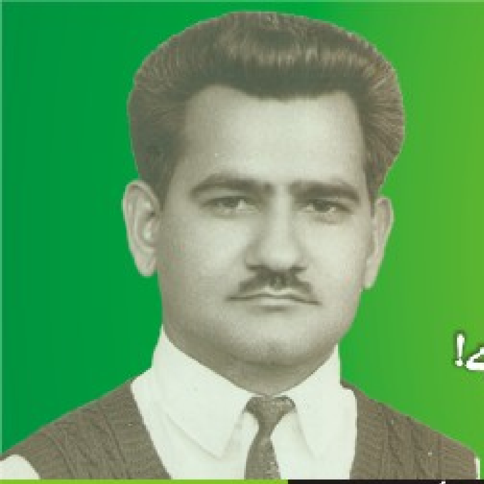

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا حکومتی مجرم ٹولہ ہر جرم سے مبرا ہوتا ہے۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کا صدر تمام جرائم کا صدر ہوتا ہے
کیا ان حالات میں اس مجرمانہ نظامِ حکومت اور اس کے مجرموں کو ختم کیا جا سکتا ہے!

وقت کی پکار ہے کہ ان تمام مجرموں کو پہلے حکومت سے فارغ کیا جائے اور قومی حکومت ایماندار اور اعلیٰ اہلیت کے حامل افراد کے سپرد کی جائے۔ ان کی سرکاری سہولتیں ایک عام اہلِ وطن کی طرح مہیا کی جائیں۔ تمام شاہی اخراجات، تمام شاہی ایوانوں اور شاہی سرکاری محلوں کا کلچر ختم کیا جائے۔ ان کو سادہ سا رہنے کا سرکاری ماحول مہیا کیا جائے۔ ان کے مراعات یافتہ طبقہ کا تمام استحصالی نظامِ حیات ختم کیا جائے۔ ان کی تعداد کو حسب ضرورت سرکاری طور پر نظامِ مملکت چلانے کے لیے ضرورت کے مطابق مناسب مقرر کی جائے۔ عدلیہ کو مکمل آزاد کیا جائے۔ انتظامیہ اور عدلیہ کو جامع مساجد تک پہنچا دیا جائے۔ تاکہ ملک کا نظم ونسق اسلام کی روشنی میں چلایا جاسکے اور مجرموں کے خلاف کیسوں کی سماعت ہو سکے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ مجرم بھی وہ خود ہوں، حکمران بھی وہی مجرم ہوں اور انتظامیہ اور عدلیہ بھی ان کے زیرِ سایہ سرکاری فرائض ادا کر رہی ہو۔ ان جرائم کا نشان ان حکمرانوں کے خلاف کیسے مل سکتا ہے۔ ان حالات میں انصاف کیسے ہوسکتا ہے۔ اس طرح مجرم ہر دور میں ملک پر مجرمانہ نظامِ حکومت جاری رکھتے جائیں گے۔ سولہ کروڑ عوام ان کے محکوم، مجرم، غلام اور قیدی بنے رہیں گے۔ اس کا تدارک قرآن حکیم، ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ میں مضمر ہے۔

۵۔ ہمارے لکھاری، ہمارے تنقید نگار، ہمارے غور وفکر کرنے والے شب بیدار قلم کار۔ ہمارے اہل بصیرت کالم نویس، ہمارے ٹی وی کے تنقید نگار اصل حقائق اور سچائی کے درخشاں موتی پیش کرتے رہتے ہیں۔ یہ ملک وملّت کا اس دور کا انمول اور قیمتی سرمایہ ہے جو فطرت کا عطیہ ہے۔ وہ جابر و غاصب حکمرانوں، ان کے استحصالی نظامِ حکومت کے خلاف کلمہ حق ادا کرتے، ان کو راہ راست دکھاتے اور ملّت کی رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔ دین محمدی ﷺ کے یہ عظیم سپوت، دنیا میں تمام اہلِ کتاب پیغمبران کی اُمتوں اور پوری انسانیت کو اصل حقائق سے آگاہ کرنے والے محسن انسانیت۔ انسانیت کی حفاظت کے چراغ ظلمت کدہ میں جلانے والے دیدہ ور۔ اندھیروں میں الہامی شمع روشن کرنے والے مصالحچی۔ حکمرانوں کی اندھی بصیرت، نااہلی، مادہ پرستی، جہالت، بے حیائی، اور ظلمات کے کرداروں کی وضاحت اور انکو راہ راست دکھانے والے بے باک سپاہی۔ نفس پرستی کے عذاب میں مبتلا، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی لوٹ کھسوٹ کی مجرمانہ سیاستدانوں کی نشاندہی کرنے والے محبِّ وطن۔ ایک قلیل سا حکومتی ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ طبقہ کے جرائم کی نشاندہی کرنے والے بے باک لکھاری۔ حق گوئی و بے باکی کے نظامِ و رموز کے ہدی خواں۔ دین ابراہیم کے نفاذ کی بات کرنے والے سولہ کروڑ عوام کو انڈین کی را، امریکہ کی سی آئی اے اسرائیل کی موساد کے تیار کیے ہوئے انسانیت کے دشمن پاکستان پر حملہ آور ہیں۔

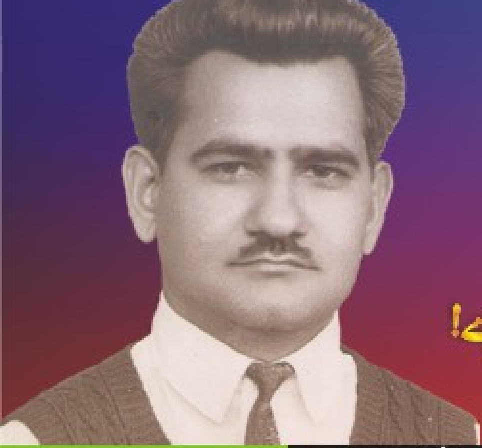

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دوسری طرف پاکستانی فوج فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی پالیسی کے تحت اپنے ہی عوام سے غیر انسانی سلوک اور قتال جاری کیے ہوئے ہے۔ امریکہ کے ڈرون حملوں، ان کے حرکات وسکنات اور ان کے خودکش حملہ آوروں اور ان سے پکڑے جانے والے امریکہ کے جدید اسلحہ کی بیباک انداز میں نشاندہی کرنے والے محسنِ ملّت۔ دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے آخری نبی الزماں ﷺ اور ان کی اُمت کی بے حرمتی کو روکنے والے صاحب ایمان دینِ محمدی ﷺ کے محافظ۔ خداوند قدوس اور رسول اللہ ﷺ کے دین کے خلاف جنگ لڑنے والے ہراول دستے کے صاحبِ نصیب مجاہد۔ حق گوئی و بیباکی کی نامور سپاہ، اے دورِ حاضر کے اہلِ بصیرت رہبر و رہنماؤ، خداوند قدوس اور رسول پاک ﷺ تمہارے حافظ و ناصر ہیں۔

۶۔ آپ سب کو درویشوں، فقیروں، ولی اللہ اور ملّت ابراہیم علیہ السلام کے اہلِ کتاب پیغمبران اور نبی کریم ﷺ کا سلام پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملّت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ جب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکمرانوں کو آپ کی نشاندہی اور رہنمائی کی روشنی میں عوام نے ختم کیا ہے۔ تو اس کے تمام مجرم ججوں اور اس کے حکومتی مجرموں کے تمام فیصلوں کو منسوخ کرنا ہوگا۔ حقوقِ نسواں کے نام پر انھی کی ۵۱ فیصد حکمران ٹولہ اور ۵۱ فیصد مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کا اضافی بجٹ ختم کروانا ہوگا۔ ان تمام مجرموں کے خلاف ایک جیسا قانون اور ایک جیسا نظامِ حیات مرتب کرنا اور نافذ کرنا ہوگا۔ اس کے لیے ایک قومی حکومت کا وجود میں لانا جس میں اسلامی نظریات کے صاحب بصیرت، اعلیٰ اہلیت کے افراد اور سادگی و امانت میں نبی کریم ﷺ کے قریب ترین زندگی گذارنے والے افراد شامل کیے جائیں جو اس مقدس فریضہ کو ایمانداری سے ادا کریں۔ قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کا نفاذ عمل میں لائیں۔ تمام مجرموں کو حکومتی ایوانوں پر بیٹھا کر انصاف کے تقاضے پورے کیے نہیں جا سکتے۔ کیا سولہ کروڑ عوام نے مجرم فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی اتحادیوں کو ان کے پسندیدہ مجرموں کے ساتھ مجرمانہ ڈیل کے لیے حکومت سے الگ کیا تھا۔ کیا عوام نے ان تمام مجرموں کو نظریہ ضرورت کے تحت ان کے تمام جرائم معاف کرنے کے لیے جنگ لڑی تھی۔ وکلا صاحبان اور ان کے رہنما مسٹر کرد اس کا جواب دیں! کیا ملک کے فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے اتحادی حکومتی مجرموں کے خلاف ایجی ٹیشن ان تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے ساتھی مجرموں کو تحفظ دینے کے لیے جاری کی تھی۔ امید ہے وکلا اور ان کی قیادت کبھی سچ بات کہنے سے گریز نہیں کریں گے۔ ملّت کو کبھی دھوکہ نہیں دیں گے۔

۷۔ پاکستان میں جمہوریت کا مخلوط معاشرتی نظام، مغرب کی ابلیسی سیاست، ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے حکومتی معاشی اور معاشرتی لوٹ کھسوٹ کے سیاسی جرائم۔ جنسی آزادی کا مخلوط کلچر کا نظام، سودی معاشیات کا بے دین نظام۔ جمہوریت کا طبقاتی نظامِ حیات، طبقاتی معاشی تقسیم، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی حکومتی نظام کی سرکاری سرفرازی ایک استحصالی لعنت ہے۔ جنھوں نے دین ابراہیم علیہ السلام کے میخانہ کی بنیادوں توحید پرستی، اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور ان کی الہامی کتابوں کی تعلیمات اور ان کی تیار کی ہوئی تہذیب میں ایک لامتناہی شگاف اور کفر کا لرزہ پیدا کر دیا ہے۔ برٹش لا، امریکن لا، انڈین لا، جیوری پروڈینس کے قوانین وضوابط پر مشتمل دین ابراہیم علیہ السلام کے منافی تعلیمی نصاب جن سے معاشی اور معاشرتی امراض جنم لیتی ہیں۔ جو معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتی اور تمام پیغمبران کی اُمتیں مغربی جمہوریت کے حکمرانوں اور ان کے مراعات یافتہ طبقہ اور ان کے وائٹ ہاؤسز کے مجرمانہ نظامِ حکومت کی گرفت میں قابو اور بے بس ہو کر رہ گئی ہیں۔ جمہوریت کی یو این او کی عدالت کا عدل کش کردار دنیائے عالم کے سامنے ہے پیغمبران کی اُمتوں کا تہذیب وتمدن۔ ان کا دنیا کی بے ثباتی کا سبق، ان کا خدمت خلق کا آفاقی کردار، ان کا اخوت ومحبت کا پیغام، ان کا انسانیت کے لیے بے ضرر اور منفعت بخش ہونے کا حسنِ عمل، ان کا یہ قول کہ میرا نام ان لوگوں کی لسٹ میں لکھ دو جو تیرے بندوں کو پیار کرتے، ان کے حقوق نبھاتے اور راحت وسکون عطا کرتے ہیں۔ ان کا بنی نوع انسان کے لیے ایثار وشار کا روحانی کردار، ان کے اسوۂ حسنہ اور حسن خلق کے کردار وتشخص کو مغربی جمہوریت کا پھندہ ڈال کر ان کے پیروکاروں کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔

۸۔ اہلِ کتاب پیغمبران کی الہامی کتابیں، الہامی نظریات اور ان کی تعلیمات کی روشنیاں ہی بنی نوع انسان کے ظلمت کدہ کو روشن ومنور کرتی رہی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو نور بصیرت اور توفیق عطا فرماویں ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی کے وقت ہمارے لکھاریوں، اخبار نویسوں، کالم نویسوں، تنقید نگاروں اور صاحب بصیرت مقرروں اور رہنماؤں نے ہندوستان کی سرزمین میں مسلمانوں کی نسلوں کے لیے ایسی جنگ لڑی کہ اتحاد المسلمین کی شمع روشن کی۔ مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک کے خواب کو شرمندہ تعبیر بنا کر رکھ دیا تمام اپوزیشن کی باطل قوتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اس دور کے قلندروں کی اذاں۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گونج ایسی بلند ہوئی کہ تمام اُمت اس کلمہ کی زیر قیادت ایک مرکز پر اکٹھی ہوگئی۔ باطل کی قوتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ آج بھی قرآن حکیم کے منشور کی وحدت اور ملّت کی جمعیت کی اسی طرح ضرورت ہے۔ جمہوریت کے دین کش چودہ سیاسی جماعتوں کے مجرم رہنماؤں اور ان کے چودہ منشوروں کی ضرورت نہیں جنھوں نے ملّت کی جمعیت کو چودہ سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

۹۔ انہوں نے حضرت علامہ محمد اقبالؒ، حضرت قائد اعظمؒ کے مشن کی تکمیل یعنی مسلمانوں کے لیے دو قومی نظریات کی بنیاد کی روشنی میں ایک الگ ملک پاکستان کا خواب پورا کر دکھایا۔لیکن قائد اعظمؒ کی وفات کے بعد پاکستان اور اس میں بسنے والے سولہ کروڑ مسلمانوں کا نظامِ حکومت ایک ایسے جاگیردار، سرمایہ دار ٹولہ کے ہاتھ لگ گیا جو ملک کا غدار اور انگریز کا پروردہ تھا۔پاکستان سے صرف انگریز رخصت ہوا لیکن اس کا جمہوریت کا باطل اور استحصالی نظامِ حکومت، حکمرانوں کا ٹولہ، مراعات یافتہ طبقہ، ان کا طبقاتی تعلیمی نصاب، تعلیمی ادارے، تعلیم و تربیت اسی طرح جاری رہی۔حکمرانوں نے انگریز کی جگہ فوجی ڈکٹیٹروں سے بڑے ظلم و جبر کیساتھ وہی کام لیا جو وہ انگریز سے لیتے تھے۔انھوں نے انگریز کی محکوم عوام کو جمہوریت و آمریت کا عبرتناک پھندہ ڈال کر عوام الناس کا معاشی، معاشرتی قتال جاری کر رکھا۔سولہ کروڑ عوام کو ایک گھناؤنے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔پاکستان میں اسلام اور اسلامی آئین کے نفاذ سے گریزاں چلے آ رہے ہیں۔سولہ کروڑ مسلمانوں کو جمہوریت کے کفر میں مبتلا کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے جمہوریت کے ذریعے آمر تیار ہوتے ہیں۔انہوں نے فوجی ڈکٹیٹروں کو جنم دیا۔انہوں نے مل کر ملک و ملّت کو کفر نگری، معاشی اور معاشرتی مقتل گاہ بنا کر رکھ دیا۔ایک بار پھر ملک و ملّت ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرموں کے ہاتھ میں مقید ہو چکی ہے۔ملک کی معاشی معاشرتی اور استحکامی حالت مخدوش اور قابل رحم ہے۔ان حالات نے ملک و ملّت کے قلب و ذہن کو میڈیا کے ذریعے بیدار کر دیا ہے۔سولہ کروڑ افراد ملّت کی کشتی کو اس منجدھار سے نکالنے کے لیے بڑی یاس سے ان کے منتظر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔آمین

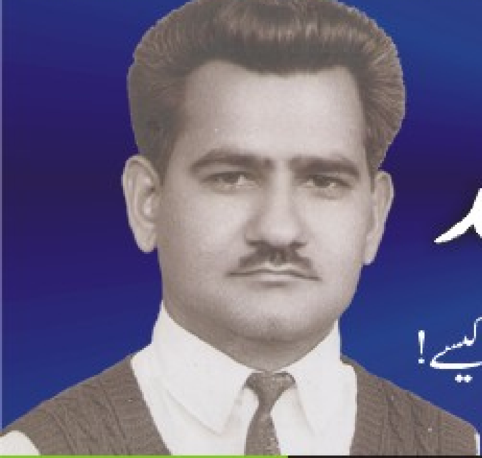

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

۱۔ ۱۹۴۷ء سے سیاسی اور فوجی حکمرانوں نے ملی، ملکی، دینی مفاد کو نظر انداز کیا اور تمام مجرموں نے مل کر مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ کے کرپشن کے قانونی طریقہ کار کے تحت اپنے اپنے حکومتی اور مالی مفادات کو حاصل کیا۔ ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک مغربی جمہوریت کے سیاسی جماعتوں کے رہنما اور ان کے ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر اور فوجی ڈکٹیٹر حکومتی عہدے سنبھالتے رہے۔ شاہی تنخواہیں، حکومتی ایوان، شاہی رہائشی محل، انمول قیمتی سرکاری گاڑیاں، انگنت شاہی مراعات، ملکی حکومت پر قبضہ، ملکی وسائل، ذرائع آمدن، تجارت اور ملکی خزانہ کو اپنی ملکیتوں میں بدلتے آ رہے ہیں۔ ملکی حکومت اور معاشی لوٹ مار، اہل وطن پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے انہوں نے ایک پاکستان کے پانچ پاکستان بنا کر رکھ دیے۔ اپنے وفاقی حکومتی ٹولہ کے ایم این اے، مشیروں، وزیروں، سفیروں، وزیر اعظم، صدر پاکستان کے علاوہ ون یونٹ توڑ کر مزید چار صوبائی حکومتیں اور چار وزرائے علیٰ، چار گورنروں، چار سپیکروں، چاروں صوبائی اسمبلیوں کے مشیروں وزیروں، سفیروں اور اپنے ساتھ اپنی اولادوں پر مشتمل اپنے ہی مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے چار صوبائی سیکٹریوں، انکے نائب و مصاحب سیکٹریوں، سیکشن آفیسروں اور انکے عملہ کی انگنت تعداد بڑھاتے اور سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو اپنے حکومتی شکنجوں میں جکڑتے اور محکوم در محکوم بناتے، رشوت، کمیشن، کرپشن، سفارش کے نظام کی گرفت مضبوط کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اب ملک کے تمام وسائل، ذرائع آمدن، تجارت سولہ کروڑ عوام کی شب و روز کی محنت سے کمائی ہوئی دولت اور ملکی خزانہ، وسائل رشوت کمیشن کرپشن کے ذریعے اسی ٹڈی دل حکومتی ٹولہ کی ملکیت بن چکا ہے۔ ملکی خزانہ ان کے شاہی اخراجات اور ان کے لاتعداد شاہی محافظوں، گن مینوں، اردلیوں، ڈرائیوروں کے استحصالی نظامِ حکومت کے عیاش ٹولہ اور شاہی طبقہ کے بے پناہ اضافی اخراجات ملکی معیشت کا کینسر بن چکا ہے۔ جس کا تدارک کرنا اور ان مجرموں کا ہاتھ روکنا، انکا احتساب کرنا، ملکی معیشت کو محفوظ کرنا، ان سے اور انکے نظام حکومت سے نجات حاصل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ورنہ یہ اپنا رویہ نہیں بدلیں گے۔

۲۔ مغربی جمہوریت کے اس استحصالی نظامِ حکومت کو جاری رکھنے کیلئے انگریز کی بجائے انگریز کے پروردہ جاگیرداروں، سرمایہ داروں نے چند فوجی ڈکٹیٹروں کی زیر نگرانی حکومتی اقتدار پر قابض رہنے اور من مانی کرنے کا نظام اور سسٹم مسلط کر رکھا ہے۔ کم و بیش چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا حکومتی ٹولہ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کا کرتا دھرتا ہے۔ وہ سبھی ایک ہی سیاسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مقاصد ایک ہیں۔ مغربی جمہوریت کے نظام حکومت اور نظام الیکشن پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔

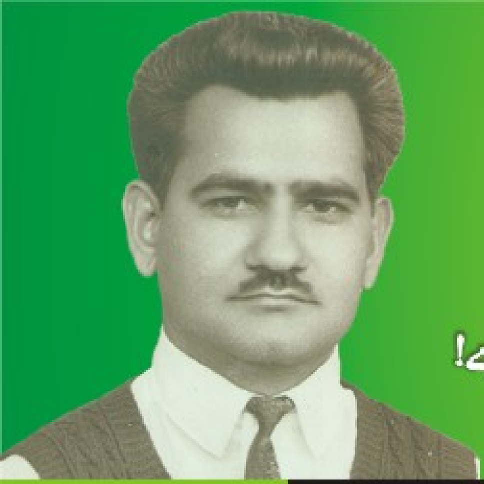

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

جمہوریت کا سیاسی فوجی حکومتی ٹولہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان پر قابض ہے

قرآن حکیم کے نظریات کو نظرانداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

انہوں نے سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان کو قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف مغربی جمہوریت کے چودہ مختلف منشوروں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ قرآن حکیم کی وحدت کو چودہ منشوروں میں اور سولہ کروڑ مسلم اُمہ کے فرزندان کی جمعیت کو چودہ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر کے ملّت کی وحدت کو بکھیر رکھا ہے۔ چودہ سیاسی جماعتوں پر مشتمل حکمرانوں کا ایک ٹولہ ہے۔ پاکستان کا ۱۹۷۳ کا آئین ان کو اور سولہ کروڑ افراد کو اسلام کے نفاذ کا پابند بناتا ہے اور یہ اس سے گریزاں ہیں۔ جب تک ان چودہ سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں، انکے منشوروں، انکے سیاسی فرقوں اور مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا وجود موجود ہے۔ اس وقت تک پاکستان میں ۱۹۷۳ اور قرآن حکیم کا آئین نافذ نہیں ہوسکتا۔ اس میں یہی چودہ سیاسی جماعتوں کا جمہوریت پسند غاصب حکمران ٹولہ اپنی اجارہ داری مسلط رکھنے کیلئے رکاوٹ بنا کھڑا ہے جو ملکی وسائل اور خزانہ کی لوٹ مار مچا کر بھوکی اور محکوم عوام الناس کو خودسوزیاں اور خودکشیاں کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ جو قابل معافی نہیں! ان کا کڑا احتساب وقت کی اہم ضرورت ہے۔

۳۔ پاکستان میں چودہ سیاسی جماعتوں کے فرقوں کے لیڈران کا دین قرآن حکیم کے متضاد اور منافی مغربی جمہوریت کے اسمبلی ممبران کا تخلیق کردہ نظام حکومت ہے۔ چھ سات ہزار پر مشتمل جاگیردار اور سرمایادار ٹولہ قرآن حکیم کا باغی، مسلمانوں کے روپ میں اسلام کا دشمن ملک وملت کا مجرم ہے۔ باطل غاصب مغربی کلچر کا رسیا مخلوط معاشرے کے ذریعے فحاشی، بے حیائی بدکاری، زناکاری کے نظام حکومت کا وارث مسلم لیگ نون ہو یا پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ق ہو یا ایم کیو ایم تحریک انصاف یا تحریک استقلال ہو، ایم کیو ایم یا اہل تشیع کی سیاسی پارٹی ہو، اسلامی جماعت ہو یا جمعیت علما اسلام ہو ان سب سیاسی جماعتوں اور فرقوں کے اس شاہی ٹولہ کے حکومتی مجرم بن سکتے ہیں۔ مسلم امہ! محکوم مسلم امہ اور انکی نسلیں! ان کے دھوکہ انکی محکومی میں آتی جارہی ہیں۔ 99.9 فیصد عوام الناس میں سے جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے تب سے ان میں سے ایک فرد بھی ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر نہیں بن سکا ہے۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر انھی کی مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینٹرز کی ممبریاں دے دی گئی ہیں۔ تمام مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے انتظامیہ، عدلیہ کے مرد و زن اسی طبقہ کی اولادیں ہیں۔ ان تمام سیاسی فرقوں کا کام عوام کو دھوکہ دینا، دغا کرنا، انکے حقوق غصب کرنا ان کے اسلام کش منشوروں کا حصہ ہے۔ جو عوام کو فریب، دھوکہ، دغا اور پرفریب نعروں سے گمراہ کرلے وہ عوامی طاقت کا مظہر بن جاتا ہے۔

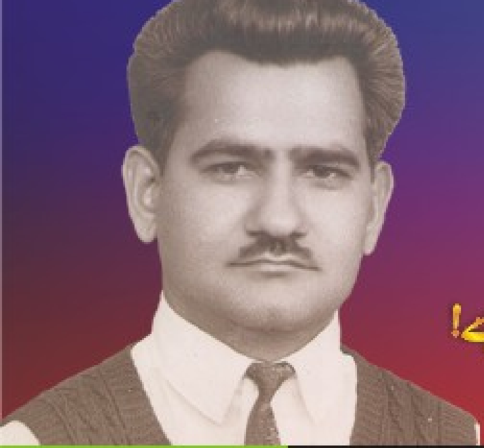

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظرانداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

یہ حکومتی استحصالی ٹولہ ملک دولخت کرنے، ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ کی ہی مستورات کو حکومتی ٹولہ کے ایوانوں اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے حکومتی اداروں پر مسلط کر کے ملکی وسائل، خزانہ کو لوٹنے کا عمل جاری کر کے اپنی حکومتی اجارہ داری کو مزید مستحکم کر لیا ہے۔قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ کے آئین کے متضاد مغربی جمہوریت کے نظام حکومت کے ذریعے ملک کا آئین، اسلامی نظریات، اخلاقیات، تعلیمات اور تہذیب کو کچلنے اور ملکی وسائل، ملکی خزانہ پر شب خون مار لیا ہے۔مغربی جمہوریت کا نظام حکومت اور اسکا حکومتی ٹولہ اور انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مرد و زن ملک و ملّت کے مجرم ہیں۔ مسلم امہ کو لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہوگا۔مسلم امہ کو مختلف سیاسی جماعتوں کے منشوروں میں بکھیرنے کا عمل ختم کرنا اور ملت کی جمعیت کو بحال کرنا ہوگا۔ورنہ فوجی سیاسی مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ ایک ہی کڑوے درخت کا کڑوا پھل، ایک ہی قبیلہ کے دہشت گرد، ایک ہی استحصالی ٹولہ کے دہشت گرد اور سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کے معاشی، معاشرتی قاتل ہیں۔یہ کیسا اسلامی ملک ہے جسکے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے مسلم امہ کو قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات اور اسکے اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت سے محروم اور مغربی جمہوریت کے باطل غاصب نظام حکومت پر سرمایہ دار اور جاگیردار ٹولہ کی اجارہ داری مسلط ہے۔جنہوں نے پاکستان کو ایک بدترین جیل اور سولہ کروڑ عوام اور انکی نسلوں کو قیدی، غلام محکوم اور دہشت گرد کا نام دے کر انکا قتال جاری کر رکھا ہے۔اس بات کو سمجھنے کیلئے کسی ارسطو، کسی فلسفی، کسی مغربی جمہوریت کے دانشور، کسی اسمبلی ممبر اور کسی فوجی ڈکٹیٹر کی ضرورت نہیں۔یہ کوئی فلسفہ و حکمت کے راز پنہا کی بات نہیں۔

۴۔ موروثی سیاست، موروثی نظامِ حکومت اور موروثی حکمرانی پر اسی ٹولہ کی اجارہ داری قائم ہے۔مغربی جمہوریت کے الیکشن، ان کا ذریعہ اقتدار اور حکمرانی ہے۔لوٹ مار اور جرائم ان کا پیشہ ہے۔مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں انتخاب لڑنے والے اسی جاگیردار، سرمایا دار ٹولہ کے افراد ہیں جو جمہوریت کے الیکشنوں کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔جنکے پاس وافر وسائل، مال دولت، مین پاور، تھانے کچہریوں اور حکومتی ایوانوں تک رسائی، رشوت کمیشن کرپشن کے تمام جرائم پر انکی اجارہ داری مسلط ہے۔

الف۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں کے لیے بنیادی کوالیفیکیشن، سیاسی جماعتوں سے وابستگی، گروہی قوت، افرادی قوت، سرمایہ دار اور جاگیردار ہونا لازمی ہے۔جو ان کی جمہوریت کے نظام حکومت کی اہلیت کا معیار ہے۔

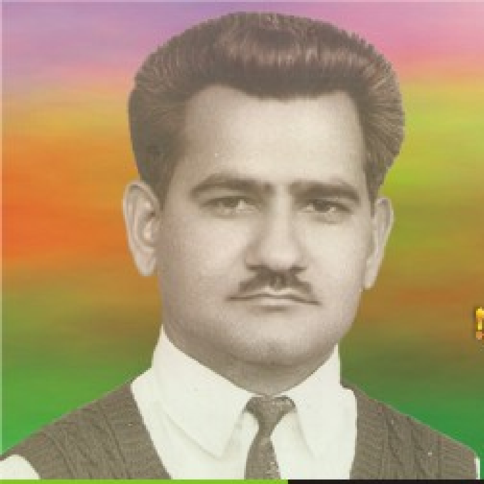

بابا جی عنایت اللہ

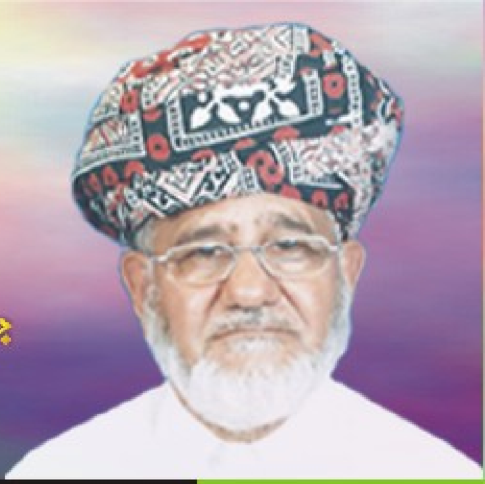

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظرانداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

ب۔ مغربی جمہوریت کے الیکشنوں میں حصہ لینے کے لیے ایک ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر، ایک مشیر، ایک وزیر، ایک سفیر، ایک وزیر اعلیٰ، ایک گورنر، ایک وزیر اعظم ایک صدر پاکستان کی تعلیمی میرٹ صرف میٹرک پاس ہونا لازمی ہے۔

پ۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے درجہ چہارم کے سرکاری ملازم کا تعلیمی معیار بھی میٹرک پاس ہونا لازمی ہے۔ لیکن وہ ایم پی اے، ایم این اے، سینٹر مشیر، وزیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کا الیکشن لڑنے کی استطاعت یعنی جاگیردار، سرمایا دار نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ ان کا ووٹر، خادم، غلام، ملازم، گن مین، اردلی، سپاہی، ڈرائیور رہنے پر مجبور ہے۔ یہ طبقاتی استحصالی نظام الیکشن، یہ حکومتی بندر بانٹ، یہ حکومتی نظام حکومت، یہ طبقاتی نظام حکومت، یہ طبقاتی معاشی تقسیم، یہ براہمن وشودر کا نظام، یہ سولہ کروڑ مسلم امہ اور انکی نسلوں کو محکوم بنانے کا نظام الیکشن اور نظام حکومت، یہ اشرفیہ کا دہشت گرد جاگیردار، سرمایا دار حکومتی ٹولہ، یہ قرآن حکیم، اسکے آئین نظریات، اخلاقیات، تعلیمات کا باغی اپنے ایام پورے کر چکا ہے۔

ت۔ مغربی جمہوریت کا شاہی فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ اور جمہوریت کے درجہ چہارم کے سرکاری شودر طبقہ کے نظامِ حیات کا موازنہ کرنا، ایک جرنیل اور سپاہی، ایک وزیر اعلیٰ اور دفتری، ایک گورنر اور چوکیدار، ایک وزیر اعظم اور ڈرائیور، ایک جرنیل اور سپاہی ایک صدر مملکت اور گن مین کی طبقاتی تنخواہیں، شاہی ایوان اور کٹیا، بیشمار سرکاری مراعات کا فرق اور ملک کے ستر فیصد کسانوں اور اٹھتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، عوام الناس کی ملکی خزانہ ملکی وسائل، حکومتی مراعات سے محرومی، تنگدستی، غربت، بیروزگاری، بنیادی ضروریات حیات سے محرومی، خودکشیوں، خودسوزیوں کے پھیلتے ہوئے واقعات، اعتدال و مساوات اور عدل انصاف کو کچلنے کی ایک اذیت ناک داستان کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ درجہ چہارم کے شودر طبقہ کی تنخواہیں، سرکاری سہولتیں، ان کی رہائشیں، ان کا بودوباش، ان کی سرکاری ذمہ داریاں، ان کی ضروریات حیات، ان کی غربت و تنگ دستی، اور ان کی اولادوں کی تعلیم و تربیت سے محرومی، ان کی محکومی اور غلامی کی بدترین زنجیریں ہیں جو مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا ایک انسانیت سوز المیہ ہے۔ جس کا یہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ مجرم ہے۔

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے بارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

ٹ۔ دوسری طرف مغربی جمہوریت کے حکومتی ٹولہ کی شاہانہ تنخواہیں، شاہی سہولتیں، ان کے شاہی ایوان، شاہی سرکاری محل، شاہی دستر خان، قیمتی انمول گاڑیاں، شاہانہ پروٹوکول اور شاہانہ سرکاری اختیارات جن کی بنا پر ملک کے تمام ذرائع آمدن، تجارت، کارخانے، تمام ملکی وسائل، ملکی خزانہ اور اربوں ڈالرز کے غیر ملکی قرضے ان کی ملکیت و وراثت بنتے جاتے ہیں۔ یہ تفاوتی، طبقاتی عدل کش مغربی جمہوریت کا نظام حکومت، اسکا دہشت گرد، غاصب فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ، انکا مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی معاشرتی حکومتی دہشت گرد سولہ کروڑ مسلم امہ کے غیض وغضب سے بچنے کے تمام دروازے بند کرتے جا رہے ہیں۔ خدارا حکومتی ٹولہ کے دانشورو! غور فکر اور بصیرت سے کام لو۔ خانہ جنگی کو بتدریج بڑھاتے نہ جاؤ۔ فوجی سپاہ کون کون سے محاذ پر جنگ لڑے گی۔ شمالی علاقہ جات کے محاذ پر یا مغربی جمہوریت کے باطل، غاصب نظام حکومت کے صدر ہاؤس، وزیراعظم ہاؤس، اسمبلی ہال، سپریم کورٹ عدل کش بلڈنگ اور انکے منصفوں کے تحفظات کی جنگ لڑے گی۔ کب تک فوجی سپاہ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے تحفظ کیلئے پاکستان کے عوم کا قتال جاری رکھے گی۔ کیا ڈرون حملے، توپوں کے گولے یا جنگی جہازوں سے عوام الناس اور انکی آبادیوں پر پھینکے ہوئے گولے دہشت گردوں کو تلاش کر کے انکے گھروں کو خاکستر اور انکا قتال کرتے ہیں۔ کب تک عوام قتال سے بچنے کیلئے ہجرت کی اذیتیں برداشت کریں گے۔ کیا شمالی علاقہ جات اور پاکستان کے سولہ کروڑ عوام واقعی ہی دہشت گرد ہیں یا اہل وطن مسلم امہ کے افراد ہیں جو قرآن حکیم کے آئین، نظریات، اخلاقیات، تعلیمات یا اسلامی نظام مملکت کے نفاذ کی بات کرتے اور مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت اور اسکے غاصب، ملکی دہشت گرد حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے معاشی معاشرتی ظلم و جبر سے نجات حاصل کرنے کیلئے آواز اٹھاتے ہیں۔ بہتر ہے اس جنگ کو سمیٹ لو۔ ورنہ این آر او کے مجرموں کے حکومتی ٹولہ کو جان بچانا مشکل ہو جائیگی۔

۵۔ جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت سے سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کی شب و روز کی محنت سے پیدا کی ہوئی ہر قسم کی زمینی پیداوار اور ہر قسم کی تیار کی ہوئی کارخانوں کی مصنوعات ان سے چھین کر اپنی ملکیتوں میں بدل لیتے ہیں یہ کون ڈاکو، رہزن اور لٹیرے حکمران ہیں جو غریب عوام کا معاشی قتال کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی جمہوریت کے غاصبانہ نظامِ حکومت سے اَن گنت، ٹیکسوں، بجلی، پانی، تیل، گیس اور ضروریات حیات کی قیمتوں میں اضافوں، مہنگائی کی سرنجوں سے چوسے ہوئے معاشی خون سے ملک کا اکٹھا کیا ہوا خزانہ اپنے شاہانہ تصرف میں لانا اور بچا ہوا خزانہ آپس میں قرضوں کی شکل میں تقسیم کر لینا ان حکمرانوں کا جمہوری حق بن چکا ہے۔

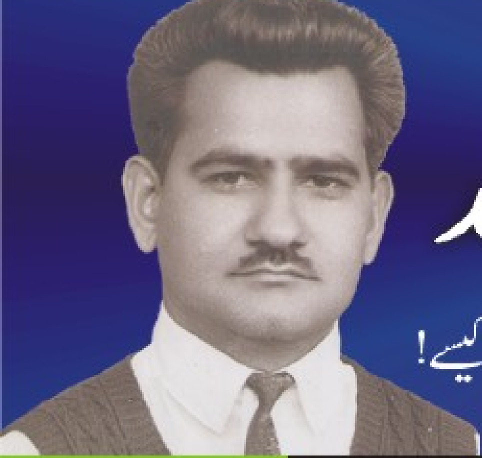

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

ملکی اور غیر ملکی قرضے ان کی وراثتوں میں بدلنا اسی استحصالی نظامِ حکومت کا طرہ ءاُمتیاز ہے۔ سیاستدان اس کے مجرم ہیں جو ملکی خزانہ سے کسی بیمار، کسی محتاج، کسی یتیم، کسی بوڑھے، کسی معذور اور کسی بے روزگار کو ایک پائی تک مہیا نہیں کرتے۔ یہ کون مجرم ہیں جو سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں کی دولت، ذرائع آمدن، وسائل اور ملکی خزانہ سے عیاشانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کو غربت۔ تنگدستی، بیروزگاری اور ضروریات حیات سے محروم کر کے خودکشیوں، خود سوزیوں میں مبتلا کیے ہوئے ہیں۔ ملک کی تمام سیاسی جماعتیں اور ان کے رہنما سولہ کروڑ عوام کے مجرم ہیں۔ ان کی تمام ملکیتیں، تمام وسائل، تمام مال و دولت، تمام ذرائع آمدن، تمام شاہی محل، شاہی ایوان، شاہی انمول گاڑیاں اور تعیش کی زندگی کا تمام سازو سامان جو ان رہزنوں لٹیروں، مجرموں کے پاس ہے وہ سولہ کروڑ عوام کی امانتیں ہیں۔ ان سے واپس لینا اور ان کے جرائم کی سزا دینا سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں کا حق بنتا ہے۔

۶۔ مغربی جمہوریت کے رائج الوقت نظامِ حکومت کے حکمرانوں کے شاہی ایوانوں میں رشوت، کرپشن، کمیشن کی تجارت کا قانون جاری ہے۔ جمہوریت کا حکمران ٹولہ جاگیردار، سرمایہ دار بھی ہے اور تاجر بھی حکمران بھی ہے اور زمین مافیہ کا ہیرو اور سمگلر بھی۔ ملوں، فیکٹریز کے مالک بھی اور ذخیرہ اندوز بھی۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت شوگر ملز، آٹا ملز، گھی ملز، سٹیل ملز، کپڑا ملز، سیمنٹ فیکٹریز، ادویات فیکٹریز، مشروبات فیکٹریز، ملک کی ہر قسم کی ملز اور فیکٹریز اور تجارت کے یہی مجرم ملک اور بیرون ممالک ان کے مالکان ہیں۔ حکمرانی بھی ان کی اور ہر قسم کی ملکیتیں بھی ان کی ہیں۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت ہر جرم کا خالق بھی ہے اور حکومتی مجرم تیار بھی کرتا ہے اور مجرموں کے تمام جرائم کو معاف بھی کرتا ہے۔ یہ سدا بہار معاشی اور معاشرتی قاتلوں کا ٹولہ ہے۔ جس کو فطرت نے پاکستان کے رائج الوقت مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے جرم کدہ میں خود کار نظام کے تحت قیدی بنا رکھا ہے۔ جن کے گلے میں فطرت نے این آر او کا ایک عبرتناک پھانسی کا پھندہ ڈال دیا ہے۔ ان مجرموں کا اور انکی ملکیتوں کا بچنا ممکن نہیں۔

۷۔ مغربی جمہوریت کا نظامِ حکومت جاگیردار، سرمایادار ٹولہ کی ملکیت ہے جو الیکشنوں کے ذریعے انتخاب جیت کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جمہوریت کا نظامِ حکومت، اس کے چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی ملکیت ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے نواز شریف۔ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین۔ کنونشن مسلم لیگ کے پیر پگاڑا۔ عوامی مسلم لیگ کے شیخ رشید موجود ہیں۔ دو پیپلز پارٹی شیر پاؤ گروپ، پیپلز پارٹی آصف علی زرداری گروپ۔ عمران خان کی انصاف پارٹی، اصغر خان کی استقلال پارٹی۔ اسفندیار ولی کی عوامی پارٹی۔ الطاف حسین کی ایم کیو ایم۔

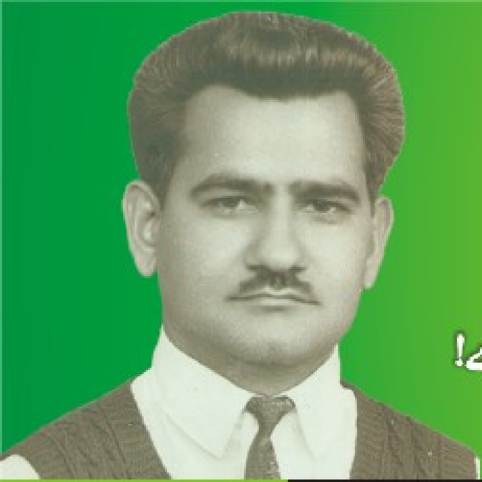

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

چار فرقہ پرست مذہبی سیاسی جماعتیں۔ سید منور حسن کی جماعت اسلامی۔ مولانا فضل الرحمان کی جمیعت علمائے اسلام۔ مولانا نورانی کی اہل سنت الجماعت، مولانا ساجد نقوی کی اہل تشیع گروپ، موجود ہیں۔ جو حکومتی جرائم کدہ کے حکمران ہیں۔ وہ جمہوریت کے نظامِ حکومت کے جرم کدہ کے دہشت گرد اور خودکش حملہ آور بھی ہیں۔ جمہوریت کے نظام حکومت کے چودہ سیاسی رہنما جو ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے باغی، مجرم اور جمہوریت کے باطل استحصالی نظامِ حکومت کے حکمران ہیں وہ سبھی حکمران دین محمدی ﷺ کے نظام کے باغی ہیں۔ ان کا دین محمدی ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں! یہ تو جمہوریت کی حکومت کے صنم کدہ کے پاسباں ہیں۔

۸۔ مغربی جمہوریت کے آمرانہ الیکشنوں کے بارے میں ایک بار پھر سن لو۔ فرض کرو ایک حلقہ انتخاب میں ایک لاکھ ووٹر موجود ہیں۔ چودہ سیاسی جماعتوں کے امیدوار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک ممبر بیس ہزار ووٹ لے کر کامیاب ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسری تمام جماعتوں کے امیدواروں کے پاس ۸۰ ہزار ووٹ موجود ہیں۔ ایک سیاسی جماعت کا کامیاب امیدوار دوسری تیرہ سیاسی جماعتوں کے ۸۰ ہزار ووٹروں کا ممبر تو نہ بن سکتا اور نہ کہلا سکتا ہے۔ اقلیتی جماعت اکثریتی پارٹیوں کے اکثریتی ووٹروں پر حکمرانی کیسے کرسکتی ہے۔ یہ سرمایہ دار ٹولہ کا آمرانہ سیاسی استحصالی پھندہ ہے۔ جنھوں نے آمریت کو جمہوریت کا لباس پہنا رکھا ہے۔ ملک کے تمام حلقہ انتخاب سے الیکشنوں کے ذریعے ملک کے تمام آمر اکٹھے ہو کر اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جمہوریت آمروں کو تیار کرتی ہے۔ اس باطل نظامِ حکومت کی آڑ میں ملک آمروں کے ہاتھوں میں مقید ہو جاتا ہے۔ تمام آمر مجرم جمہوریت کے حکمران ہیں۔ اب ان کے رخ سے حجاب اٹھ چکا ہے۔ ان کی جمہوریت کا خرمن بجلیوں کی زد میں ہے۔ ان غافلوں کے لیے پیغام بیداری ہے۔ وہ اس جرم سے توبہ کرلیں اور عوام کے غیض وغضب سے بچ جائیں۔

۹۔ جمہوریت کے نظامِ حکومت کو چلانے کے لیے ایسی جماعت جس کے پاس دوسری تمام سیاسی جماعتوں کے ممبران کی نسبت ان کے ممبران کی اکثریت موجود ہو وہ اکثریتی پارٹی ہونے کی بنا پر حکومت بناتی ہے۔ اس کی تعداد کی اکثریت اس قدر نہیں ہوتی کہ وہ تمام جماعتوں کی تعداد سے زیادہ ہو اور وہ از خود حکومت بنا سکے۔ اس لیے اسے جمہوریت کی حکومت بنانے کے لیے سیاسی گٹھ جوڑ کرنا اس کی مجبوری بن جاتا ہے۔ جمہوریت کے اس مجرمانہ نظام کا نام ہارس ٹریڈنگ ہے۔ جو ملک کو رشوت، کرپشن، کمیشن اور لوٹ مار کی طرزِ حیات کی ایک ساجی یونیورسٹی میں بدل دیتی ہے۔

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

جو ملک کو تباہی کی سلگتی آگ میں دھکیلے اور خاکستر کیے جارہی ہے۔ یہ نظامِ حکومت سولہ کروڑ ملّت کے افراد اور ان کی نسلوں کو اسلام اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کی دوری کی سزا میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ ان جرائم کو سختی سے روکنا ملکی دانشوروں کا طیّب فریضہ ہے! اس کے علاوہ عوام کو حقائق سے آگاہ کرنا ان کا فرض اولین ہے۔ ہارس ٹریڈنگ مغربی جمہوریت کے سرمایہ دار، جاگیردار ٹولہ کے مجرموں کا ایک ایسا جرائم کدہ ہے۔ جس کے ذریعے مشاورتوں، وزارتوں، سفارتوں، وزیر اعلیٰ، سپیکروں، گورنروں، اپوزیشن لیڈروں، وزیر اعظم اور صدر پاکستان کے حکومتی عہدوں کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ رشوت والی وزارتوں کے الگ سودے طے پاتے ہیں۔ حکومت بنانے کے لیے اسمبلی ممبران کو کئی معاشی سہولتیں اور نقد بھاری رقمیں بھی دینی پڑتی ہیں ملکی خزانہ کا منہ کھول دیا جاتا ہے۔ کئی مجرموں کے قتل کے کیس معاف کرنے پڑتے ہیں۔ کئی مجرموں کی جلاوطنی ختم کرنی پڑتی ہے۔ ملک کے مجرم ومفرور کی جماعت کو حکومت میں شامل کرنا اور سرکاری بھتہ اور اس کے بیانات کو ملکی عوام کے خلاف ٹی وی اور دوسرے نشر واشاعت کے اداروں پر نشر کرنا پڑتا ہے۔ ملک کا سیاسی جاگیردار، سرمایہ دار مغربی جمہوریت کا مجرم ٹولہ ملک کے تمام اثاثوں کا مالک، سولہ کروڑ عوام کا معاشی اور معاشرتی قاتل ہے یہ حکومتی ٹولہ کے مجرم بار بار ملک کے صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ، سپیکر، وزیر مشیر، سفیر اور حکمران بنتے چلے آرہے ہیں۔

۱۰۔ تمام انتظامیہ اور عدلیہ ان کی محکوم اور قیدی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کے عوض وہ اس مراعات یافتہ طبقہ کو شاہی مراعات اور محکموں کی حکمرانی کا تاج عطا کرتے ہیں۔ انہوں نے ایسا طریقہ کار نافذ کر رکھا ہے کہ حکمرانوں کے فرمان کے سامنے کوئی مراعات یافتہ ملازم چوں چرا نہیں کر سکتا ۱۹۴۷ء سے لے کر آج تک اسی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے خلاف ایک سپریم کورٹ کا جج سامنے آیا ہے۔ ملک میں ایک تحریک کو جنم دے گیا۔ وکلا اور خاص کر ہمارے ملی شعور کے محافظ، میڈیا سے وابستہ قلم کار، ٹی وی پر ملکی سیاست کا جائزہ لینے والے تنقید نگار اور اہل ایمان حقیقت پسندوں نے ایک فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے منسلک جمہوریت کے مجرمانہ نظام ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کی پیداوار کے سیاسی حکومتی ٹولہ کو کرش کر کے رکھ دیا۔ ملّت کی رہنمائی فرمائی۔ ایک ایجی ٹیشن کے ذریعے ایک فوجی ڈکٹیٹر کو جان بچا کر بھاگنے پر مجبور اور اس کے ساتھیوں کو حکومت چھوڑنی پڑی۔ لیکن اس مجرم نے حکومت چھوڑنے سے قبل تمام ملک بدر حکومتی مجرموں کے ساتھ ڈیل طے کی۔ ان کو ملک آنے کی اجازت دی اور اپنی جان کی امان کا سودا طے کیا۔ امریکہ نے یہ ڈیل کروائی اور الیکشن کروائے۔

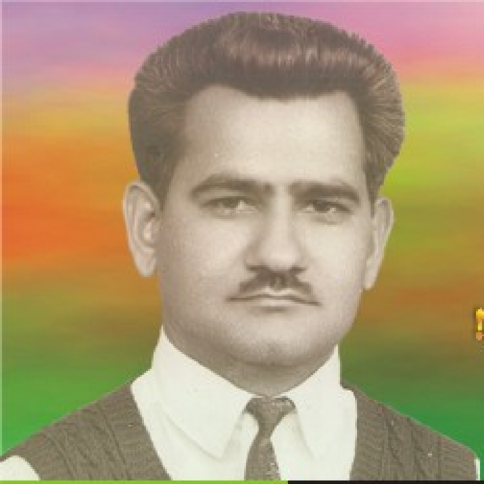

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

حکومت اپنے پسند کے مجرم حکمرانوں کے سپرد کر دی۔ اب ملک کے وہی تمام مجرم، دوبارہ ملک کے حکمران بن چکے ہیں۔ یہ کیسے ایک غاصب فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے حکومتی مجرم ساتھیوں کے خلاف کوئی قانونی کاروائی کر سکتے ہیں۔ جبکہ یہ خود تمام حکمران این آر او کے مجرم ہیں۔ پاکستان پر جمہوریت کے مجرم نظامِ حکومت اور اس کے مجرم حکمرانوں کی اجارہ داری اہلِ وطن پر مسلط ہے۔ کیا وکلا اور عوام نے یہ ایجی ٹیشن اور ہزاروں انسانوں کی جانوں کی قربانی جمہوریت کے ان مجرم حکمرانوں کی سرفرازی کے لیے دی تھی۔ وکلا اور ان کے رہنما اس کا جواب دیں کہ انمول جانوں کی قربانی ان مجرموں کے جرائم کو جاری رکھنے کے لیے دی تھی۔ کیا عوام کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ نہیں ہے!

۱۱۔ اب یہ تمام ملکی ہارس ٹریڈنگ کے مجرم جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ہی جال، ایک آزاد عدلیہ اور سولہ کروڑ افراد کی گرفت میں پھنس چکے ہیں۔ وہ بھول چکے ہیں کہ میڈیا نے زمانہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ عبرتناک سزائیں ان کا مقدر ہے۔ ملک میں اسلامی ایجی ٹیشن برائے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے نفاذ اور اسلامی نظام کے نفاذ، جو خانہ جنگی میں بدل چکی ہے نہ یہ جنگ ان سے ختم ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ حکومتی مجرم ٹولہ کے پاس جو اندرونی بیرونی املاک موجود ہیں وہ عوام کی ملکیت جو اقتدار کی نوک پر انھوں نے لوٹی ہیں۔ ان غاصبوں کے دو اڑھائی سو ارب ڈالر ان کے بیرونی ممالک کے بنکوں میں محفوظ اور ان کی ملکیتیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ملک کی تمام شوگر ملیں، تمام فلور ملیں، تمام سٹیل ملیں، تمام کپڑے کی ملیں، تمام سیمنٹ فیکٹریاں، تمام ملکی، غیر ملکی کارخانے، تمام لینڈ مافیہ کا کاروبار اور ہر قسم کی تجارت کے وہ مالک ہیں۔ یہ لوٹ مار اور ظلم و جبر مغربی جمہوریت کے طبقاتی نظامِ حکومت کی پیداوار، اور ان کی وراثتیں ہیں۔ حکومتی اجارہ داری کی وجہ سے سولہ کروڑ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں کو حکومتی ایوانوں، انکے ملکی وسائل اور حکومتی خزانہ کی ملکیتوں اور وراثتوں سے محروم کر رکھا ہے۔ ان سے ملکی ملکیتوں وراثتوں کو واپس لینا اہلِ وطن کا حق اور طیب فریضہ ہے۔ موجودہ حکومت کے وزیر داخلہ رحمان ملک کے متعلق بھی اخبارات میں آ چکا ہے اس نے بھی اربوں، کھربوں کی پراپرٹی لندن میں خرید کی ہوئی ہے۔ مغربی جمہوریت کے تمام حکمران اور سیاسی رہنما ننگے ہو چکے ہیں۔ ان کا حساب بے باک کرنے کا وقت ان کے سر پر آن کھڑا ہے۔ وہ کسی حالت میں بھی عوام کے غیظ و غضب سے بچ نہیں سکتے۔ فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے خلاف ایجی ٹیشن کے دوران جتنا بھی فوج اور عوام کا قتال ہوا اسکے مجرم اسکے تمام اتحادی فوجی سیاسی حکمران ہیں۔ ان کے دور کے تمام قوانین اور مجرم ججوں کے فیصلے اور ہارس ٹریڈنگ سے اکٹھے کیے ہوئے حکومتی گھوڑے ملک و ملت کے مجرم ہیں۔ میڈیا اور وکلا کو ان مجرموں کے خلاف قدم اٹھانا ہوگا۔ ورنہ یہ جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا ڈنکہ بجاتے رہیں گے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

۱۲۔ نظریہ ضرورت مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا دوسرا بڑا جرم ہے جس نے ملک کو جرائم کدہ بنا دیا ہے۔ جب کوئی ڈکٹیٹر اور اس کے مجرم ساتھیوں کو حکومت چھوڑنی پڑ جائے، ان کو اپنی جان بخشوانی لازم ہو جائے تو اس وقت مجرم حکومتی ٹولہ ملک کے تمام سیاسی لیڈران، ممبران، مجرمان، کے تمام قتال کے کیس۔ تمام معاشی اربوں کی ضبط شدہ رقمیں بمع سود کے واپس کر دیتا ہے۔ اس سودابازی کے بعد کوئی مجرم بھی سر اٹھانے کے قابل نہیں رہ سکتا۔ اس طرح تمام ملک بدر مجرم حکمرانوں کو ملک میں واپس آنے کے اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں۔ اپنی پسند کے مجرموں کو حکومت بنانے کے تمام مواقعات مہیا کیے جاتے ہیں جو ان کو جان بخشی کا یقین دلا دیتے ہیں۔ وہ تمام مجرم نظریہ ضرورت کے آب زمزم سے غسل کر کے ملک میں واپس آ کر مغربی جمہوریت کا مجرمانہ نظامِ حکومت سنبھال لیتے ہیں۔

۱۳۔ ملکی سرمایہ، ملکی وسائل، ملکی ذرائع آمدن و تجارت، ملکی خزانہ کی امانتوں کو غصب کرنے والوں نے مغربی جمہوریت کا استحصالی نظامِ حکومت مسلط کر کے ایک پاکستان کی دولت کو پانچ پاکستان کی حکومتیں بنا کر اور ۵۱ فیصد مستورات کو حقوق نسواں کے نام پر اپنے ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کی مستورات کا حکومتی پنڈال اور سرکاری محکمہ جات میں اضافہ کر کے اور ملک کا تمام خزانہ اور غیر ملکی قرضوں کو کار سرکار چلانے کی زینت بنا کر رکھ دیا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کو ملکی دولت، ذرائع آمدن، ان کے پیدا کردہ وسائل، ملکی خزانہ سے ایک پائی تک لینے کی اجازت اور اختیار نہیں ہے۔ عوام بیدار ہو چکے ہیں۔ ان کا سب کچھ لوٹنے کے علاوہ حکومتی طرزِ حیات کے داد عیش کے نظام کو نافذ کر کے ان کو غیر ملکی قرضوں کے کینسر میں مبتلا کر رکھا ہے۔ عوام کے سامنے یہ استحصالی ٹولہ ننگا ہو چکا ہے۔ ان کا تدارک وقت کی ضرورت ہے۔ اسلامائزیشن کی ایجی ٹیشن اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی بحالی کی تحریک اسلام آباد سے شروع ہوئی، سوات اور تمام شمالی علاقہ جات، سرحد، بلوچستان اور پورے ملک میں پھیل چکی ہے۔ حکومتی اجارہ داری کی وجہ سے عوام الناس کے سامنے اصل حقائق نہیں لائے جا رہے۔ حکمران غیر محفوظ اور ان کے محلوں ایوانوں کے تحفظ کے لیے پولیس، رینجرز، اور افواج پاکستان حفاظت کے لیے معمور ہے۔ انھوں نے اپنی حفاظت اور جان بچانے کے لیے ملک کا تمام خزانہ پولیس، رینجرز، اور افواج پاکستان کے غیر ضروری اخراجات پر جھونک دیا ہے۔ ان کے محلوں، سرکاری ایوانوں کو جانے والی تمام سڑکیں اور شاہراہیں بند ہیں۔ یہ مجرم حکمران ٹولہ، پولیس، رینجرز اور فوج کی طاقت کے بل بوتے پر زیادہ دیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ان کے حکمرانی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ ان حکمرانوں نے امریکہ کے ڈرون حملوں کے ذریعے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں شمالی علاقہ جات کے مکینوں کا قتال جاری کر رکھا ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے بارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

دینی درس گاہوں کے طالب علموں کو طالبان کا نام دیا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر نے امریکہ اس کے اتحادی ممالک کی افواج کو افغانستان کے خلاف پاکستان کی سرزمین کو عوامی خواہشات کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت دی۔ موجودہ حکمرانوں نے اسی پالیسی کو جاری رکھا ہوا ہے۔ کیونکہ ملی مجرم انھی کی ایما پر حکمران بنے ہیں۔ صدر پاکستان زیادہ وقت مغرب ممالک میں ان کی حاضری میں گزارتے ہیں۔ اب ان کے فرمان کے مطابق شمالی علاقہ جات کے عوام کا قتال اپنی افواج کے ذریعے جاری کروا رکھا ہے۔ کوئی لیڈر ان کی پالیسیوں کے خلاف کھل کر بات کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ بلکہ اب تو انھوں نے امریکی ایف آئی اے، بلیک واٹر اور دوسری ملک دشمن ایجنسیوں کو پاکستان میں داخل ہونے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ وہ ملک میں ہر قسم کی مجرمانہ کاروائیاں کر رہے ہیں۔ ملک کے تمام صوبوں کی اسمبلیاں، قومی اسمبلی، اس کے ممبران اور اپوزیشن لیڈران بھی اس المیہ پر خاموش تماشائی کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ امریکہ کی فرمانبرداری اور اطاعت سے ملک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آتا جا رہا ہے۔ تیل، بجلی، گیس اور ضروریات حیات نایاب ہوتی جا رہی ہیں حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن رہنما ملک کو معاشی طور پر روس کی طرح تباہ اور عوام کو مجبور و بے بس بنانے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ملک معاشی تباہی کے باعث بغیر کسی جنگ کے ملک اور اس کے ایٹمی اثاثے دشمنوں کے ہاتھ میں چلے جائیں گے۔ اہلِ وطن کے دیدہ وروں کو جاگنا اور اس مشکل میں ملّت کی رہنمائی اور نجات کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔

۱۴۔ اب افغانستان کی جنگ امریکہ، اس کے اتحادی بڑی تیزی سے پاکستان کی حدود میں داخل ہو کر پاکستانی عوام کے ساتھ بغیر اعلان جنگ کے جنگ جاری کر کے انسانی قتال جاری کیے ہوئے ہیں۔ ہمارے حکمران پاکستانی فوج کو بھی اسی جنگ کا حصہ بنا چکے ہیں۔ امریکی دہشت گرد پاکستان کے اندر دہشت گردی کا عمل جاری کر چکے ہیں۔ حکمران ٹولہ امریکہ کے حکمرانوں سے مل کر اپوزیشن اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو سیاسی برین ہیمرج میں مبتلا کر کے مفلوج اور تسخیر کر چکا ہے۔ اس طرح حکومتی ٹولہ کے صدر مملکت پرویز مشرف نے جس طرح بیرونی طاقت کے ذریعے صدارت حاصل کی تھی۔ اسی طرح صدر مملکت نے اپنی من مانی کا راستہ امریکی طاقت سے صاف کر لیا ہے۔ میڈیا سے متعلقہ تمام ملی ورکروں کو التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنا طیب فریضہ چوکس و بیدار ہو کر جرات مندی سے ادا کریں اور ملک کے سولہ کروڑ عوام کو درست صورتحال سے آگاہ کریں۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ امریکی اسکے اتحادی افغانستان اور پاکستان کے مشرقی علاقہ جات کے عوام کو جمہوریت کے ابلیسی نظام حکومت کی نکیل ڈالنے اور اسلامی نظامِ حیات کو ختم اور کرش کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

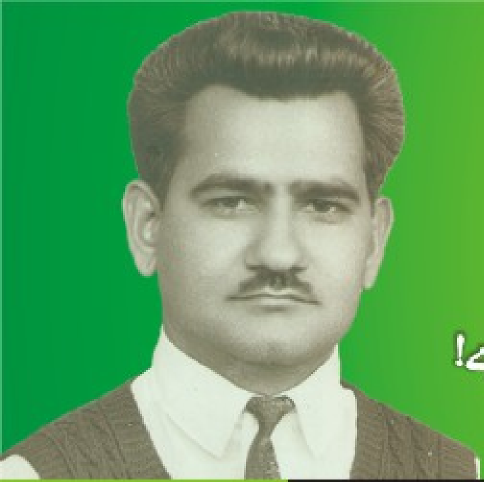

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظرانداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آرہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

جیسے وہ حضرت کلیم اللہ اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات، تہذیب اور حرمت کو مغرب میں ختم کر چکے ہیں۔ ان کا کسی مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ نمرود، فرعون کے ابلیسی ایجنٹ ہیں جو تمام اُمتوں میں داخل ہو چکے ہیں اس سلسلہ میں اہلِ وطن کی رہنمائی فرمائیں اور ان کیلئے درست منزل کا تعین کریں اللہ تعالیٰ آپ کی توفیقوں میں اضافہ فرمائیں۔ آمین۔

۱۵۔ ہمیں جمہوریت کے نظامِ حکومت کا ایسا صدر مملکت اور اس کا سیاسی حکومتی ٹولہ درکار نہیں جن کی تنخواہ سات لاکھ ہو، اس کے ساتھ دوسرے نظام مملکت چلانے والے ورکروں، اردلی، گن مین، ڈرائیور، بیٹ مین، سپاہی کی تنخواہ سات ہزار ہو۔ جبکہ براہمن وشودروں کے حکمرانوں کی بنیادی تعلیم بھی میٹرک ہو۔ جمہوریت کے استحصالی، ابلیسی عدل کش نظامِ حکومت کا غاصب میر کارواں، صدر مملکت اور اس کا ظالم و جابر حکومتی ٹولہ کے ارکان، گورنرز، وزرائے اعلیٰ سپیکرز، مشیر و وزیر، سفیر و وزیر اعظم، سینیٹرز، ایم این اے، ایم پی اے جیسے تمام عہدیدار سولہ کروڑ عوام کے ملازم، نوکر، خادم ہیں۔ ان کو سرکاری خزانہ سے دوسرے ملازمین کی طرح ایک جیسی تنخواہیں، ایک جیسی رہائشیں، ایک جیسے سرکاری دفاتر، ایک جیسے آمد و رفت کی سہولیات اور ایک جیسی مختصر سرکاری مراعات مہیا کرنا اسلامی آئین کا بنیادی اصول ہے۔ جس کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں، ان کے سیاسی ممبران اور حکمرانوں کو پاکستان میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کی پابندی کرنا ہوگی۔ ان کے درست ہونے سے مراعات یافتہ طبقہ اور تمام نظام مملکت کے ارکان اَز خود بصدِ خوشی ہر قسم کے حالات قبول کریں گے۔ ایک بھی ملی مجرم اس کے بعد ملک میں طبقاتی تفاوتی عیاشانہ زندگی گزار نہیں سکے گا۔ اب جمہوریت کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس فیصلہ نہ کر سکے تو ان جرائم کا فیصلہ عوامی عدالت کھلے عام یہ فریضہ ادا کرے گی۔ یہ ملک سب کا ساجھا ملک ہے ان چودہ سیاسی رہنماؤں اور ان کے اسمبلیوں کے ممبران کی ملکیت نہیں۔ عوام ان کو اس تفاوتی تنخواہوں یا عیاشانہ نظامِ حیات کے لیے منتخب نہیں کرتے۔ اب یہ بھاگ کر نہیں جا سکتے۔ اب یہ مجرم حکمران ٹولہ ملکی ملکیتیں داد عیش دینے اور اپنی ملکیتوں میں بدلنے کے لیے نہیں بیچیں گے۔ بلکہ ان کی تمام لوٹی ہوئی ملکیتیں ضبط ہوں گی۔ ان کا اڑھائی سو ارب ڈالر اور ان کی بیرون ملک تمام ناجائز طریقہ کار سے اکٹھی کی ہوئی ملکیتیں، تمام مجرموں کے سرے محل، تمام غیر ملکی پھیلائے ہوئے کاروبار اور تمام مال و متاع پاکستان میں واپس لائے جائیں گے۔ پریس میڈیا اور اس سے متعلق تمام عظیم ارکان سے ملتجی ہوں کہ آپ پاکستانی عوام اور ججوں کو استحصالی حکومتی مجرموں کے جرائم کی نشاندہی کھل کر کریں۔ تاکہ عوام اور جج ان کو پاکستان میں واپس لانے میں کسی قسم کی دشواری محسوس نہ کریں۔

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

قرآن حکیم کے نظریات کو نظر انداز اور جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرمانہ نظام کو مسلط کرتا آ رہا ہے۔ پاکستان کے وسائل کو رہزن، عیاش حکومتی ٹولہ لوٹتا گیا اور سولہ کروڑ عوام لٹتے گئے۔ اب ان مجرموں کا یوم حساب جاری ہے

۱۶۔ امریکی اور اس کے اتحادی دہشت گرد اسلامی ممالک عراق، افغانستان کی عوام پر حملہ آور ہو کر بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ دراصل وہ معاشی اور زمینی جنگ ہار چکے ہیں۔ یہ عوام الناس کا قتال کر سکتے ہیں ان آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کا نہیں۔ کیونکہ ان کی بندوق کی گولی، توپ کا گولہ، میزائل یا ڈیزی کٹر بم ان کو تلاش نہیں کر سکتے۔ جب انھوں نے امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے حکمرانوں، ان کے مراعات یافتہ طبقہ پر، ان کی سپاہ پر یا ان کے دہشت گرد حملہ آوروں پر حملہ کرنا ہوتا ہے ان کا نشانہ خطا نہیں جاتا۔ امریکی فوج یہ بے مقصد گوریلا جنگ عراق، افغانستان اور پاکستان کے مجاہدین کے خلاف قیامت تک نہیں جیت سکتی۔ ان کی سپاہ اور عوام بھی اس غیر فطرتی جنگ سے آشنا اور بیزار ہو چکی ہے۔ وہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے حکمرانوں کی بے جا، بے مقصد، سراسر ظلم کی جنگ کیوں لڑیں۔ اپنی جانیں ان کی مجرمانہ جنگ میں کیوں ضائع کریں۔ وائٹ ہاؤسز میں بیٹھ کر خود تو عیاشانہ زندگی گذاریں اور وہاں کی عیش و عشرت کی زندگی کی خاطر ان کی فوج دشوار گزار پہاڑوں میں اپنی جانیں ختم کرواتے پھریں کیونکہ جنگ میں تو معصوم سپاہ ہی کو موت کا ذائقہ چکھنا ہوتا ہے۔ امریکی اور اتحادی افواج کا جنگی مورال ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے وہ اب پاکستان کی فوج کو پاکستانی مجرموں سے مل کر استعمال کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

۱۷۔ انھوں نے پاکستان کی عسکری قوت کو کمزور کرنے کے لیے ہندوستان کی را، اسرائیل کی موساد اور امریکہ کی سی آئی اے، بلیک واٹر کی تمام خفیہ ایجنسیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور وہ بیرون ممالک کے دہشتگردوں کو جدید اسلحہ اور ریموٹ کنٹرول حملوں کے ذریعے عوام کا اجتماعی قتال کروا رہے ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ ان تمام کاروائیوں کو اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کے کھاتے ڈالے جاتے ہیں۔ خود ہی میڈیا کے ذریعے ان کے رہنماؤں کے نام ان مجرمانہ قتال کو قبول کرنے کی خبریں نشر کر دیتے ہیں۔ ہمارے مجرم حکمران ان کے مطابق اپنے ہی عوام کے خلاف کاروائیاں کرواتے رہتے ہیں۔ مغربی اتحادی معاشی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ عوام کو متحد ہو کر ان عیار اور مکار ابلیسی مجرموں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ دنیا کی کسی قوم کے پاس ان مجرم حکمرانوں کے لیے نرم گوشہ نہیں۔ اقوام عالم ان کو نفرت کرتی ہیں۔ جاپان ہو یا جرمنی۔ بھارت ہو یا روس۔ عراق ہو یا ایران۔ عرب ممالک ہوں یا اسرائیل۔ شمالی کوریا ہو یا انڈونیشیا۔ افغانستان ہو یا پاکستان اور ان کے علاوہ دنیا بھر کے عوام ان کو انسانیت کا قاتل اور مجرم سمجھتے ہیں۔ موجودہ جنگ میں ان کے مقابل میں مسلمان لوگ ہیں جو جہاد کی روح کو سمجھتے ہیں۔ موت اور زندگی کا کھیل ان کے نزدیک کوئی نیا کھیل نہیں وہ موت کو چوم کر گلے لگاتے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں۔ یہ واقع کرامت سے کم نہیں! امریکی اور اس کا اتحادی حکومتی ابلیسی ٹولہ اپنے اپنے ممالک میں دین ابراہیم علیہ السلام کے پیغمبران اور ان کی اُمتوں کو مغلوب کر چکے ہیں۔ اب ان کا نشانہ مسلم اُمہ اور ان کے ممالک کو زیر کرنا اور جمہوریت کا استحصالی آمرانہ، حاکمانہ بے دین نظام مسلط کرنا ہے۔ یہاں سے ہی ان تمام پیغمبران علیہم السلام، ان کے الہامی صحیفوں اور ان کی تعلیم و تربیت کی حرمت کو بحال ہونا ہے۔ قلندروں کی اذاں ۔۔۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا عملی ورد جاری ہونا ہے۔ اے میڈیا کے مجاہدو! اس طیّب فریضہ کو ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بابا جی عنایت اللہ

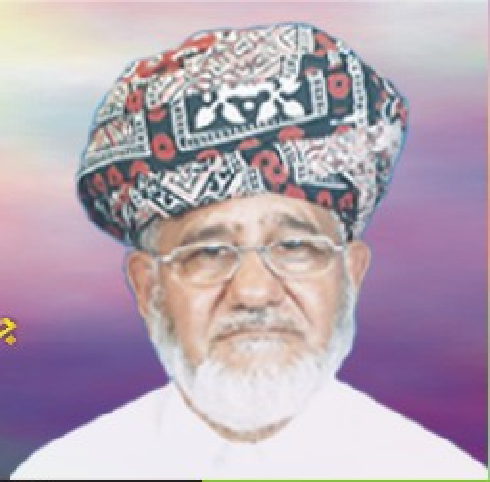

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکمرانوں کو ختم کرنے کے لیے ایجی ٹیشن اور شہادتیں دی گئی تھیں اور دوسرے این آر او کے مجرموں کو حکومت پیش کرنے کی خاطر یہ سب کچھ کیا تھا!

ا۔ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظامِ حکومت اور اس کے حکومتی ابلیسی ٹولہ نے عوام الناس کا اس قدر مہنگائی کی اذیتوں، بلوں، پٹرول، گیس، بجلی کی قیمتوں، کرایوں میں اضافوں کی مالی پریشانیوں کو بڑھا دیا ہے۔ اس کے علاوہ مانگ اور سپلائی کی پوزیشن خراب کر کے ضروریات حیات کی نایابی کے تکلیف دہ واقعات اور بلیک مارکیٹنگ، سمگلنگ کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ عوام اچھی طرح جان چکے ہیں کہ ملیں، فیکٹریاں، کارخانے اور تمام تجارتی ادارے بھی انھی غاصب حکمرانوں اور اپوزیشن ممبران کے ہیں اور ذخیرہ اندوز بھی یہی مجرم ٹولہ ہے۔ یہی تاجر و حاکم ہیں۔ ملک کے کسانوں، ہنرمندوں، محنت و مشقت کرنے والے مزدوروں کا کمال یہ ہے کہ وہ زراعت، صنعتی اور تجارتی اداروں میں دن رات محنت کرتے ہیں اور ہر قسم کا خام مال اور مصنوعات تیار کرتے ہیں۔ کسانوں، محنت کشوں ہنرمندوں کی محنت و مشقت کا خون چوسنا ان کا غاصبانہ حکومتی طریقہ کار ہے۔ انھوں نے بے روزگاری کے ذریعے عوام الناس کو ایک خوفناک لامتناہی عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ملک میں ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کا استحصال جاری ہے۔ تاکہ عوام الناس اس ظلم و جبر کے خلاف احتجاج اور سول نافرمانی کی تحریک جاری رکھیں۔ حقوق نسواں کے نام پر ۵۱ فیصد اپنی ہی مستورات کو حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ میں شامل کر کے ملکی وسائل، مال و دولت اور خزانہ لوٹنا جاری رکھیں۔ عوام اس ظلم و جبر کے تدارک کیلئے ۱۹۷۳ء اور قرآن حکیم کے آئین کے نفاذ کی بات کرتے رہیں اور یہ پولیس، رینجر اور فوج کے ذریعے اسلام آباد کی لال مسجد، سوات اور مشرقی علاقہ جات اور تمام ملک کے عوام الناس کا قتال جاری رکھیں۔ عوام اور فوج آپس میں الجھی رہے۔ اہلِ وطن کو طالبان بنا کر ملک میں امریکہ کے ڈرون اور میزائل حملے بھی جاری رکھیں۔ سوات کے علاقہ کے تیس لاکھ عوام ہجرت کرنے پر مجبور ہوتے رہیں۔ عوام الناس اس عذاب میں پھنسے رہیں۔ عوام اور فوج ایک دوسرے کا قتال کرتے رہیں۔ سوات، مشرقی علاقہ جات، پشاور، راولپنڈی، لاہور، ڈی جی خان، کوئٹہ کراچی اور تمام ملک میں بیرونی طاقتوں کے اشاروں پر دہشت گرد جدید اسلحہ سے عوام الناس کی جان و مال کو خاکستر کرتے رہیں۔ یہ اپنے مغربی جمہوریت کے غیر قرآنی کلچر اور مجرمانہ نظامِ حکومت اور عیاشانہ نظامِ حیات کو جاری رکھنے میں کامیاب رہیں اور حکمرانی کے مزے لوٹتے رہیں پولیس، رینجر اور فوج ان کے ایوانوں اور محلوں کی حفاظت کرتی رہے۔ اب یہ مجرمانہ کھیل واضح ہو چکا ہے یاد رکھو! یہ دین محمدی ﷺ کی بحالی کی آگ بجھنے کی نہیں۔ عدلیہ، افواج اور پاکستانی عوام کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ مارشل لا لگانے کی بجائے اب جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم سیاسی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے مجرموں کے جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت کو ختم کر کے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے چناؤ کے ذریعے یونین کونسل کی سطح پر اعلیٰ اہلیت اور بہترین اوصاف کے افراد کو نظام مملکت حوالے کیا جائے۔

۲۔ اس ملکی ملی نظام مملکت چلانے والے افراد کو ضروریات حیات ایک عام اہلِ وطن کی روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات حیات کے مطابق مہیا کردی جائیں۔ ان کی رہائش اور بودباش بھی اسی معیار کی ہوں۔ ان کی شاہی تنخواہیں، شاہی ایوانوں، شاہی محلوں، قیمتی گاڑیوں اور عیاشانہ کلچر کو ختم کیا جائے۔ صدر مملکت اور اردلی، وزیر اعظم اور ڈرائیور، فوجی ڈکٹیٹر اور گن مین، ملکی انتظامیہ اور عدلیہ کے ادارے، انکے افسروں اور منصفوں کو مساجد میں منتقل کیا جائے۔ ان سے لوٹا ہوا مال و متاع، وسائل، خزانہ اور زیر آسماں دھرتی کا مال و متاع جنگی وراثت اہل وطن عوام الناس کی ہے واپس لی جائے۔ جمہوریت کے مجرمانہ استحصالی نظامِ حکومت، اسکے الیکشن، اس کی ممبریاں، اس کی مشاورتیں، سفارتیں، وزارتیں، صدارتیں جو اس نظامِ حکومت کے استحصالی نظام کی سیڑھیاں ہیں ان جرائم اور انکی اجارہ داری کو ختم کرنا، عوام کا بنیادی حق ہے۔ معاشرے کی اصلاح اور فلاح کے لیے قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا اسلامی آئین فوری طور پر بحال کرنا لازم ہے۔ تاکہ عوام اس معاشی، معاشرتی عدم مساوات کو ختم کر سکیں اور ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کا نفاذ عمل میں لائیں اور ٹیبل پر بیٹھ کر اہل بصیرت افراد کی رہنمائی میں اس ملکی ملی فوجی اور عوامی مسئلہ کو حل کریں۔ ہمیں طالبان، القاعدہ، ملا عمر، صوفی محمد اور کسی سیاسی مذہبی فرقہ پرست جماعت یا جمہوریت پسند دین کے منکروں کے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا روشن خیال اسلام نہیں بلکہ ملک کے اہل بصیرت، دیدہ ور مسلم اُمہ کے فرزندان کو جن کی زندگی نبی کریم ﷺ کے نظامِ حیات کے قریب ترین ہو۔ اسلام کی اصل روح کو سمجھتے ہوں۔ اس کے مطابق ملک میں ۱۹۷۳ء کے آئین کی روشنی میں اسلام کا نفاذ پاکستان میں قائم کرنے کی ذمہ داری ان محترم شخصیات کو سونپی جائے۔ کہ وہ جمہوریت کے الیکشن کی بجائے مجلس شوریٰ یعنی اسلامی جمہوریت کے طریقہ کار سے ممبران کا چناؤ عمل میں لائیں۔ تاکہ جمہوریت کا ابلیسی فتنہ ختم ہو سکے۔ ورنہ عوام کب تک اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کا قتال برداشت کرتے رہیں گے۔ کب تک جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے مجرم حکمران! پاکستانی عوام اور ان کی اولادوں کو جو مساجد میں دینی تعلیمات حاصل کرتی ہیں ان کو طالبان بنا کر ان کا قتال جاری رکھیں گے۔ کب تک یہ ملک اس المیہ کی وجہ سے تباہی اور خانہ جنگی کی طرف گامزن رہے گا۔ کب تک حکومتی مجرم ٹولہ مسلمان نسلوں کو جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے ذریعے جمہوریت کے بے دین مجرمانہ نظریات مخلوط تعلیمات کے کلچر میں تبدیل کرتا رہے گا۔ کب تک جمہوریت کا قلیل سا مجرم ٹولہ ملک میں اپنی من مانی کرتا رہے گا۔ کب تک جمہوریت کا مجرم حکومتی ٹولہ طبقاتی نظام مملکت سے صدر مملکت اور ڈرائیور گورنر اور باڈی گارڈ، وزیر اعظم اور گن مین، وزیر اعلیٰ اور اردلی، جرنیل اور بیٹ مین، آفیسر اور بھنگی، آقا اور محکوم کا معاشی اور معاشرتی استحصالی گھناؤنا سلسلہ اور مجرمانہ طبقاتی استحصالی نظامِ حکومت جاری رکھے گا۔ کب تک جمہوریت کا مجرم حکومتی ٹولہ ستر فیصد کسانوں اور انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں کا معاشی خون پیتا رہے گا۔ کب تک پاکستان جمہوریت کا جرائم کدہ بنا رہے گا۔ کب تک ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکمران بنتے رہیں گے۔ ملک میں سول نافرمانی کی آگ کسی وقت بھی ان کے معاشی اور معاشرتی قتال کے خلاف اس حکومتی ٹولہ کا قتال کرنے اور انکو ختم کرنے کے لیے بھڑک سکتی ہے۔

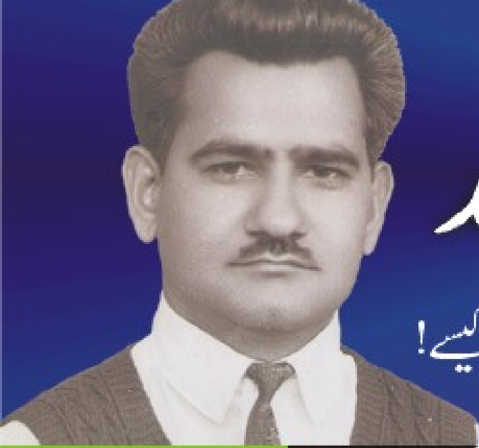

۳۔ جمہوریت کے چودہ سیاسی رہنما اور ان کی جماعتوں کے ارکان اور ان کا حکومتی ٹولہ اور فوجی ڈکٹیٹر کب چاہتے ہیں کہ وہ مغربی جمہوریت کے استحصالی نظام حکومت کی افادیت سے محروم ہو جائیں۔ جمہوریت کا حکومتی ٹولہ کب چاہتا ہے کہ وہ اور ان کی نسلیں صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، گورنرز ہاؤسز، سپیکر ہاؤسز، وزیر اعلیٰ ہاؤسز، وزیر ہاؤسز، مشیر ہاؤسز، سندھ ہاؤسز، پنجاب ہاؤسز، بلوچستان ہاؤسز، فرنٹیئر ہاؤسز، کشمیر ہاؤسز، کنونشن ہالز، اسمبلی ہاؤسز، گیسٹ ہاؤسز، مساج ہاؤسز اور بے شمار سرکاری ایوانوں اور سرکاری محلوں پر اپنی شاہانہ اجارہ داری ختم کر دیں اور پاکستانی عوام کے معیارِ حیات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ مغربی جمہوریت کا باطل، غاصب نظام حکومت اور اسلامی جمہوریت کا اعتدال و مساوات کے نظریاتی تضاد، مادہ پرست اور مادہ شکن نظام حکومت کا نظریاتی تضاد، مذہبی تہذیب اور مغربی کلچر کا تضاد پاکستان میں خانہ جنگی کی وجہ بن چکا ہے۔

۴۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ کب پسند کرتا ہے کہ وہ شاہی سرکاری گاڑیوں، ہیلی کاپٹروں، جہازوں اور پروٹوکول کے اربوں کے شاہانہ اخراجات مخلوط حکومت اور پُرتعیش زندگی کو ترک کر دیں۔

۵۔ مغربی جمہوریت کے حکمران کب چاہتے ہیں کہ وہ سولہ کروڑ اہلِ وطن کے تمام وسائل، مال و دولت، ذرائع آمدن، ملکی غیر ملکی قرضے اور محکوم عوام ان کی گرفت سے نکل جائیں۔ انکی اجارہ داری ختم ہو جائے۔

۶۔ مغربی جمہوریت کا حکمران ٹولہ کب گوارا کرتا ہے کہ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلیں ان کی معاشی اور معاشرتی محکومی، غلامی اور ان کی قید سے نجات اور ان کے استحصالی نظامِ حکومت سے بچ سکیں۔

۷۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ اور ان کی نسلیں کیسے یہ سوچیں گی کہ ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسے تعلیمی ادارے اور ایک جیسی تعلیم و تربیت اور ایک جیسے روزگار کے مواقع، ایک جیسی اجرت کا نظام قائم ہو۔ جس سے اہلِ وطن کا معاشی اور معاشرتی، دینی اور دنیاوی توازن اور عدل و انصاف کا ترازو قائم ہو سکے۔

۸۔ مغربی جمہوریت کا حکومتی ٹولہ جمہوریت کے غاصبانہ نظامِ حکومت جس پر ان کی اجارہ داری مسلط ہے اور رائج الوقت استحصالی نظام مملکت کو کیسے ترک کر سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ سولہ کروڑ اہلِ وطن اور ان کی نسلوں کے وسائل مال و دولت، ذرائع آمدن، تجارت، ملکی خزانہ اور ان کے ضروریات حیات کے بنیادی حقوق غصب کرتا، اقتدار پر قابض ہوتا چلا آرہا ہے۔ وہ مجرم حکومتی ٹولہ اور ان کا مسلط کیا ہوا ابلیسی جمہوریت کا طرز حکومت جس کے تمام معاشی، معاشرتی، حکومتی دروازے ان کے گھروں کو کھلتے ہیں وہ کیسے ان کو از خود بند کر دیں۔ سوچنے کی بات ہے!

۹۔ مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کے ٹولہ کا سرمایہ دار فرقہ، جاگیردار فرقہ، مذہبی فرقوں کے رہنما اس آمرانہ نظامِ حکومت کی بنیادی کڑیاں ہیں جو ملک میں قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کے نفاذ میں رکاوٹ بنے کھڑے ہیں۔ ایک قرآن، ایک نبی محمد الرسول اللہ ﷺ، ایک خدا، ایک اسلام۔ اسلام پرست اہلِ وطن اور اسلامی آئین، مساوی اسلامی ریاست پاکستان۔ قائد اعظمؒ نے تمام مذہبی روحانی سلاسل اور تمام مذہبی فرقوں، سرمایہ دار، جاگیردار فرقوں کو مدغم کر کے ایک نظریاتی دینی ریاست پاکستان قائم کر دی وہ اس دینی ریاست پاکستان کو اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا جرائم کدہ اسی طرح قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں اور حکومتی ٹولہ کا یہ نظریاتی تضاد ملک کا المیہ اور خانہ جنگی کا سبب بن چکا ہے۔

۱۰۔ جمہوریت کے سرمایہ دار فرقہ، جاگیردار فرقہ اور فرقہ پرست سیاسی علما، روحانی سلاسل کے سیاسی گدی نشینوں نے مل کر مغربی جمہوریت کا طبقاتی معاشرتی، معاشی، سیاسی، تعلیمی نظام پر مشتمل تعلیمی نصاب مسلط کر رکھا ہے۔ اسی جمہوریت کے حکمرانوں کا تیار کردہ نظام مملکت پاکستان میں مسلط ہے۔ اس کے علاوہ مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ مخلوط حکومت کا حکومتی نظام قرآن حکیم اور دین محمدی ﷺ کے خلاف مغربی جمہوریت کے ابلیسی حکمرانوں نے پاکستان کی اسلامی ریاست میں ۱۹۷۳ء کے آئین کے خلاف مسلط کر رکھا ہے۔ کیا قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات کی، تعلیم و تربیت اور اسلامی جمہوریت کے نظام مملکت کی بجائے اس مغربی جمہوریت کے نفاذ کے یہ مجرم نہیں ہیں!

۱۱۔ جمہوریت کا معاشی نظام مملکت سودی معاشی نظام پر مشتمل ہے۔ جس کا تعلیمی نصاب ملک میں جاری ہے۔ ملک میں دینی معاشی نظام کی بجائے مغربی جمہوریت کے نظامِ حکومت کا سودی معاشی نصاب اہلِ وطن مسلمانوں اور ان کی نسلوں پر مسلط ہے۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

دینی الہامی، روحانی درس گاہوں کی بجائے پاکستان میں مغربی جمہوریت کے سکول، کالجز، یونیورسٹیاں سے مخلوط تعلیم، استحصالی علم وحکمت، باطل سیاست ،غاصب تجارت کے بت پرست تیار کیے جاتے ہیں۔ اہلِ وطن مسلمانوں کی نسلیں سودی معاشیات کے سکالر، دانشور اور عام ورکر تیار کر کے ملک کا بینکنگ کا استحصالی نظام چلاتے ہیں۔ تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور تمام سول سوسائٹی اور شعبہ حیات میں سودی لین دین کے معاشی بت خانے قائم ہیں۔ جمہوریت کا حکمران ٹولہ سودی معاشی نظام کی روشنی میں کم ریٹ پر قرضوں کا اجرا اور ان کی معافیوں کا نظام چلاتا ہے۔ تمام ملک میں سودی معاشی کاروباری نظام مملکت پاکستان کے سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں پر مسلط ہے۔ جس نے اہلِ وطن پاکستانی نسلوں کو اسلامی معاشیات کی تعلیم وتربیت اور اسلامی معاشی تہذیب کو ختم کر کے مغربی جمہوریت کے سودی معاشیات کی تعلیم وتربیت اور جمہوریت کی ابلیسی معاشی بت پرستی کی تہذیب کو فروغ دینے کا عمل سرکاری طور پر مسلط کر رکھا ہے۔ پاکستانی نسلوں کو قرآن حکیم کی معاشی تعلیمات کے خلاف جمہوریت کے سودی معاشی نظام کی تعلیم وتربیت اور اس کے نظام معاشیات کے تعلیمی نصاب کے ذریعے اہلِ وطن مسلم اُمہ اور ان کی نسلوں کو مغربی جمہوریت کے کلچر میں کنورٹ کرنے کا عمل جاری کر رکھا ہے۔

۱۲۔ جبکہ قرآن حکیم نے سودی معاشی نظامِ حیات کو باطل اور کفر کا نظام کہا ہے اور اس سے نفرت کا درس دیا ہے۔ کیا اہلِ وطن مسلمان مغربی جمہوریت کے سودی معاشی نظامِ حیات کی اطاعت کرنے کے بعد مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ کیا ہم قرآن حکیم کی بے حرمتی اور اس کے باغی، منکر اور منافق بنائے نہیں جا رہے کیا ہم معاشی بت پرستی کی چتا میں جھونک نہیں دیے گئے۔

۱۳۔ مغربی جمہوریت کا طبقاتی تعلیمی نظام، طبقاتی تعلیمی ادارے، طبقاتی معاشرتی نظام، طبقاتی معاشی نظام، طبقاتی مراعات یافتہ انتظامیہ، عدلیہ کا نظام طبقاتی حکومتی نظام پاکستان میں خداوند قدوس اور قرآن حکیم کی تعلیمات اور پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کے ضابطہ حیات کے خلاف ایک کھلی جنگ نہیں ہے۔ کیا جمہوریت کے طبقاتی ضابطہ حیات کو سرکاری سطح پر مسلط کرنے کے بعد پاکستان کے سولہ کروڑ اہلِ وطن مسلمانوں کو خداوند قدوس اور پیغمبر خدا حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ اور قرآن حکیم کے منکر، ان کے دین کے باغی اور عملی طور پر گستاخ، بے ادب اور منافق نہیں بنایا جا رہا۔ کیا مغربی جمہوریت کی چودہ سیاسی جماعتوں کے رہنما اہلِ وطن کو بتا سکیں گے کہ جمہوریت کے استحصالی براہمن اور شودر کے طبقاتی بت پرستی کے نظام حکومت کے بعد اہلِ وطن مسلم امہ، ان کی نسلوں کا دین اسلام ہو گا یا ان کا دھرم ہندوازم یا مغربی دانشوروں کا جمہوریت ہو گا۔ کیا یہ جمہوریت کے ابلیسی رہنما ملّت کے مجرم نہیں ہیں۔

۱۴۔ پاکستان میں جمہوریت کا مخلوط تعلیمی نظام مخلوط معاشرہ، مخلوط حکومت کا مغربی ضابطہ حیات حکومتی سطح پر مسلط کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ، ان پر نازل ہونے والی الہامی کتاب قرآن حکیم کے ضابطہ حیات کے خلاف کھلی جنگ اور بغاوت نہیں ہے۔کیا مغربی جمہوریت کے مخلوط ضابطہ حیات سے فحاشی، بے حیائی، بدکاری، زناکاری کا نظامِ حیات تشکیل نہیں پاتا۔کیا چادر و چاردیواری کا دینی نظامِ حیات ختم نہیں ہو جاتا۔کیا مرد و زن کا شرم و حیا، عصمت و عفت کا پاکیزہ دینی نظامِ حیات کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔کیا فوجی ڈکٹیٹر، اس کے حکومتی مجرموں نے مخلوط نظامِ حیات سے جنسی آزادی کی مغربی تقلید جاری کر کے اور دین محمدی ﷺ کے چادر اور چاردیواری اور عصمت و عفت کے تحفظ کے نظامِ حیات کا دروازہ بند نہیں کر دیا۔جمہوریت کا آزادیٔ نسواں کے نام پر مخلوط ضابطہ حیات اور جنسی آزادی کا حیوانی نظامِ حیات مسلط نہیں کر دیا۔کیا قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا اسلامی آئین اس کی اجازت دیتا ہے۔کیا مخلوط معاشرہ سے ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی شرم و حیا، عصمت و عفت اور پاکیزگیٔ نگاہ کا نظامِ حیات محفوظ رہ سکتا ہے۔کیا اس سسٹم سے مغرب کا ازدواجی زندگی کا نظامِ حیات مفلوج نہیں ہو چکا۔کیا پاکستان اس جرم کا شکار ہو نہیں چکا۔

۱۵۔ فوجی ڈکٹیٹر، اس کے مغربی جمہوریت کے ہارس ٹریڈنگ اور نظریہ ضرورت کے مجرم حکومتی ٹولہ نے مارشل لا کی چھتری تلے ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر اپنی ۵۱ فیصد مستورات کو ایم پی اے، ایم این اے، سینیٹر، مشیر، وزیر، سفیر، وزیر اعلیٰ، گورنر، سپیکر وزیر اعظم، صدر پاکستان کے حکومتی اعلیٰ عہدے وقف کر نہیں دیے۔کیا اس ملکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے ملک دشمن فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، اخلاقیات، اعتدال و مساوات، عدل و انصاف، چادر و چاردیواری کے نظامِ حیات کو نابود اور ختم کرنے کا عمل جاری ہو نہیں چکا۔کیا پاکستانی مسلم امہ، انکی نسلیں اسلامی تہذیب سے محروم، مغربی کلچر میں کنورٹ ہوتی جا نہیں رہی۔کیا اہل وطن مسلم امہ اس معاشی، معاشرتی المیہ میں مبتلا ہو نہیں چکی۔کیا یہ نظریاتی جنگ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ نے پاکستان کی عوام پر مسلط کر نہیں دی۔

۱۶۔ مخلوط نظام حکومت کے ذریعے مخلوط حکومتی ٹولہ نے اپنی ہی اولادوں بہو بیٹیوں ماؤں بہنوں کے مراعات یافتہ انتظامیہ عدلیہ بری بحری فضائی افواج کے شاہی طبقہ کی ۵۱ فیصد مستورات کیلیے سرکاری حکومتی اعلیٰ عہدے وقف کر نہیں دیے۔کیا اس استحصالی نظام حکومت سے ملکی وسائل، خزانہ، مال و دولت حکومتی ایوان اور حکومتی اداروں پر انکی اجارہ داری مسلط ہو نہیں گئی۔کیا مسلم امہ کا دین و دنیا لوٹ نہیں لیا گیا

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۱۷۔ کیا اس مخلوط حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ میں ستر فیصد کسانوں، انتیس فیصد مزدوروں، محنت کشوں، ہنر مندوں، عوام الناس میں سے کسی ایک فرد کی ایک بیٹی بھی حکومتی ٹولہ یا حکومتی ٹولہ کے مراعات یافتہ طبقہ میں سرکاری عہدے پر متعین کی گئی ہے۔ ہرگز نہیں!۔ پاکستان استحصالی حکومتی ٹولہ اور انکے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بن چکا ہے۔

۱۸۔ پاکستان مغربی جمہوریت کے ایک ابلیسی ٹولہ کا استحصالی نظامِ حکومت ہے۔ ملک ایک طبقات نگر اور تفاوت نگر بن چکا ہے۔ جس پر جاگیردار فرقہ، سرمایادار فرقہ، مذہبی فرقہ کے براہمنی ٹولہ اور طبقہ کی اجارہ داری قائم ہے۔ جو این آر او کے اصل مجرم ہیں اور حکومتی ایوانوں میں دندناتے پھر رہے ہیں۔

۱۹۔ پاکستان میں جنھوں نے اسلام اور ۱۹۷۳ء کے اسلامی آئین کی بے حرمتی، اس کو اپاہج، مفلوج، برباد اور پس پشت ڈال رکھا ہے!۔ ۵۱ فیصد حقوق نسواں کے نام پر ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے ۵۱ فیصد تمام حکومتی اور مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے اضافی عہدے اپنے ٹولہ اور طبقہ کی مستورات کے لیے اسمبلی کے مجرم ممبران کی کثرت رائے کے ذریعے منظور کر کے وقف کر دیے ہیں۔

۲۰۔ ملکی خزانہ لوٹنے کا ہر وقت، ہر روز ایک بدترین ڈاکہ مارنے کا مجرمانہ قانون نافذ العمل اور جاری کر دیا ہے۔ نئی سیاسی حکومت کے کسی اسمبلی ممبر نے ان فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ کے مجرموں اور ان کے استحصالی دین کش قوانین کو نہ ختم کیا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی بات کی ہے۔

۲۱۔ کیونکہ یہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کا مجرم فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ ایک ہی استحصالی قبیلہ کے چند افراد ہیں جو عملی طور پر دین ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پیغمبران کے باغی اور کفر کی اسمبلیوں کے ممبر اور مغربی جمہوریت کے کفر کے حکومتی پیغمبران بن چکے ہیں۔

۲۲۔ فوجی سیاسی حکومتی ٹولہ قرآن حکیم کے نظریات کے خلاف قانون سازی کرنے کا مجرم ہے۔ وہ ایک دوسرے کو تحفظ دیتے اور سالہا سال تک عدالتوں میں معاشی، معاشرتی قتال کے کیس ایک دوسرے کے خلاف التوا میں رکھنے کے ماہر ہیں۔ یہی حکومتی ٹولہ ایسے تمام جرائم کا مجرم اور محافظ بھی ہے۔

۲۳۔ عدلیہ کے تمام منصف ان کے محکوم ہیں۔ وقت کے حکمران بھی یہ از خود ہوں پھر کون سا منصف ان حالات میں حقائق کی روشنی میں عدل کا ترازو قائم رکھ سکتا ہے۔ کیوں نہ یہ للکار کر یہ کہیں کہ وہ عدالتوں کا سامنا کریں گے۔ یاد رکھو! ان کو پہلے حکومت سے فارغ کرنا ہوگا۔

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کے مجرم حکمرانوں کو ختم کرنے کے لیے ایجی ٹیشن اور شہادتیں دی گئی تھیں اور دوسرے این آر او کے مجرموں کو حکومت پیش کرنے کی خاطر یہ سب کچھ کیا تھا!

۲۴۔ پاکستان کیمللکی غدار، ملکی آئین توڑنے والے، ملک دشمن فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف، اس کے وزیراعظم شوکت عزیز اور اس کے مجرم اتحادی حکومتی ٹولہ مسلم لیگ ق کے شجاعت حسین، ایم کیو ایم کے الطاف حسین، شیخ رشید جیسے غاصبوں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا۔ اس مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ کے زیر قیادت پاس کردہ تمام باطل قوانین کو ختم کرنا ہوگا۔ ان کی ملک دشمن پالیسیوں کو عوام کے سامنے لانا اور ختم کرنا ہوگا۔ انکو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا۔

۲۵۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے پاکستان کی سرزمین ایک مسلم ملک افغانستان کے خلاف جنگی طور پر استعمال کرنے کے لیے عوام سے ریفرنڈم کے ذریعے اجازت لے کر امریکہ کو مہیا کی تھی اور امریکی فوجی اڈے پاکستان میں قائم کروائے تھے۔ کیا یہ ایسا کرنے کا حق رکھتا تھا۔

۲۶۔ کیا امریکہ کے ڈرون حملے پاکستان کے علاقہ میں کروانے کی اجازت عوام نے دی تھی۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر کی ان مجرمانہ امریکی پالیسوں کو جاری رکھنے کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دیے تھے۔

۲۷۔ کیا پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ اس لیے دیے تھے کہ وہ امریکہ کی بلیک واٹر تنظیم کو پاکستان کے انتہائی نگہداشت والے علاقوں میں اپنے چھاؤنیاں بنا سکے۔ کیا پاکستان پیپلز پارٹی کو اس لیے ووٹ دیے تھے، تا کہ امریکی خفیہ ایجنٹ بغیر پاسپورٹ کے جدید اسلحہ کے ساتھ ملک میں دندناتے پھریں۔

۲۸۔ کیا اپوزیشن رہنماؤں کو اس لیے چنا گیا تھا کہ وہ مجرم حکمرانوں کی مجرمانہ پالیسیوں پر پردہ ڈالتے اور ان کو تحفظ فراہم کرتے رہیں۔

۲۹۔ کیا حکومتی ٹولہ اور اس کے ماسٹر مائنڈ شاہی مراعات یافتہ طبقہ کے افراد بتا سکیں گے کہ مساجد میں دینی تعلیمات حاصل کرنے والے طلبا کو امریکہ کے کہنے پر طالبان کا نام دے کر اپنے سولہ کروڑ عوام کو خانہ جنگی میں مبتلا کرنے کے لیے فوجی ڈکٹیٹر کو فارغ نہیں کیا تھا۔

۳۰۔ کیا امریکہ مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کو مسلم اُمہ پر مسلط کرنے، قرآن حکیم کے نظریات، تعلیمات، نظامِ حیات اور تہذیب کو ختم کرنے کا عمل مغربی جمہوریت کے مجرم حکومتی ٹولہ اور اس کے مجرمانہ مراعات یافتہ طبقہ کو ان مقاصد کے حصول کے لیے بروئے کار لا نہیں رہا۔

۳۱۔ اس کا جواب مغربی جمہوریت کے مجرمانہ نظامِ حکومت کے موجودہ مجرم حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن ٹولہ اور اس کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کے مجرم سولہ کروڑ اہلِ وطن کو جواب دیں۔ کہ وہ ۱۹۷۳ء کے آئین اور اسلام کے نفاذ سے کیوں گریزاں ہیں۔

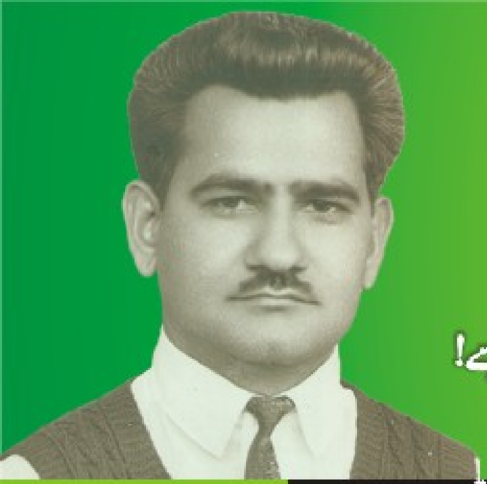

باباجی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۲۔ حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کی جماعتوں کے تمام رہنما ننگے ہو چکے ہیں۔ وہ جمہوریت کا طبقاتی، استحصالی مجرمانہ نظامِ حکومت سولہ کروڑ عوام اور ان کی نسلوں پر مسلط رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کو اپنی ملکیت بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

۳۳۔ ان منصفوں کو بھی جنھوں نے سیاسی اور فوجی ڈکٹیٹر کے اشاروں پر ہر جرم کو قانون بنایا۔ ان کی مجرمانہ حکومت کا ساتھ دیا۔ ان کو بھی ان مجرموں جیسا بدترین مجرم تسلیم کرنا اور عدالتی کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا۔ انصاف کے تقاضے ان مجرم منصفوں پر بروئے کار لانے ہونگے۔ کیا وکلا کی تحریک، ان کے رہنما مسٹر کرد اور عوام نے اپنی جانوں کی قربانی ان نئے غاصبوں اور ان ملک لوٹنے والے مجرموں کو حکومت مہیا کرنے کے لیے دی تھی۔

۳۴۔ وکلا کی تحریک کے بانی مسٹر کرد صاحب آپ ایک اہلِ درد اور حب الوطن انسان ہیں۔ کیا تمام اہلِ وطن ملّت اسلامیہ کے افراد نے تمام شہادتیں ان مجرموں کے جرائم ختم کرنے یا ان کو حکومتی تاج پہنانے اور ان جرائم کو جاری رکھنے کے لیے دی تھیں۔ کیا ان سیاسی، فوجی درندوں سے ملک کو بچا کر ملّت کے جسد کو ان گِدھوں کے نوچنے کے لیے یہ تحریک چلائی گئی تھی۔ ہرگز نہیں!

۳۵۔ ان کے کڑے حساب کا وقت ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے پالتو منصفوں نے اس کے دور کے جن سیاسی، حکومتی مجرموں اور ملک کے تمام سرمایہ دار جاگیردار، تاجر ٹولہ کے خلاف معاشی اور معاشرتی کیس ختم کیے تھے۔ ان کا بھی احتساب کرنا اور ان کے دور میں جو اس کی مجرمانہ فوجی حکومت میں شامل ہوئے اور جو جرائم انھوں نے اس حکومتی دور میں کیے تھے ان کو عوام اور آزاد عدلیہ کے سامنے پیش کرنا ہوگا تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوسکیں۔ اگر آزاد عدلیہ ان جرائم کو ختم کرنے کی بجائے جاری رکھتی ہے اور مجرموں کو تحفظ فراہم کرتی ہے تو یہ عدلیہ اور انکے منصف بھی واجب الگرفت ہیں۔ کیا فوجی ڈکٹیٹر اور اس کے حکومتی ٹولہ کے مجرموں نے اہلِ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی اجازت سے پاکستان کو امریکہ کے حوالے کیا تھا یا اَزخود ان مجرموں نے امریکہ کے ہاتھ فروخت کر کے قبضہ دیا تھا تاکہ وہ افغانستان اور پاکستان کی تباہی کا باعث بن سکے۔ ان کے پاس کردہ ہر قسم کے غیر قانونی اقدام اور تمام باطل قوانین کو منسوخ اور ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ تمام حکمران ان جرائم کے مجرم اور محافظ بن چکے ہیں۔

۳۶۔ عوام کو چوکس ہونا ہوگا۔ اب سیاسی جماعتوں کے حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن کے این آر او کے مجرم رہنما اس کڑے احتساب کو ختم کرنے کے لیے ایک مرکز پر اکٹھے ہو رہے ہیں وہ اس سے ہر قیمت پر بچنا چاہتے ہیں۔ ان کا سودا بازی کا عمل جاری ہے۔ لیکن اب فطرت کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ تمام این آر او کے مجرم حکومتی ٹولہ اور اپوزیشن میں شامل ہیں این آر او کی پھانسی کا پھندہ ان کے گلے میں پڑ چکا ہے۔

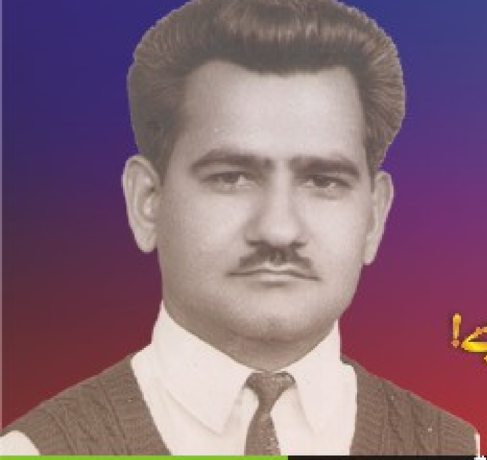

بابا جی عنایت اللہ

جب دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو اسلام کیسا اور مسلمان کیسے!

۳۷۔ قومی حکومت تشکیل دینے کا وقت ہے حکومتی تشکیل کے ممبران کی تعداد حسب ضرورت، تنخواہ، سرکاری مراعات کا توازن ایک عام سرکاری ملازم کے مطابق قائم کرنا ہوگا۔ سرکاری حکومتی وزارتوں کے عہدوں کی رشوتیں ختم ہوں گی۔ تمام ایم پی اے۔ ایم این اے، سینٹرز کو حکومتوں میں شامل کرنے، ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کا جمہوریت کا مجرمانہ عمل ختم ہوگا۔ ایک عام سرکاری ملازم کے مطابق خزانہ سے ان کو یہ مراعات مہیا کی جائیں گی۔

۳۸۔ ان کی زندگی سادہ، ضروریات حیات مختصر اور واجب سی ہوں گی۔ بلٹ پروف اور قیمتی گاڑیوں کا کلچر ختم کرنا ہوگا۔ سادہ رہائشیں، سادہ لوازمات ان کے کردار و تشخص کا نمونہ قائم کرنا ہوگا۔ ملک کے اخراجات بڑی حد تک سمٹ جائیں گے۔ مراعات یافتہ شاہی طبقہ کو چوں چراں کرنے کا موقع میسر نہیں ہوگا

۳۹۔ انتظامیہ عدلیہ کو جامع مساجد تک پہنچانا ہوگا۔ کوئی معصوم جیل نہیں جائے گا۔ کوئی مجرم جیل سے باہر نہیں رہے گا۔ نہ ہی کوئی معصوم پھانسی کے پھندے پر لٹکے گا اور نہ ہی کوئی مجرم اس سے بچ سکے گا۔ حکومتی ٹولہ اور مراعات یافتہ طبقہ کے سرکاری ایوانوں، محلوں اور ان کے شاہانہ استعمال سے وافر مقدار میں بجلی، گیس، پٹرول، سی این جی بچ جائے گا۔ ملک کے تمام بحران ختم ہوں گے۔ جب پاکستان بنا تھا اس وقت کسی حکمران یا مراعات یافتہ طبقہ کے پاس سائیکل تک نہ تھی۔ ایک کروڑ انسان ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ ان کی آبادکاری اور ضروریات حیات مہیا کرنا ان کا فریضہ تھا۔ اب ان حکومتی مجرموں کے پاس لاکھوں قیمتی گاڑیاں ان کے عشرت کدوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اس کلچر کو ختم کرنا ہوگا۔ اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کی اصل روح کو بحال کرنا ہوگا۔

۴۰۔ این آر او کے مجرموں اور انکا حکومتی ایوانوں کی سرکاری بالادستی کے ذریعے لوٹا ہوا مال و متاع واپس ہوگا۔ تمام قرضے اتر جائیں گے۔ ملک چھ سات ہزار مجرم سیاسی، فوجی حکومتی ٹولہ اور ان کے مراعات یافتہ شاہی طبقہ کی ملکیت بنا نہیں رہے گا۔ زراعت، انڈسٹریز کی طرف خاص توجہ دی جائے گی۔ کسان، مزدور، محنت کش افراد کو عزت سے نوازا جائے گا۔ دیہاتوں سے لے کر شہروں تک ایسے تعلیمی اور ٹیکنیکل ادارے قائم کیے جائیں گے۔ ایک ہی تعلیمی نصاب اور ایک ہی جیسے تعلیمی ادارے، ایک جیسی تعلیم و تربیت دی جائے گی۔ ابتدائی سطح کے تمام شعبوں کے محنت کش، کسان، تعمیرات کے متعلقہ ہر قسم کے ورکر، انڈسٹری کے ہنر مند تیار کیے جائیں گے۔ بجلی، گیس کے ابتدائی ورکروں کو انجینئر کا نام دیا جائے گا۔ جدید تعلیمی نصاب اور تعلیمی ادارے دین کی روشنی میں سب کے لیے یکساں ہوں گے۔ ہر شعبہ کے مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عظیم کسان کو ایک جیسا معیارِ حیات مہیا کیا جائے گا۔ سائنس کے شعبہ کو بین الاقوامی معیار پر لانا ہوگا۔ اعتدال و مساوات، امانت و دیانت، عدل و انصاف کا نظام مملکت قائم ہوگا۔

۴۱۔ لٹیروں، رہزنوں جیسے معاشرے کے ناسور ختم کیے جائیں گے۔ صاحبِ کسب کی معاشی اور معاشرتی عزت وتوقیر اور کسبِ حرمت بحال کی جائے گی۔ تین سال کے اندر تمام دیہی علاقوں میں بسنے والے کسان، شہروں میں بسنے والے مزدور، محنت کش، ہنر مند اور عوام الناس کی اولادیں مساجد کے تعلیمی اداروں سے منسلک اسلامی تعلیمات اور ابتدائی لکھائی پڑھائی سے مستفید ہونگی۔ زندگی کے ہر شعبے اور ہر قسم کے ہنر مند تیار کرنے کا طیّب فریضہ ادا کیا جائے گا۔ انھی تعلیمی اداروں سے پوری ملّت اور ان کی نسلیں اخلاقِ حمیدہ اور اخلاقِ حسنہ کی ابتدائی تعلیم و تربیت سے مالا مال ہوتی جائیں گی۔ پاکستان زراعت، انڈسٹری اور سائنس کی دنیا میں کھویا ہوا مقام حاصل کر سکے گا۔ اعتدال وعدل قائم ہوگا۔ پسماندگی کا کینسر ختم ہوگا۔ یا اللہ تیرا فضل ہر گھڑی درکار ہے۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما، ہمیں مجرموں کے ٹولہ سے نجات عطا فرما، پاکستان کے عوام کو قرآن حکیم اور ۱۹۷۳ء کا آئین اور اس کے مطابق اسلام کے نفاذ کا دن دکھا، اے اللہ پاکستانیوں کی محنت ومشقت کی معاشی اور معاشرتی آبرو بحال فرما۔ آمین